بفضل قادر ذو الجلال ہندوستان کی نامی عمارتون کا حال

المسمیٰ

غرابت نگار

مولفہ

خاکسار عبدالحی دہلوی اکمل المطابع دہلی مین چھاپا گیا

سنہ ۱۸۷۶ء

بفضل قادر ذو الجلال ہندوستان کی نامی عمارتون کا حال

المسمی

غرابت نگار

مولفہ

خاکسار عبد الحق دہلوی اکمل المطابع دہلی مین چھاپا گیا

سنہ ۱۸۷۶ع

فہرست غرابت نگار

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستایش فراوان اور نیایش بے پایان ذات والاصفات واجب الوجود مالک ملک نامحدود احد الصمد کو لایق اور صلوۃ وسلام سید المرسلین خاتم النبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ سرور کون ومکان پیشواے انس وجان اور اونکے آل واصحاب پر سزاوار ہے من بعد ناظرین باتمکین کی خدمت مین گزارش کرتا ہے کہ اس مولف ناچیز نے حسب اقتضاے زمانہ اور نیز بتحریک بعض احباب اور بزرگون کے یہ چند مختصر ردیف وار حالات تعمیرات واقع ہند یعنے قلعے محل تالاب پل - مساجد - مقابر - منادر - بروج - منار - درگاہین باولیان اور اسی قسم کی دیگر ہندوستانی عمارتون کے کتب تواریخ انگریزی وفارسی وغیرہ سے اور نیز اکثر تعمیرات کو بچشم خود دیکھکر شب وروز کی نہایت جانفشانی اور سرگردانی سے زبان آسان اردو مین واسطے تسہیل فہم ناظرین کے لکھے اور نام کتاب کا غرایب نگار رکھا

باب الالف

ابابا ئی یہ خوبصورت اور پرانی عمارت جسکو اکثر آدمی دہاکشمی کا مندر کہتے ہین ریاست کولالور بمبی احاطہ مین اس جگہہ واقع ہے کہ جہان پہلے بودہون کے وقت کا مندر تہا مر نیز ہنٹر بک امپیریل سے واضح ہے کہ اس مقام پر اب بہی کہودنے سے ٹوٹے پتہر اور پرانی مورتین بودہون کے وقت کی نکل آتی ہین یہ سنگین عمارت ایک سو چون فٹ سے ایک سو چوالیس فٹ مربع ہے اسکے اوپر ہندوانی برج جو بہت خوبصورت چہتیس فٹ بلند ہے نہایت عمدہ کندہ کار دور سے دکہائی دیتا ہے

اچل ایشر آبو کے پہاڑ پر مان اگنی کنڈ کے قریب یہ سنگ مرمر سفید کی عمدہ عمارت مندر چل ایشر مشہور ہے بری مورت مہادیو جی کی پوجا کرتے ہین پاربتی کی ہے اسکے سامنے نندی کی ایک شکستہ برنجی مورت جو قد مین بیل کی برابر ہے اور نہایت عمدہ عجائبات سے ہے رکہی ہے ہنٹر بک اف مرے سے ثابت ہے

کہ اس مورت کو شاہ محمود بیگڑہ نے توڑا تھا

آچل گدہ اصل مین اچل کی معنی پہاڑ کے ہین اور گڈہ قلعہ کو کہتے ہین یہ ویران قلعہ راجستان مین آبو پر واقع ہے اور مرّے صاحب نے اسکو ابو گڈہ بھی لکھا ہے اسکے دروازہ پر جسکو ہنومان کا دروازہ کہتے ہین بہت خوبصورت دو برجیان کھڑی ہین اسکے اندر ایک اور قلعہ جسکے دروازہ کا نام چمپاپل ہے مع محل اُدی کہانڈل کے جو کھنڈر ہوگیا ہے موجود ہے اسکو کھنبورانا نے ۱۴۵۲ء مین بنوایا تھا

ادی ساگر روہیلکھنڈ مین قلعہ چھتر سے تھوڑی دور جانب شمال گند ہن ساگر کے قریب یہ تالاب ایک سو پچاس بیگہ پختہ ہے ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے واضح ہے کہ اسکو راجہ ادی نے اٹھارہ سو ستر سال کا عرصہ ہوا جب بنوایا تھا

ادی پال یہ عمارت جسمین ادی پال کی پوجا ہوتی ہے راجستان مین آبو کے پہاڑ پر مان اگنی کنڈ کے شرقی کنارہ ماتا کے قریب واقع ہے اسمین سنگ مرمر سفید کی مورت پانچ فٹ بلند رکھی ہے مرّے نے ہینڈ بک مین لکھا ہے کہ اس مندر کو برمار خاندان کے ایک جاٹ نے بنوایا تھا

ادی تی یہ مندر پنجاب مین تھانیسر سے تھوڑی دور ایک گانو مین مع سیر بالمے کنڈ کے واقع ہے ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہندون کا یہ اعتقاد ہے کہ سریا یعنے سورج نے ادی تی کے ہان اس جگہہ جنم لیا تھا اور اسی سبب سے یہان ادی تی رانی کی پوجا ہوتی ہے یہ پرانی عمارت چندان عمدہ نہین گرد و نواح کی عورتین جنکے اولاد نہین ہوتی اس مندر مین اگر ہر اتوار کو چڑہاوے چڑہاتے ہین اور کنڈ مین نہاتی ہین

آدنکوٹ روہیلکھنڈ مین دریاے رام گنگا اور گنگہان کے بیچ مین ہے اس قلعہ کو چھتر اور رام نگر کہتے ہین ابتدا مین پنچالا یعنے روہیلکھنڈ کا دار الخلافہ تھا تخمیناً دو سو برس کا عرصہ ہوا کہ نواب علی محمد خان نے اسکی مرمت کرائی تھی پھر بھی اسکی دیوارین بہت سے نقص باقی ہین کل دور اس مثلث قلعہ کا اڈتین ہزار چار سو فٹ یعنے ساڑھے تین میل سے کسیقدر زیادہ ہے غربی دیوار پانچ ہزار چھ سو فٹ اور شمالی چھ ہزار چار سو فٹ اور بہت بڑی دیوار جو جانب جنوب مشرق ہے وہ سات ہزار چار سو فٹ لمبی ہے

اسکے برج جو اٹھائیس فٹ سے پنتیس فٹ تک بلند ہین شمار مین پنتیس ہین انین سے کچھہ پانڈون کے
وقت کے اور اکثر بعد یعنے دوسو برس کے بنے ہوے ہین فصیل کا آثار نیچے سے چودہ فٹ اور پندرہ فٹ
کے درمیان ہے جانب جنوب مشرق سب سے بڑا دروازہ مسلمانون کے وقت کا بنا ہوا ہے اس قلعہ کے اندر
اور باہر بہت سے مندرون کے ٹیلے جو ۱۸۳۶ع تک قایم تہے بیس فٹ سے ہزار فٹ تک قطر کے ہین
ادی ساگر اور گندہن ساگر اسکے قریب واقع ہے اس قلعہ کو بموجب بیان آرکی اولاجیکل سروے
انڈیا رپوٹ کے راجہ ادی نے بنوایا تہا جسکو ایک ہزار اٹھہ سو ستر برس ہوے

ادی ناتہہ آکو یہ نہایت بیش قیمت اور رفیع الشان سنگ مرمر سفید کی عمارت رجستان مین آبو کے
پہاڑ پر مندر و مالا شا مشہور ہے دور دور سے خلقت اسکی جاترا کے لئے اتی ہے اور اس عمارت
کو دیکھکر متحیر ہوتی ہے اسکے بیچ مین بہت دلکشا صحن ایک سو اسّی فٹ سے نوّے فٹ مربع
ہے اسکے چارون طرف نہایت عمدہ کوٹہریان بنائی ہین جنمین تیرتہنکر پارس ناتہہ کی قد آدم مورتین
رکہی ہین کوٹہریون کے آگے بڑے بڑے دوہرے دالان سنگ مرمر سفید کے ستونون کے
بنے ہوے ہین ستون اور محرابون پر کار کندہ اتنا خوبصورت و خوشنما ہے کہ اسکی تعریف نہین ہوسکتی انکے بیچ مین
سواے فرش کے کوئی جگہہ کندہ کاری اور جلا سازی سے خالی نہین چہوٹی ستونون مین عجیب عجیب
مورتین کہودی ہین صحن کے وسط مین نہایت عمدہ پاگودا بنا کر اسکے اندر بڑی مورت رکہی ہے
اسکے سامنے دالانون مین جو ہشت پہلو درجہ گنبد دار ہے وہی اصل مکان اور اس مندر کی زینت و
کا سامان ہے اسکے داہنے بائین دو اور چہوٹے چہوٹے صحن جنکے باعث دالانون مین روشنی اور
ہوا رہتی ہے بہت معقول بنائے ہین اوپر سے یہ بے نظیر عمارت بالکل سادی اور اندر اسقدر نقاشی کی ہے
کہ کوئی جگہہ منبت کی گلکاری سے خالی نہین دیوڑہی مین اڑتالیس ستون کندہ کار ہین دروازہ کے سامنے
ایک اور مربع عمارت جسمین ستون ہین اسی مندر کے متعلق ہے انہین نو مورتین ہاتہیون کی چار چار فٹ بلند
نہایت ہی عمدہ بنے ہوے ہین ہر ایک مورت بے جوڑ صرف ایک ایک پتہر سے تراشی ہے اور
ہر ہاتی پر ایک فیلبان اور ہودج مین ایک امیر سیٹہہ بٹہلایا ہے یہان کہڑے ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ یہ سواری مندر کو جاتی ہے اگر کوئی استاد سنگتراش انگلستان کا اس جگہہ کی کارستانی کو دیکھے تو یقین ہے کہ بہت متحیر اور متعجب ہو جاوے ادی ناتہہ کے پچھلے مندر مین دس مورتین ہاتیون کی اور کہڑی ہین لیکن اونکے اسیر ندار دہین فرگسن صاحب رقمطراز ہین کہ اپنر واستا پالا اور تیجا پالا کی مورتین مع اونکی بیبیون اور بچون کے سوار تہین جو راجا ملک آلوٹ کر لیگیا اس نایاب عمارت کو وما لا شا ایکتا جرنے پندرہ کرور روپیہ خرچ کر کے سمت ۱۱۸۶ مطابق سنہ ۱۲۳۰ع مین تعمیر کرایا تہا اور بالفور سیکلو پیڈیا مین معتبر کتاب سے لکہا ہے کہ اسکی تعمیر مین چودہ سال تک مدد جاری رہی تہی ❊

ادی ناتہہ الورا الورا علاقہ دکن مین جہان بیشمار پہار تہو تہاکر کے بناے ہین ہان سے مندر کیلاس سے شمال کو مندر جگن ناتہہ کے دروازہ کے قریب یہ چہوٹا اور خوش وضع مندر بہت مضبوط چہانٹ تہو تہاکر کے نو فٹ چہہ انچہہ بلند بنایا ہے اسکی چہت چار چہہل ستونون پر قایم ہے ستونون پر شیرون کے سر کندہ ہین اور سامنے ادی ناتہہ کی مورت جو چار فٹ تین انچہہ کی ہے نشیمن مین بیٹہی ہے اس مندر کا ل درواز ہے اس نشیمن تک جہان ادی ناتہہ کی مورت ہے بیتالیس فٹ چار انچہہ اور عرض اٹہایس فٹ ہے اسکے اندر روشنی اور ہوا نجوبی آتی ہے جگن ناتہہ کی مورت یہان گود مین ہاتہہ دیئے بیٹہی ہے اسکے داین طرف دو مورتین بچی اور ردجی کی اور بائن طرف دو مورتین سدہ اور بدہ کی کندہ ہین پہلے جو یہان رنگت کی ہوئی تہی وہ اب بہت خراب ہوگئی ہے بلکہ کہین کہین صرف نشان باقی رہگئے ہین اس مندر کو اورنگ زیب عالمگیر نے ویران کیا چنانچہ جان سیلیز وندرز اف الورا سے واضح ہے کہ عالمگیر کا ارادہ اس مندر کو توپ کے ذریعہ سے بالکل نیست و نابود کرنے کا تہا اوسنے مورتون کو توڑ ڈالا اور پوجاریون کو مار ڈالا یہانتک کہ اسمین ایک گاے بہی ذبح کروائی تاکہ آیندہ کوئی ہندو اس جگہہ پرستش نکرے اس مندر کی تعمیر سنہ ۹ع مین ہوئی تہی

اڈہائی یا ڈہائی دن کا جہونپڑا دہلی سے دو سو تیس میل گوشہ جنوب مغرب کو شہر اجمیر مین جسکو پہلے اجے میر کہتے تہے یہ عالیشان مسجد ڈہائی دن یعنے ساٹہہ گہنٹے کی لوٹ سے بنائی گئی تہی اسی سبب سے اسکو رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین اڈہائی دن کا جہونپڑا لکہا ہے اسکو

سلطان قطب الدین محمد غوری کے سپہ سالار نے بنوایا تہا اسمین کل تپھر ہندون کی تعمیرات کا لگا ہوا ہے
اور جس جگہہ یہ مسجد واقع ہے پہلے وہان مندر تہا یہ مسجد اب اکثر جگہہ سے شکستہ ہوگئی ہے
مگر ایسی مسمار نہین ہوئی ہے کہ جیسی دہلی کی مسجد قوت الاسلام بالکل ٹوٹ گئی ہے کہ جسکی شکل ہی
مشکل سے تمیز کیجاتی ہے یہ دونون مسجدین ایک ہی زمانہ یعنے ۱۱۹۱ع مین تعمیر ہوئی ہین بلکہ انکی
ہیئت کذائی سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایک ہی معمار نے بنائی ہین اس مسجد کے دو دروازے
شرقرویہ اور جنوبرویہ ہین اور چارون کونون پر شگفتن برج محراب دار جنمین عمدہ سنگ سرخ کی جالیان ہین
نہایت خوبصورت بنے ہوئے ہین غربی ضلع اس عمارت کا بہت کم خراب ہوا ہے اسکے اندر
نو در شمن اور باہر سات در محراب دار ہین بیچ کی بڑی محراب پر دو مینار پہلودار دس دس فٹ قطر کے
اوپر سے شکستہ ہوگئے ہین اسی محراب کے اندر جو بہت بڑا دالان وسیع و دلکشا ہے اوسکا طول
دو سو اڑتالیس فٹ اور عرض چالیس فٹ ہے یہ دالان اورون کی نسبت بہت مضبوط لداؤ کا بنا ہوا ہے
اسمین ستونون کی پانچ قطارین ہین اور باقی تینون دالانون مین صحن کے گرد چار چار قطارین ہین اس مسجد مین کل
تین سو چوالیس ستون ہین اور یہ تمام عمدہ ستون ہندون کے بتخانون کے ہین صحن اسکا دو سو فٹ سے ایک سو
بچہتر فٹ مربع ہے اور رو کار غربی دالان کی جو تمام کندہ کار ہے اسمین جگہہ جگہہ ایات قرانی نسخ اور خط کوفی
مین کہدی ہوئی ہین پچہلی دیوار کا اثار گیارہ فٹ اور وہ چہپن فٹ بلند ہے باہر کے رخ سے اسکی ہر سمت
مع بروج دو سو اونسٹھہ فٹ لمبی ہے باوجود اسقدر پرانے ہونے کے اب بہی یہ مسجد دور دور اپنا جواب
نہین رکہتی رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ تیس چالیس مندر اور بتخانے توڑکر یہ مسجد بنائی ہے
ارمنی گرجا کلکتہ کے چینا بازار مین یہ گرجا گہر ایک عمدہ عمارت ہے اور اسکا گہنٹہ بہی بہت بڑا ہے
اسکو لوگ عجائبات سے جانتے ہین آرائش محفل مین لکہا ہے کہ اس گرجا کو آغا نظیر سردار ارمنی نے
۱۸۲۴ع مین بنوایا تہا درحقیقت اسکی عمارت بہت عمدہ ہے
اسلام گڈہ اس قلعہ کو بائیلوز ٹوران راجستان مین نوہڑہ بہی لکہا ہے یہ قلعہ رجستان مین
جیسلمیر سے تہوڑی دور بہت مضبوط اور پختہ تعمیر کیا گیا ہے اندر سے دو سو بارہ فٹ مربع ہے

اور دیوار تیس فٹ سے پچاس فٹ تک بلند ہے لیکن اسمین نہ زینی ہے نہ خندق برجون کے باعث اسکی دیوار دو چند خوبصورت معلوم ہوتی ہے دروازہ اس قلعہ کا بہت بڑا اور خوشقطع گوشہ شمال شرق مین بنا ہوا ہے

اکبر کا دیا یہ سنگ مرمر کی بہت خوبصورت اور پرانی برجی بشکل مینار چتور گڈہ کے قریب پہاڑ کے نیچے بنی ہوئی ہے یہ عمارت نیچے سے بارہ فٹ مربع اور پینتیس فٹ بلند ہے اسکے اندر اوپر تک سیڑہیان ہین وہان سے دور دور کی سیر نظر آتی ہے تمام پتہر نہایت عمدہ لگا ہوا ہے اور اوپر سنبت کا کام کیا ہوا ہے **فرگسن صاحب** قمطراز ہین کہ ۱۵۶۸ع مین جب اکبر کا لشکر اس جگہہ پڑا تہا تو رات کے وقت اس برجی کے اوپر چراغ روشن کر دیتے تہے تاکہ کوئی آدمی لشکر کا رستہ نہ بہولے اسوقت سے اس برجی کا نام اکبر کا دیا اور کہبر کا چراغ مشہور ہو گیا ہے

اکبری مسجد اگرہ کے کناری بازار مین یہ سنگ سرخ کی مسجد واقع ہے اسکے ستون مربع ہین چراسی فٹ چہہ انچہ لمبی اور پچیس فٹ چوڑی ہے اوپر لداو اور نیچے دکانین ہین عوام اسکو اکبر کی بنای ہوی کہتے ہین اسمین کوئی کتبہ نہین ہے **ارکی ولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** سے ثابت ہے کہ تہوڑا عرصہ ہوا جب ایک تحصیلدار نے اس مسجد کی مرمت کرای تہی

اللہ کی گلی علاقہ بوندیلکہنڈ شہر مہوبا کے دریبہ مین یہ لاٹہہ پہاڑ ایک مربع سوراخ کے اندر کہڑی ہے اسکی بلندی سوا نو فٹ اور قطر تین انچہہ ہے یہ ذرا ہلانے سے ہلجاتی ہے لڑکے جو یہان کہیلتے ہین اسکو اکثر ہلاتے رہتے ہین **جنرل کننگہم صاحب** رقم فرماتے ہین کہ اس لاٹہہ کے ہلنے کے سبب مہوبا کے لڑکے اللہ کے کہیلنے کی گلی اور بعضے اللہ کی لاٹہہ مشہور کرتے ہین اسپر کتبہ نہونے سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسنے بنائی اور کس کام کے لئے کس زمانہ مین بنی

امام بارہ ابوطالب یہ امام بارہ لکہنو مین حضرت عباس کے مکان سے جانب غرب ہے اور سب امام باڑون سے پہلے کا ہے اسکا مرتبہ اور امام باڑون سے کم نہین تصور کیا جاتا۔

آرائش محفل مین لکہا ہے کہ نواب صفدر جنگ کے عہد مین مرزا ابوطالب نے بنوایا ہے اس حساب سے

اسکی تعمیر کو ایک سو پینتیس برس ہوئے

امام باڑہ آصف الدولہ لکہنو مین اس عمارت کو سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین نواب آصف الدولہ نے تعمیر کرایا اسکا دالان وسیع اور دلفزا تعمیر کیا گیا ہے وسط مین قبر اور نیچے سردخانہ ہے اور ایک جانب چہوٹی سی مسجد جسکی برجیان دور دور سے نظر آتی ہین اسکی خوشنمائی مین کچھ شک نہین سنہ ۱۲۱۲ھ مین جب نواب آصف الدولہ نے وفات پائی تو اسی لاجواب امام باڑہ مین دفن کئے گئے

امبر اس قلعہ کو امیر اور ڈنڈہوار لکہا ہے پہلے یہ قلعہ جے پور کا دارالحکومت تہا راجہ جے سنگہ سوائی کے زمانہ سے خالی پڑا ہے اسکی دیوار نہایت پائدار ہے اور یہ قلعہ قلعہ رہتاس سے کچھہ کم پرانا نہین ہے صاحب **آرایش محفل** کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین تہ خانے دفینے اور قید خانے ہین

امرسنہا بدہ گیا علاقہ بہار مین پیپل کے درخت کے قریب جہان ابتدا مین بموجب رپوٹ آرکی اوجیکل سروے انڈیا کے راجہ اشوکا عرف پیاداسی کا بنوایا ہوا ایک چہوٹا سا مندر تہا وہان یہ بلند اور بڑی عمارت جسمین جگہہ جگہہ بیشمار مورتین کندہ ہین بنام امرسنہا مشہور ہے بڑی مورت اس مندر کی اب ندارد ہے صرف اسکا استہان تیرہ فٹ دو انچہ لمبا اور پانچ فٹ اٹہہ انچہ چوڑا چار فٹ نصف انچہ کی بلندی سے موجود ہے راجہ اشوکا کے مندر مین جو پہلے اس جگہہ قایم تہا بدہ کی مورت تہی اسکے بعد غالب ہے کہ اسمین مہادیو کا لنگ ہو چنانچہ سروے رپورٹ انڈیا سے صاف ظاہر ہے کہ اس مندر کو امرسنہا ایک برہمن نے سنہ [illegible]ع مین اس وجہ سے بنوایا تہا کہ اسکو خواب مین مہادیو جی نے اس جگہہ مندر بنوانے کی ہدایت کی تہی ۰

امرناتہہ تبت مین یہ ایک مشہور غار ہے جب چاند اور سورج ایک مقام سے خروج کرتے ہین تو اس غار مین ایک ٹکڑا برف کا پیدا ہو جاتا ہے اور جب تک چاند بڑہتا ہے یعنے بدی ہوتی ہے تو یہ ٹکڑا برف کا بڑہتا جاتا ہے اور جب چاند گہٹتا ہے یعنی بدی ہوتی ہے تو یہ برف کا ٹکڑا بہی گہٹتا جاتا ہے میجر **ہنری کورٹ صاحب** لکھتے ہین کہ یہان کے ہندو اس برف کے ٹکڑے کو مہادیو جانتے ہین اور غار سے فاصلے پر کہڑے ہو کر دعائین مانگتے ہین اور ماتہا رگڑتے ہین

دور دور سے خلقت یہان جاترا کو آتی ہے

انار باولی یہ باولی گوالیار کے قلعہ مین لکشمن اور ہتیا دروازون کے درمیان ہے اور مرمت ہوکے خوبصورت ہوگئی ہے اسکی سیڑہیان تہ تک ہین رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ یہ باولی مدت سے بند پڑی تہی اسکو کہلے ہوے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے

اناساگر یہ تالاب اجمیر مین راجہ بیسل دیو کے بڑے تالاب کے قریب دریاے لونی کے پانی سے بہرا رہتا ہے اس جگہہ اسکے پانی کی بڑی کیفیت نظر آتی ہے آرکیولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکہا ہے کہ یہ تالاب بہت مدت کا بنا ہوا ہے

اندر یہ بے نظیر مندر الورا علاقہ دکن مین کیلاس مندر سے جانب شمال اندر کی پوجا کے واسطے پہاڑ کاٹکر بنایا ہے جوکہ اسکی عمارت مین کوئی نقص نہین معلوم ہوتا اس وجہ سے یہ عمارت کیلاس سے دویم درجے کی معلوم ہوتی ہے اسکے اندر تین طرف دو منزلے دالان وسیع اور دلکشا بنے ہوے ہین صحن چوالیس فٹ چہ انچہ چوڑا ہے اوسکے وسط مین ایک چہوٹا پاگوڈا مندر کیلاس کی صورت بنا ہوا ہے سراپا اس مندر کا بنت کے کام سے نظر فریب ہے خوش ترکیبی اور جلا سازی سے ستونون پر اور ہی زینت و زیب ہے بائین طرف گوڈے کے ایک لاٹہہ کیلاس کی لاٹہون سے پانچ فٹ نو انچہ کم بنی ہوئی ہے یہان کے پوجاریون کا بیان ہے کہ پاگوڈے کے داہین جانب بہی ایک لاٹہہ تہی مگر کسی نشان اور علامت کے نہونے سے یہ بیان صحیح نہین معلوم ہوتا جان سلیفر فنڈرز آف الورا سے ظاہر ہے کہ پہلے اس لاٹہہ پر جو پاگوڈے سے جانب چپ بنی ہوئی ہے ایک مورت تہی وہ اورنگ زیب عالمگیر کے وقت مین توڑی گئی یہ پاگوڈا اٹہارہ فٹ ایک انچہ مربع اور سینتالیس فٹ چار انچہ اونچا نہایت خوشنما ہے اسمین دو مورتین اندرا و راندرانی کی بڑی ہین اندر کی مورت اراوتی ہاتی پر سوار ہے اور اندرانی بچہ گود مین لیئے شیر پر بیٹہی ہے یہان سے جانب شمال ایک سنگہاسن پر چند مورتین چندرمان اور سورج نراین وغیرہ کی بیٹہی اور کہڑی ہین اور دوسری طرف راجہ میکا کی غضبناک تصویر بنی ہوئی ہے اور جگہہ جگہہ طرح طرح کی بیشمار مورتین کندہ ہین پاگوڈے کا برج جسکی کرسی

اسقدر بلند ہے کہ دس سیڑہیان چڑہ کر اندر جاتے ہین اور بہت بلند کندہ کار اٹھہ ستونون پر قایم ہے گرد کے دالانون کی بلندی فرش صحن سے سقف منزل ثانی تک چالیس فٹ ہے کاریگران ہندنے اس مندر کو اوپر سے نیچے تک اس خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھہ بنایا ہے کہ اس عمارت کے دیکھنے والے ابتک اُنکے ثناخوان ہین اسکو بنے ہوے نوسو برس سے کیقدر زیادہ مدت گزری اس مندر مین سے جگناتھہ کے سندر کو بہی رستہ ہے ٭

انند محل یہ چہوٹی سنہرا عمارت بیجاپور کے قلعہ مین دہوبی محل اور سجدہ محل کے قریب واقع ہے اور بنام حرم مشہور ہے اسکی ہر منزل مین گرد غلام گردش او بیچ مین ایک ایک بڑا مکان ہے غلام گردشون محرابین جہان پہلے زری کے باناتی پردے پڑے رہتے تہے چہوٹی چہوٹی نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہین مرِی ہنٹر بک آف انڈیا سے منکشف ہے کہ اس مکان مین بیگمات رہتی تہین اور اسی سبب سے اسکو حرم کہتے ہین اسکی حیثیت بہ نسبت دہوبی محل اور سجدہ محل کے بہت ہی اچہی ہے ٭

اننگ تال یہ تال راجہ اننگ پال تنور نے اپنے عہد حکومت یعنے سمت ۱۰۳۳ بکرماجیت مطابق ۹۷۶ع مین بنوایا تہا دہلی سے گیارہ میل قطب صاحب کی مینار سے پاو میل گوشہ شمال مغرب مین واقع ہے اور اب صرف ایک گڑہا ایک سو اٹہتر فٹ سے ایک سو پچیس فٹ جسکا عمق چالیس فٹ ہے باقی رہگیا ہے آثار الصنادید وغیرہ سے ظاہر ہے کہ یہ تالاب ۱۳۱۱ع تک قایم تہا کیونکہ سلطان علاوالدین مسجد قوۃ الاسلام کا دوسرا مینار بنانے کے لئے اسی تالاب کا پانی بذریعہ ایک چہوٹی نالی کے لیگیا تہا کہ جسکے نشان وہان ابتک باقی ہین ٭

ایک کہمبا تالاب یہ تالاب قلعہ گوالیار مین کٹورا تالاب کے شمال رخ ایک کہمبا مشہور ہے اسکا طول دوسو فٹ اور عرض ۸۰ فٹ ہے اسکے تین طرف مکان ہین اور وسط مین ایک لاٹھہ بلا تحریر بنی ہوئی ہے رپوٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ تالاب بہت پرانا ہے ٭

باب الباء

بارہ پلہ شاہجہان آباد سے چار میل جنوب کی طرف جو نالہ ہے اسپر [illegible]

لوگ بارہ پلہ کہتے ہین ہارکوٹ ہنڈبک مین لکہا ہے کہ اسکو اغا مہربان ایک خواجہ سرا نے سنہ ۱۶۱۲ع مین بنوایا ہے اور مولوی سید احمد خانصاحب لکھتے ہین کہ اسکے کتبہ مین جہانگیر بادشاہ کی تعریف لکہی ہے یہ عمارت جہانگیر کے عہد کی بنی ہوئی ہے

بارہ کہمبا یہ سنگ سرخ کا مقبرہ اگرہ سے ۱۸ میل کا گارول جو ایک جگہہ ہے اوس سے پاؤ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بارہ ستونون کے سبب اسکو بارہ کہمبا کہتے ہین اسکے اوپر ایک برج اور اندر چار قبرین ہین یہان اسکی خوبصورتی عجائبات مین سمجہی جاتی ہے کتبہ نہونے سے نہین کہلتا کہ یہ مقبرہ کب بنا اور کسنے بنوایا ہے ٭

باگہیسواری دیوی علاقہ بہار مین گیا سے ۱۴ میل کہرکہار گاؤن کے شمال مشرقی گوشہ پر یہ خشتی عمارت مندر باگہیسواڑی دیوی کے نام سے مشہور ہے اسمین دُرگا کی مورت قد آدم ہے اسکے اٹہہ ہاتہہ ہین اور باگہیسواڑی کی مورت جسکی اس مندر مین پوجا ہوتی ہے وہ بچہ گود مین لئے شیر پر سوار ہے اس مورت کے چار ہاتہہ ہین آرکیالاجیکل سروے انڈیا رپوٹ نے واضح ہے کہ یہ مورتین ہزار برس کی ہین اس مندر مین چند کتبے کندہ ہین ٭

باولی بستی شاہجہان آباد سے جنوب کی جانب جہان حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ ہے یہ باولی مع ایک مسجد اور مقبرہ کے واقع ہے اکثر اشخاص اسکو بستی باوڑی کہتے ہین اسکے اندر کے مکانات اور سنگ سرخ کا چہوٹا سا مقبرہ خوشنما بنا ہوا ہے آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ اس عمارت کو بستی نامی ایک خواجہ سرا نے سنہ [illegible]ع مین بنوایا تہا اور بعد وفات وہ اسی مقبرہ مین مدفون ہوا ٭

باولی بوندی بوندی جو راجپتانہ مین مشہور ریاست ہے وہان کل عمارتون سے عمدہ اور زیادہ تر خوش وضع یہ باولی ہے اسکے دو درجے ہین ایک کوئین کی صورت مدور جسپر تین طرف آبکشی کے لئے چرخیان ہین ستر فٹ گہرا ہے اور دوسرا جہان سیڑہیان ہین تیس فٹ مربع بنایا ہے یہ باولی ایسی عمدہ قطع کی ہے کہ اسکے برابر یہان توکیا کہین اور بہی دوسری باولی نہوگی سیڑہیان اسکی بہت خوشنما [illegible] اور ایک سو تیرہ پانی کے باہر نظر آتی ہین ہر ایک سیڑہی چہ انچہ سے زیادہ

بلند نہین ہے اس درجہ کے دونون سرون پر جہان سیڑہیان ہین دو لداو کی بارہ دریان بنی ہوی
ہین اور باولی مین نصف رستہ پر پہنچکر یعنے سیڑہیون کے بیچ مین ایک نہایت بلند سہ دری
بنای ہے جسکے ستون بہت نازک تینتیس تینتیس فٹ بلند اور مرغولین کندہ کار ہین ان ستونون
کے اوپر چہوٹی چہوٹی ہاتیون کی مورتین بہت خوشنما معلوم ہوتی ہین باولی کی دیوارون مین
نشیمن ایسے خوبصورت کندہ کار اور نازک بنائے ہین کہ کچہہ تعریف نہین ہو سکتی
فرگسن صاحب نے اسکی بہت کچہہ تعریف کی ہے کتبہ کے نہونے سے نہین
معلوم ہوتا کہ اس باولی کو کسنی بنوایا پانی اسکا بہت صاف اور شیرین اور ہلکا ہے *

باولی دادا ہری یہ باولی شہر احمداباد کے باہر کولا پور دروازہ سے نصف میل شمال مشرق
کی طرف واقع ہے ایک سو چہیانوے فٹ لمبی ہے اسکا دروازہ شرقرویہ ہے اوسپر
ایک لداو کی بارہ دری بنی ہوی ہے اور بوندی کی باولی کے موافق اس باولی مین بہی سیڑہیون پر
دو دالان بہت بلند چہتون کے تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر بنی ہین انکے باعث دوچند
کیفیت نظر آتی ہے لیکن بوندی کی باولی کی سہ دری ان دالانون سے بہت خوبصورت ہے
یہ باولی خوب روشن اور عمدہ بنی ہوئی ہے یہان ایک کہنڈر مسجد جسمین بہت خوبصورت مینار
ہین ویران اُجڑی ہے اور دادا ہری کا مقبرہ تو ایسا برباد ہو گیا ہے کہ مرقد کا تعویذ بہی شق
اور پاش پاش ہے مرّے صاحب بحوالہ اس کتبہ کے جو باولی مین کندہ ہے
لکہتے ہین کہ اس باولی کو ایک شخص مسمی دادا ہری نے جسکا ٹوٹا مقبرہ اسکے قریب واقع ہے
سنہ ۹۰۶ ہجری مین مطابق سنہ ۱۵۰۰ء بصرف ایک لاکہہ چونسٹہہ ہزار روپیہ کے بنوایا تہا *

باولی درگاہ قطب شاہجہان آباد سے گیارہ میل جانب جنوب قطب صاحب کی
درگاہ مین مسجد کے قریب یہ عمدہ سنگ خارا کی باولی حافظ داود نے بنوای ہے اسکو بنے ہوے
تیس سال کا عرصہ ہوا اسکے [illegible] راستے ہین اور دونون مین چکردار سیڑہیان ہین آثار الصنادید
سے واضح ہے کہ اس باولی کی تعمیر مین علاوہ پتہر کی قیمت [illegible]

ایام عرس اور پہول والون کی سیر مین اس جگہہ خلقت کا ہجوم ہوتا ہے اور تیراک باولی مین کودتے ہین

باولی رتہاس بہار مین قلعہ رتہاس سے محل رتہاس کو جاتے ہوے رستہ مین یہ باولی اوسوقت کی بنی ہوئی ہے کہ جب راجہ روہت نے اپنا قلعہ اور محل بنایا : تہا باوجودیکہ بہت پرانے ہونے کے اگرچہ سیڑہیان ابتک قایم ہین مگر اسمین جنگلی درخت پیدا ہوگئے اس وجہ سے روزبروز خراب ہوتی جاتی ہے ڈاکٹر ہوکر ہمالایان جرنیل جلد اول سے واضح ہے کہ گہرائی اس باولی کی تخمیناً ساٹہہ فٹ ہے*

باولی عادل جی شہر احمد آباد سے دیسا کی سڑک پر جاتے ہوے عادل جی گانو مین یہ باولی واداہری کی باولی کے مطابق بہت بڑی ہے مگر مرمت طلب ہے ہر بز ہنڈ بک سے ثابت ہے کہ اسکو راداہا بائی راجہ ورسانی کی رانی نے بنوایا تہا*

باولی گہنراج یہ چہوٹی سی باولی اونچاس فٹ لمبی اور چوبیس فٹ چوڑی قلعہ گوالیار مین گہنراج دروازہ کے قریب واقع ہے اس قسم کی باولیان اب کہین دیکہنے مین نہین آتین اسکے اوپر ایک چہت چار ستونون پر قایم ہے اس وجہ سے بہت خوبصورت ہوگئی ہے سروے رپورٹ انڈیا مین لکہا ہے کہ یہ باولی قلعہ گوالیار کی تعمیر سے جو ۱۴۸۶ع مین ہوئی بعد کی بنی ہوئی ہے*

باولی لاڈلی یہ نہایت بڑی اور بے نظیر باولی آگرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر سکندرہ کی راہ مین لاڈلی باغ کے قریب واقع ہے اسکے اندر سہ منزلے مکانات بہت خوبصورت بنے ہوے ہین کارلیل صاحب اسسٹنٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا نے لکہا ہے کہ اس باولی کو لاڈلی بیگم ابوالفضل کی بہن نے اکبر کے عہد سلطنت مین اپنے باغ کے ساتہہ بنوایا تہا اسی سبب سے لاڈلی باولی مشہور ہے*

باولی مہرولی شاہجہان آباد سے گیارہ میل مہرولی کے چوک مین یہ باولی بہت بڑی اور پرانی چونہ گچ کی بنی ہوئی اسّی فٹ گہری ہے مولوی سید احمد خانصاحب نے آثار الصنادید مین اسکا ذکر کچہہ نہین لکہا اس باولی کے دو درجے ہین ایک درجہ گول بطور کنوئین کے بنایا ہے اور اب اسکی گرد سرکار نے ایک بلند چبوترہ بنواکر چوبی کٹہرا لگایا ہے اور دوسرا درجہ مربع ہے جہان سیڑہیان [illegible] بہت خوبصورت وضع کی ہے یہان تیراکی کے پیسے صرف کرنے سے

بہت تیراک موجود ہوتے ہین اور باولی مین کود کر اپنے ہنر اور تماشے دکہاتے ہین اس باولی کو راجہ اننگ پال ثانی نے عرصہ تخمیناً ہزار برس کا ہوا جب بنوایا تہا اکثر اسکو مینا باز کی باولی اور بعضے گندک کی باولی کہتے ہین ٭

باولی نالا پور یہ باولی جسکا قطر ستائیس فٹ ہے گوالیار سے پچاس میل گوشہ غرب جنوب مین شہر نالا پور سے تہوڑی دور چیتہ کہمب کے قریب واقع ہے اسمین تین طرف دالان مع ستونون کے بہت خوبصورت اور دلکشا بنائے ہین اور ایک طرف پانی کے اندر تک سیڑہیان ہین آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رقمطراز ہین کہ یہ باولی بنوائی ہوئی ٹھاکر خاندان کے ایک راجہ کی ہے اس نے سمبت ۱۶۸۹ بکرماجیت مطابق ۱۶۳۲ع مین بنوائی تہی ٭

باولی نظام الدین اولیا یہ بہت روشن اور دلفزا باولی جو حضرت نظام الدین اولیا نے اپنی حیات ۱۳۲۱ع مین تعمیر کرائی تہی دہلی سے تین میل جانب جنوب حضرت کی درگاہ کے قریب واقع ہے اسکے ایک جانب سیڑہیان اور تین طرف دیوارون مین محرابین بنائی ہین ان سے دو چند کیفیت معلوم ہوتی ہے نیچے سے اوپر تک اسکی تعمیر مین ایک رنگ کا پتہر لگا ہے اسکے جنوب کی طرف جو عمارت بنی ہوئی ہے اوسکی نسبت آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ ایک شخص محمد معروف بن وحید الدین کی بنوائی ہوئی ہے اور ۱۳۷۹ع مین تعمیر ہوئی ہے ایام عرس مین یہان میلا ہوتا ہے خلقت بکثرت اس باولی مین نہاتی ہے اور تیراک اوپر سے کودتے ہین اُسوقت ہجوم خلایق کی یہان کیفیت نظر آتی ہے اسکا پانی میٹہا ہے اکثر پرانے بیمار اس وجہ سے متبرک سمجہکر کہ یہ باولی حضرت نظام الدین اولیا کی بنوائی ہوئی ہے دور دور سے پانی منگا کر پیتے ہین اور یہ بہی مشہور ہے کہ آسیب کا خلل اس باولی مین نہانے سے جاتا رہتا ہے ٭

بتخانہ رائے پتہورا شاہجہان آباد سے گیارہ میل قطب صاحب کی مینار کے نیچے یہ پرستگاہ راجہ پتہورا نے اپنے قلعہ کے ساتہہ سمبت ۱۲ بکرماجیت مطابق ۱۱۴۳ع مین بنوائی تہی - مسلمانون نے ۱۱۹۱ع مین اسکو مسمار کر کے مسجد بنائی بتخانہ کی وضع اصلی تو اب نہین رہی مگر

چند سنگ خارا کے کندہ کار دالان جنمین اکثر جگہہ ٹٹی ہوئی مورتین نظر آتی ہین اب تک موجود ہین لوہے کی لاٹہہ اس تبخانہ کے بیچ مین نصب ہے اُسکا حال ردیف لام مین درج ہے سنگ خارا کے دالان جو اس تبخانہ کے جنوب مین کہڑے ہین آثار الصنا دید مین لکھا ہے کہ یہ پرکہما کے دالان ہین ◆

بدری ناتہہ یہ مشہور اور پُرانا مندر بدری ناتہہ کی پوجا کا علاقہ گڑہوال مین ہمالیہ پہاڑ پر دریاے بشن گنگا کے کنارہ پر واقع ہے اسکا دروازہ بموجب بیان **ایشی ایٹک سوسائٹی جرنیل** کے سمندر سے ایکہزار دوسو چورانوے فٹ بلند ہے اس جگہہ اور بھی کئی مندر دیوتاؤن کے موجود ہین لیکن اُنکی تعمیر اس وجہ سے عمدہ نہین معلوم ہوتی کہ یہان ہمیشہ برف کی سلین گرتی ہین بڑے مندر مین بدری ناتہہ کی مورت کو سواے ایک نمبوری برہمن کے کہ وہ سب برہمنون کا سردار بنام راول مشہور ہے اور کوئی نہین ہاتہہ لگا سکتا بالفور سیکلوپیڈیا سے منکشف ہے کہ ہزارون ہندو بہت بڑی مسافت اوٹھا کر اور بعض مقامون مین جہولون کے ذریعہ سے رستہ طے کر کے یہان آتے ہین ◆

بیجے منڈل اس عمارت کو آثار الصنا دید مین بیجے منڈل اور بڑی منزل اور برج منڈل اور کوشک بیجے منڈل لکھا ہے اصل مین یہ ایک برج اوس فصیل کا ہے جو محمد عادل تغلق شاہ نے ۱۳۲۷ء مین قلعہ راے پتہورا اور قلعہ سلطان علاء الدین کے گرد بنوائی تہی اسکے اوپر سنگین بارہ دری اور گرد کئی قبرین ہین مولوی **سید احمد خان صاحب** رقمطراز ہین کہ برج پر سکندر لودہی کے عہد مین ایک بزرگ شیخ حسن طاہر رہتے تہے اور قبرین جو زیر برج واقع ہین اُن کی اولاد کی ہین ◆

بیجے ناتہہ شہر بنگیر سے تہوڑی دور پہاڑ کے دامن مین جو چار برج واقع ہن اُنکو بیجے ناتہہ کہتے ہین سب سے بڑے برج مین مہادیو ہے **صاحب آرائش محفل** کا بیان ہے کہ برسوین دن جب یہان میلا ہوتا ہے تو پوجاری مہادیو کو گنگا جل سے اشنان کراتے ہین

اور خلقت جاترا کے واسطے بکثرت یہان آتی ہے قدیم سے اس جگہہ ایک بہت بڑا پیپل کا درخت اور ایک غار موجود ہے مرات آفتاب نما سے ظاہر ہے کہ بیجے ناتہہ کے پوجاری بڑے چالاک ہین جب کبھی اُنکو کچہہ روپئے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ایک پرچہ جس کسی مہاجن کے نام چاہتے ہین لکھکر اوسکے پاس لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بیجے ناتہہ کی پاتی یعنے ہنڈوی تمہارے نام ہے تم اسکا روپیہ دو وہ غریب جسقدر روپیہ اسمین لکھا ہوتا ہے ان پوجاریون کے حوالہ بدین امید کردیتا ہے کہ بیجے ناتہہ جی کل روپیہ مع سود وغیرہ کے میرے گہر مین رکھجاوینگے یہ مہاجن تو اس امید پر بسر کرتا ہے اودہر پوجاری مزے اُڑاتے ہین

برہم جوئین بہار مین گیا سے شمال کی طرف پہاڑ پر جہان اور کئی مندر ہین وہان یہ مندر بنام برہم یونی مشہور ہے اور اور مندرون سے بڑا ہے اسمین مورتین برہما شیو ناتہہ اور شیو وغیرہ کی دہری ہین صاحب سروے رپورٹ نے اس کی تعمیر کی بابت کچہہ ذکر نہین کیا کہ یہ مندر کب بنا اور کسنے بنوایا ٭

برا مندر بوبانیسوار یہ بڑا مندر اوڑیسہ مین اپنا نظیر نہین رکہتا اور بوبانیسوار مین واقع ہے اسکے متصل نئے اور پرانے سو مندرون سے زیادہ موجود ہین یہان اس کی شان و شوکت کو کوئی اور عمارت نہین پہونچتی یہ دہانا ساٹہہ فٹ کے مربع چبوترہ پر ایک سو اسّی فٹ بلند بنا ہوا ہے اور نیچے سے اوپر تک اسکی تعمیر مین ایک رنگ کا پتہر لگا ہے برج کے اوپر ہر طرف شیر کی مورتین بیٹہی ہین اسکے قریب اور بہی کئی بڑے عمدہ مندر ہین لیکن اس سے بہت چہوٹے اور پست ہین فرگسن صاحب رقمطراز ہین کہ بنیاد اس نایاب عمارت کی جسمین اب تک کچہہ نقص نہین پیدا ہوا راجہ ایجا ئی کیسری نے [illegible]ع مین ڈالی اُسکے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے نے اپنے عہد مین سابق دستور مدد کی پہر اُسکے پوتے للہت اندر کیسری نے جسکے عہد مین تینتالیس برس تک مدد رہی اس عمارت کو اختتام پر پہنچایا اس حساب سے اسکی تعمیر مین ایک سو چونسٹہہ برس متواتر مدد جاری رہی

بڑا مندر ساس بہو قلعہ گوالیار مین یہ جینی مندر جسکی کئی منزلین ہین بہت عمدہ عمارت ہے

اور ساس بہو کا بڑا مندر اس کا نام مشہور ہے اس مندر کے دائین اور بائین دو بازو ہونے سے
صلیب کی شکل معلوم ہوتی ہے اس عمارت کا طول اکسٹھ فٹ اور عرض تریسٹھ فٹ ہے اور سطح زمین
سے تَیر فٹ بلند ہے اسکی پوشش مین تمام تہر عمدہ اور کندہ کار لگا ہے لیکن بعض جگہہ اسمین مرمت
کی ضرورت ہے اسکے اندر اور باہر ہر جگہہ مورتین کندہ ہین اندرونی درجون مین جنکے نام
ارد ہا مندا پا اور مہا دیا مندا پا اور مہا مندا پا اور انت رالا اور گربا گور یہا ہین سب سے بڑا یح کا درجہ اکتیس فٹ
مربع ہے اس مندر کی تعمیر ۱۰۹۲ء مین ہوئی چنانچہ تاریخ تعمیر ایک لاٹھہ پر جو اس کے شمال کو نصب ہے
کندہ ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے ثابت ہے کہ جب پدمانا تھہ کی مورت
جسکی اس مندر مین پوجا ہوتی ہے راجا ماہی پال کو کہین سے ملی تو اوسنے یہ مندر بنوا کر مورت کو اسمین رکھدیا
بڑا مندر کنجیورام شہر کنجیورام مندراج سے ساٹھہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسمین یہ بڑا مندر
وشنو بوکی پوجا کا نہایت عمدہ کندہ کار کئی سو برس کا پُرانا ہے اسکے دروازہ کے اندر ایک جگہ
بہت بڑی مربع عمارت محل کی شکل بنی ہوئی ہے اُسپر کار کندہ نہایت عمدہ اور تہر یکرنگ لگا ہوا ہے
ستون با نیہہ سطبری ایسے خوشوضع بناے ہین کہ اونکی تعریف نہین ہوسکتی اوپر چار مورتین
قدآدم چارون کونون پر برجیون کی جگہہ قایم کی ہین وہ گویا چارون طرف دیکھہ رہی ہین اس
عمارت مین اوپر سے نیچے تک سواے فرش کے کوئی ستون اور مرغول کندہ کاری اور
ٹیپ ٹاپ سے خالی نہین ہے اور بیشمار مورتین ہین ہر ایک مورت قابل دید ہے دیکھنے والے
کو حیرت اور کاریگر کو صناعی کی ہدایت ہوتی ہے اسمین ابتک کچھہ زیادہ نقص نہین آیا ہے اسکی برابر ایک
گنڈ ہے اوسکی سیڑہیان بہت لمبی اور خوشنما بنای ہین اسکے سامنے بہت بلند پاگودا یعنے
اصل مندر اوپر سے نیچے تک کندہ کار ہے اُسکے اندر جہان مورت رکھی ہے چھوٹا دروازہ ہونے
کے سبب گرمی اور اندہیراہٹ ہے ستون دار عمارت مین پوجاری اور وہ عورتین رہتی ہین
جو اس مندر کی مورت کی جوردین مشہور ہین علاوہ عمارت کے مندر کی تیاری کا اسباب
بیش قیمت ہے چنانچہ پیپس ایٹ دی فار ایسٹ سے ظاہر ہے کہ صرف مورت کا زیور

جو باہر پہرانے کے وقت پہناتے ہین پانچ لاکھہ روپئے کا ہے فی زماننا یہ مندر بڑی رونق پر ہے اور پوجاریون کی آمدنی کا بازار گرم ہے پاگوڈے کے سامنے ہروقت نقارہ بجتا ہے ❊

بڑا سند ہمبل بمبئی احاطہ مین گدگ سے چند میل شمال کو قصبہ ہمبل مین یہ مندر بہت بڑا اور پرانا ہے اسکے سامنے ایک پختہ گنڈ ساڑہے چار سو فٹ لمبا اور دو سو چالیس فٹ چوڑا جسکا عمق ڈیڑہ سو فٹ ہے باولی کی صورت بنا ہوا ہے ہمرزہنڈ بک انڈیا مین لکھا ہے کہ اسکا پانی نمک سے بہی زیادہ کہاری ہے ❊

بڑی اگری شہر سورت احاطہ بمبئی مین یہ عمارت پارسیون کی بڑی پرستشگاہ ہے ہروقت یہان آگ روشن رہتی ہے اسلیئے کہ آگ ہی ان لوگون کی معبود ہے یہان اور اگریان بہی اس اگری سے چہوٹی ہین ہرمزجی بہامان جی پارسیون نے سنہ ۱۸۶۷ء مین اسکو تعمیر کرایا تہا ❊

بشیشر ناتہہ ابتدا مین جو بشیشر ناتہہ کی پوجا کا مندر کاشی یعنے بنارس مین نہایت عمدہ اور نامی تہا اسکو تو اورنگ زیب عالمگیر نے توڑکر مسجد بنا دی حال مین جو عمارت دریا کے کنارے اس نام سے مشہور ہے اسکو اہلیا بائی رانی نے سنہ ۱۱۸۵ء مین بنوایا ہے اس مندر کی شان و شوکت پہلے مندر کو نہین پہنچتی مگر یہان کے اور مندرون پر یہ مندر فوقیت رکہتا ہے اسکے مکانات و برج قابل دید ہین

بند جیسا مند اودیپور مین یہ عمارت سنگ مرمر سفید کی گہاٹون کے طور پر بنی ہوی ہے مگر ناتمام رہگیی ہے اسکا طول ہزار فٹ ہے اصل مین اس بند کو کاشتکاری کے واسطے بنانا شروع کیا تہا اگرچہ یہ بند راج سمندرا سے تو زیادہ خوبصورت نہین ہے لیکن قرینہ اسکا بہی قابل تعریف ہے اسکے ہر گہاٹ کے کونے پر برج اور داہنے بائین دالان ساٹہہ فٹ سے تیس فٹ مربع بنائے ہین اور پانی مین سیڑہیون کے قریب ہر گہاٹ کے یمین و یسار چبوترے بنا کر اونپر سنگ مرمر سفید کے ہاتی کہڑے کئے ہین ان کی سونڈین جنمین سے فوارے چلتے ہین اوپر کو مڑی ہوئی بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہین سوائے گہاٹون کے یہان اور بہی کئی محل ناتمام رہگئے ہین فرگسن صاحب راوی ہین کہ سنہ ۱۸۶۸ء مین جب مہارانا جیسنگہ مہارانا راج سنگہ کے بعد مسند نشین ہوا تو اوسنے

یہ بند بنوانا شروع کیا تھا سنہ ۱۶۰۹ع مین وہ مرگیا اور یہ عمارت ناتمام رہگئی اب روز بروز ویران و خراب ہوتی جاتی ہے
بند راج سمندر ریاست مذکورہ بالا مین یہ عمارت سنگ مرمر سفید کی تین سو چہتر فٹ لمبی ہے اسکے گہاٹون کے سرون پر نہایت خوبصورت کندہ کار دوبارہ دریان سولہ سولہ ستونون کی بنی ہوئی ہین بیچ مندر کے قریب بارہ ستونون کی ایک بارہ دری اور بہی زیادہ نازک اور خوش وضع ہے اسمین جگہہ جگہہ شیو وشنو اور برہما کی مورتین کندہ ہین فجر کے وقت یہان صدہا عورتون کا ہجوم اور عمارت کی جلا سازی اور پانی کی شفافی دیکہکر خیال مین آتا ہے کہ یہی جگہہ پرستان ہے **فرگسن صاحب** کے پکچر سک آرکی ٹکچر **ہندوستان** مین لکھا ہے کہ اس نایاب بند کو مہارانا راج سنگہ نے جو سنہ ۱۶۵۳ع سے ستائیس برس تک حاکم اودیپور رہا تعمیر کرایا تہا یہ عمارت ہندوستان مین لاجواب نظر آتی ہے ✽

نیہال تبت مین درگا کے قریب اس پرانے مندر کے اندر صرف ایک مورت رکہی ہے جسکی پوجا کے لئے یہان سر روز لوگ آتے ہین **آرایش محفل** مین لکھا ہے کہ جب کبھی یہان کے لوگون مین باہم تنازع ہوتا ہے تو فریقین کے راست و دروغ کا امتحان یون کیا جاتا ہے کہ وہ شام کو مندر کے مقفل ہونے کے وقت دو ہانڈیون مین چانول بہر کر رکہہ جاتے ہین فجر کو مندر کا قفل کہلتا ہے تو اپنی اپنی ہانڈیان لیجاتے ہین جسکی ہانڈی مین پہول ہوتے ہین اوسی کو سچا جانتے ہین ✽

بوڑہیا تال آگرہ سے چودہ میل علیگدہ کی سڑک اور شکوہ آباد کے کنارہ پر یہ تال بہت بڑا اور پختہ بنا ہوا ہے اسکے بیچ مین چبوترہ پر ایک گنبد نما عمارت جسکے اندر جانے کے واسطے محرابدار پل بنا ہوا ہے خوبصورت بنائی ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ اس تالاب کو ایک بڑہیا سات ٹہگون کی مان نے بنوایا تہا اور **آرکی اولاجیکل اسسٹنٹ سروے** انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ تالاب بدہون کے وقت کا ہے اب یہان جوگی فقیر رہتے ہین ✽

بہانڈ سرجی بیکانیر مین مندر شیو مرگ اور مندر نیم ناتھہ کے قریب یہ جینیون کا مندر ہے اسکا برج دور دور سے نظر آتا ہے **بابلیو ٹوران راجستان** سے واضح ہے کہ بہت عرصہ ہوا جب یہان کے جینیون نے یہ مندر بنوایا تھا ✽

بہٹیسر یا ٹبیسر ناتہہ اگرہ اور اٹاوہ کے درمیان ٹبیسر نہایت پرانی جگہہ ہندون کی پرستش کی ہے وہان دریا کے کنارہ پر یہ مندر گردونواح کے سب مندرون سے بڑا اور پرانا ہے بڑی مورت اسمین ٹبسر ناتہہ کی ہے ہندون کے عقیدہ کے موافق یہ مندر راجہ سور یعنے سورج سین کرشن کے دادا کا بنوایا ہوا ہے اور مورخین کا بیان ہے کہ اسقدر پرانا نہین معلوم ہوتا ہان اس سے پہلے کوئی اور مندر راوس راجہ کا بنوایا ہوا یہان ہوگا اسکے قریب کئی مندر اور ہین جنکے نام آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین پنچ بہی ماتی مندر اور گوری شنکر وغیرہ لکہے ہین ❊

بہوانی پنالا کولاپور سے شمال کو پنالا مین یہ بہت برا مندر بہوانی کی پوجا کا ہے مرے ہنٹر کی امپیریل گزیٹیر انڈیا جلد اول مین لکہا ہے کہ سیوا جی نے [illegible]ع مین بنوایا ہے ❊

بہوانی نگرکوٹ پنجاب مین گڈہ کانگرہ سے تہوڑی دور نگرکوٹ مین یہ بہوانی کا مندر ہے کتابون مین اس مقام کو بہت پرانا لکہا ہے یہان ہر سال دو میلے ہوتے ہین دور دور سے خلقت جاترا کو آتی ہے اہل ہنود بہوانی سے مرادین مانگتے ہین صاحب آرائش محفل نے لکہا ہے کہ ابتدا مین اکثر ہنود اپنے ہاتہہ پانو- کان وغیرہ کاٹ کر یہان چڑہاتے تہے اور پہر درست ہوجاتے تہے ❊

بہوتیسر یہ نامی مندر پرواعلاقہ کشمیر مین واقع ہے اسکی عمارت بہت پرانی ہے یہان مہادیو کی پوجا ہوتی ہے آرائش محفل مین لکہا ہے کہ اس مندر مین دراصل کوئی باجا نہین ہے مگر اندر جانے سے باجے کی آواز آتی ہے یہ بات تعجب انگیز ہے ❊

بی بی سر سرہند مین یہ تالاب حاج تاج سکندر لودہی کی بیٹی کا بنوایا ہوا ہے یہان یہ عمارت بے نظیر ہے اسکے کنارہ پر ایک خوبصورت مقبرہ واقع ہے اوسکی نسبت آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکہا ہے کہ میر میران حاج تاج کے شوہر کا ہے یہ عمارتین تخمیناً ساڑہے تین سو برس کی بنی ہوئی ہین

بیراتہہ گڈہ بہی احاطہ مین یہ قلعہ بہی نامی ہے اور اسمین مرمت کی اشد ضرورت ہے کتاب مرتے صاحب منظہر ہے کہ اسکی تعمیر [illegible]ع مین ہوئی اسکا بانی بنالا کار اجا تہا-

بیسل گڈہ یہ خشتی قلعہ دریاے گنگ کے کنارے پٹنہ سے شمال رخ حاجی پور سے بیس میل کے

فاصلہ پر بنام بھیسر مشہور ہے اب یہ قلعہ اکثر جگہہ سے مرمت طلب ہوگیا ہے اسکا طول ایک ہزار پانسو اسّی فٹ اور عرض سات سو پچاس فٹ ہے چارون کونون پر چار برج اور گرد خندق ہے اسکا بڑا دروازہ جنوبی دیوار کے وسط مین ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین مندرج ہے کہ بہت مدت ہوئی جب اس قلعہ کو راجہ بھیل دیو نے بنوایا تہا اب اس کے اندر ایک مندر نو تعمیر ہے *

باب الباے فارسی

پارتبی چلمبرم[۱] یہ پارتبی کا مندر جسمین ایک ہزار پوجاری تہا چلمبرم با برم مین کئی درجے کا کل ایک رنگ کے پتہر سے بنا ہوا ہے اسکے دوسرے درجے مین چار گوپرے[۲] سنگین اور کندہ کار بنے ہوے ہین اُن کے اوپر وسیع اور دلکشا مکان اور نیچے محرابین اسقدر بلند بنائی ہین کہ اونکے اندر سے دو ہاتی عماری دار جاسکتے ہین ان گوپرون پر کہین دربانون کی مورتین اور کسی جگہہ دیوتون کی صورتین کندہ ہین اس مندر مین نہایت عمدہ و مضبوط نوسو تیس ستون ہین چوّن ستون صرف ویوڑہی مین ہین کوئی در و دیوار و مرغول کندہ کاری سے خالی نہین باہر کے در جہ مین باولی کی مانند ایک کنڈ ہے اس مندر کو بعض لوگ راجہ چولا چریا پانڈو کا بنوایا ہوا کہتے ہین اور پکچرسک آرکی ٹکچر ہندوستان مین لکہا ہے کہ ۱۰۰۴ع مین راجہ ترنجی نے بنوایا ہے *

پارتبی کہجراہو یہ مندر علاقہ مالوہ مین شہر کہجراہو کے اندر مندر وسوانا تہہ سے جنوب کی طرف ہے اسمین بڑی مورت لکہشمی کی پانچ فٹ بلند ہے اور پارتبی کے نام سے مشہور ہے سواے اس مورت کے اور بہی بہت سی مورتین موجود ہین لیکن اس مورت کو جسکی پوجا ہوتی ہے کوئی اور صورت نہین پہنچتی رپورٹ آرکی اولاجیکل سروی انڈیا مین لکہا ہے کہ دسوین صدی عیسوی مین یہ مندر تعمیر ہوا ہے *

پارس ناتہہ یہ پرانا دہاما جسمین پارس ناتہہ قدآدم مورت ہے بہار مین جانب جنوب پہاڑ پر مداو نبد کے قریب واقع ہے اسمین جینی اوتارون کی اور مورتین جو رکہی ہین اُنکی ٹانگین بیچ مین سے کہلی ہوئی ہین جیسے آبو کے پہاڑ پر ادی ناتہہ ہے اسی طرح

[۱] چلمبرم نام ایک پرانے شہر کا ہے ۱۲ احاطہ مندر متصل ... بنگال کے ... ۱۲

[۲] گوپرا دروازہ کو کہتے ہین ۱۲

مشرق مین بہار کے پہاڑ پر پارس ناتھ ہے غربی ہندوستان کے جینی آبو کے
پہاڑ پر ادی ناتھہ کے درشنون کو جاتے مین اور شرقی ہندوستان کے جینی اس مندر کی
جاترا کو آتے ہین لیکن اسکی عمارت ادی ناتھ کے موافق عمدہ نہین ہے ڈاکٹر ہوکر ہمالایان
جرنیل جلد اول سے ظاہر ہے کہ جسقدر خلقت یہان آتی ہے اُس کے لائق یہان کا بازار
اور آبادی نہین ہے کیونکہ اکثر خورونوش کی چیزین بہی دستیاب نہین ہوتین یہ جگہہ بطور گانوکے آباد ہے
اور بہی کئی مندر یہان بڑے مندر سے چہوٹے اور اوسکی لب کے بنے ہوے ہین ؎

پارسی وادا کا سلہ ۔ پتے کے پارسی وادا محلہ مین یہ جینی مندر مکان کی صورت اوپر سے سادہ
اور اندر سے پرتکلف بنا ہوا ہے اسمین بشمار جینیون کی مورتین اور تصورین رکہی ہین بڑی مورت
پارس ناتہہ کے جو تخت پر بیٹہی ہے اوس تخت کو اور چہوٹی مورتین اوٹہا ہے کہڑی ہین انکو ایسے عمدہ مجلا سنگ مرمر
سفید سے بنایا ہے اور آن کی آنکہین بلور کی اتنی خوبصورت لگائی ہین کہ قابل دید ہین مرر بمبد بابک
بمبئی سے منکشف ہے کہ ان مورتون کا زیور بہت قیمتی ہے یہان دور دور کے جینی جاترا کو آتی ہین

پاگان مندر بہوانی شہر لکہنو سے جانب جنوب ایک باغ مین یہ عمدہ عمارت واقع ہے
یہان ہر ہفتے کو پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہولی کے اٹہہ روز بعد بڑا بہاری میلا ہوتا ہے میجر ہنری کورٹ
نے لکہا ہے کہ اس میلے کو آٹہوان کہتے ہین تمام باغ مین خلقت بہر جاتی ہے اور بہوانی کے
روبرو چڑہاوے کا ڈہیر ہو جاتا ہے ؎

پاگوڈا مہاویلی پور مہادیلی پور علاقہ چولا مین سب عمارتون سے یہ مندر اعلے درجہ کا ہے
لیکن کہنگی کے سبب بہت بوسیدہ ہوتا جاتا ہے نیچے سے اسکا پاگوڈا تیس فٹ مربع
اور سطح زمین سے ساٹہہ فٹ بلند ہے اسکے اوپر وہ کندہ کاری کی ہے کہ چین مین لکڑی
پر بہی ایسا کام نہین بنتا اسکے اٹہہ درجے ہین یعنے ہر چوپہل پر ایک چہوٹا چوپہل درجہ اوپر تک
چلا گیا ہے سب سے اوپر کا درجہ گنبد کی مانند گول اور بہت خوشنما ہے اسکے اوپر سنگین کلس لگا ہے
یہ پاگوڈا سر تا پا یکرنگ پتہر کا اور کندہ کار بنا ہوا ہے اسکے قریب ایک چہوٹا پاگوڈا ہے جسکی اوپر نیچے پانچ درجے ہین

اسکے بعد کا بنا ہوا ہے مگر اسکی خوبصورتی سے اسکو کچھ نسبت نہین فرگسنز پکچرسک
ارکی ٹکچر ہندوستان اور میورز ٹریولز اور ہونز انڈیا وغیرہ سے واضح ہے کہ ٹبرے
پاگوڈے کچے جو کئی سو برس کا پرانا ہے مسافرون کو سمندر مین دور دور سے نظر آتا ہے *

پانڈو گڈہ دکہن مین یہ شیھرا کی کا قلعہ پہاڑ پر بہت مضبوط اور پایدار لڑائی کے کام کا
بنا ہوا ہے مرز ہنڈبک سے واضح ہے کہ پنالا کے راجا نے قلعہ ستارا کے ساتہہ ۱۱۹۲ ھ مین تعمیر کرایا تہا *

پاون گڈہ بمبی احاطہ مین چمپانیر سے تہوڑی دور یہ چہوٹا قلعہ پہاڑ پر واقع ہے اسکی فصیل پندرہ فٹ
بلند ہے مگر بروج بزار دہین فصیل پر صرف دو توپین چڑہی رہتی ہین قلعہ کے اندر ایک مکان
ہے اسمین قلعہ دار صاحب رہتے ہین کتبہ نہونے سے نہین معلوم ہوتا کہ کسنے بنایا اور کب بنا
ہنڈبک مرے مین لکہا ہے کہ پرانا ہے *

تہپر یا مسجد پنجاب مین تہانیسر کے قلعہ کے اندر شیخ چلی کے مدرسہ سے جنوب رخ یہ چہوٹی
سنگین اور خوبصورت مسجد اندر سے سینتیس فٹ لمبی اور گیارہ فٹ چوڑی بنی ہوئی ہے اگلے
دستور کے موافق اسکے پشت پر دو مینار خوبصورت اور وضعدار بنے ہوے ہین اب جو
مسجدون کے روبرو مینار بنائے جاتے ہین یہ قاعدہ جدید ہے رپوٹ ارکی اولاجیکل سروے
انڈیا مین لکہا ہے کہ یہ مسجد فیروز شاہ بادشاہ کے عہد کی بنی ہوئی ہے اس حساب سے
یہ عمارت پانسو برس کی بنی ہوئی ہے *

پرانا قلعہ اوجین مالوہ مین یہ خشتی قلعہ شہر اوجین کے کہنڈرات اور جنگل مین مشرق سے
مغرب کو تین ہزار فٹ لمبا اور شمال سے جنوب کو ایک ہزار پانسو فٹ سے زیادہ چوڑا ہے
اس حساب سے اسکا کل دور نو ہزار فٹ یعنے دو میل سے کیقدر کم ہوا دیوار کی بلندی
تیس فٹ ہے اور کہین کہین سے مسمار ہو گئی ہے سواے شرقی دیوار کے اور دیوار دن کے
گرد خندق ہے اور دو چہوٹے چہوٹے دروازے شمال مغرب اور جنوب مغرب کو واقع ہین
رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس قلعہ کو بنے ہوے تخمیناً دو ہزار برس ہوے

پُرانا قلعہ دہلی دہلی دروازہ شاہ جہان آباد سے دو میل کے فاصلہ پر شہر اندرپت کا یہ پُرانا قلعہ سنگ خارا اور چونہ کچ کا بنا ہوا ہے اور باوجود کہنگی اور مسماری کے اگرچہ کچھ برج بہی منہدم ہوگئے ہین تاہم نہایت مضبوط اور خوش وضع ہے اسکی فصیل بہت بلند ہے تہوڑی تہوڑی دور پر برج اور چار دروازے - کئی کہڑکیان ہین **مولوی سید احمد خان صاحب** رقمطراز ہین کہ پہلے اسکے غربی دروازے کے روبرو بڑی بڑی شیرون کی دو مورتین کہڑی تہین اونکے گلے مین گہنٹا لٹکی پڑی تہین جب کسی مستغیث کو راجہ اندرپت کی خدمت مین کچھہ عرض کرنا ہوتا تو وہ ان گہنٹاؤن کو ہلاتا تہا اور راجہ آواز سنتے ہی حضور مین طلب فرماتا تہا شمالرویہ دروازہ اس قلعہ کا جو مدت سے بند پڑا ہے اوسکا نام طلاقی دروازہ مشہور ہے **آثار الصنادید** اور ہارکورٹ ہنڈبک وغیرہ سے منکشف ہے کہ اصل مین اس عالیشان قلعہ کو راجہ اننگ پال تنور نے [illegible] ع مین بنوایا تہا جب ۱۵۳۳ء مین ہمایون بادشاہ نے اسکی مرمت کروائی تو ہکا نام دین پناہ رکہا اور جب شیر شاہ کے تصرف مین آیا تو شیر گڈہ کہلایا اب لوگ اسکو پُرانا قلعہ اور اندرپت کہتے ہین گرد و نواح کے کاشتکار و زمیندار اسمین رہتے ہین اسکے اندر دو عمارتین ایک مسجد اور ایک شیر منڈل جہان سے ہمایون بادشاہ گرکر مرا قابل دید ہین اُنکے حالات ردیف وار علیحدہ درج کئے گئے ہین +

پُرانا محل قلعہ بمبئی مین سمندر کے کنارہ پرتگیز نے راجہ بہیم والی تہانہ پر فتح پانے اور قلعہ کو اپنے قبضہ مین لانے کے بعد یعنے ۱۵۳۴ء مین یہ عمارت بنوائی اور اسپر توپ کے گولون کے جو نشان پڑے ہوے ہین اونکی نسبت **مُرے صاحب** کا بیان ہے کہ سنہ ۱۶۸۹ء مین دہلی کے سیدی سپہ سالار نے یہان آکر گولے مارے تہے +

پرتھیشوار مہادیو پنجاب مین قصبہ پہوا جو تہانیسر سے چودہ میل جانب غرب واقع ہے وہان یہ پُرانا مندر سب مندرون کی ناک ہے ہر سال کاتک کی پانچوین تاریخ سے نوین تاریخ تک یہان میلا ہوتا ہے اسمین مہادیو کی پوجا ہوتی ہے کتبہ کے نہونے سے تاریخ تعمیر معلوم نہ ہوئی

پرسرام الورا یہ مندر الورا علاقہ دکن مین مندر اندرا اور جگناتھ کے قریب پہاڑ تہوہا کرکے نہایت عمدہ وضع کا بنایا ہے اسکا دالان پچیس فٹ سے اکتیس فٹ اور اوسکے ستون دو فٹ تین انچ کے مربع ہین جان سلی صاحب قمطراز ہین کہ اس مندر مین سب سے بڑی مورت پرسرام اوتار کی ہے *

پرسرام مولی ستارا سے تہوڑی دور جو گانو بنام مولی اور مہولی مشہور ہے وہان دریا کے کنارے یہ بڑا مندر چہوٹے مندرون کا سردار معلوم ہوتا ہے اسمین بہی پرسرام اوتار کی پوجا ہوتی ہے مرے ہنڈ بک مین لکہا ہے کہ دوسو برس کا بنا ہوا ہے

پل ٹپی گہاٹی گوالیار سے ساٹہہ میل غرب جنوب کی طرف ڈہوڑی گانو کے قریب اورنگ زیب عالمگیر نے یہ پل دریائے سندہ پر بنوایا ہے مگر اب کہنڈر ہو گیا ہے اسکی تعمیر مین بڑی بڑی توپیان لگی ہین اسکا طول ایک ہزار دوسو چار فٹ ہے اسمین اکتیس محراب ہین جنمین سے چہبیس تو بڑی اور پانچ چہوٹی ہین ارکی اولاجیکل سروے انڈیا نے لکہا ہے کہ پونے دوسو برس کے عرصہ مین تین بار اسکی مرمت ہوچکی ہے اور اب تو بہت ہی مرمت طلب ہے *

پل جونپور جونپور مین بنارس سے شمال مغرب کی طرف سب عمارتون مین یہ پل بے نظیر ہے اس کی تعمیر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا معمار ابہی تیار کرکے ہٹے ہین آرائش محفل مین لکہا ہے کہ یہ پل منعم خان خانخانان نے اکبر کے عہد سلطنت ۹۸۱ہجری مین تعمیر کرایا تہا اسپر کتبہ بہی کندہ ہے *

پل شاہ دولہ گوجرانوالہ ضلع پنجاب مین ڈیک ندی پر یہ نادر پل ایک گجراتی فقیر نے عالمگیر کے عہد مین خلقت کی آسائش کے واسطے تعمیر کرایا تہا چنانچہ تواریخ گوجرانوالہ سے منکشف ہے کہ پہلے تمام خلقت کی آمدورفت لاہور اور پشاور کے درمیان اسی پل سے ہوتی تہی اب یہ پل بہت مرمت طلب ہو گیا ہے اور کوئی اسپر نہین جاتا *

پل شمالی نالاپور یہ پل قلعہ نالاپور سے تین میل جانب شمال پل ٹپی گہاٹی کی وضع کا خوبصورت

بنا ہوا ہے اسکی کل بائیس محرابین ہین پونے دوسو برس کے عرصہ مین یہ پل دریا کی ٹکر وںسے بہت برباد ہوگیا ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ پل عالمگیر کا بنوایا ہوا ہے ۞

پل ناگا تھانہ اندرپور سے بمبی کو جاتے ہوے ناگا تھانہ مین یہ پل عجیب صورت کا بنا ہوا ہے جو مسافر اسپر گزرتا ہے اسکی شانداری کی تعریف کرتا ہے مگر کتبہ نہونے سے نہین معلوم کہ کب کا بنا ہوا ہے اور کسنے بنایا ہے مر ترنشڈ بک ناقل ہے کہ یہ پل بہت پرانا ہے

پنچ محلہ لکھنو اسکو محل شاہی بہی کہتے ہین یہ عمارت جانب شمال گومتی کے کنارہ قیصر باغ مین واقع ہے پنچ محلہ اور پیچ محلا دونو نامون سے مشہور ہے صاحب آرائش محفل کا بیان ہے کہ پانچ منزلون کے سبب اس عمارت کو پیچ محلا کہتے ہین اصل مین اسکی بانی نواب ابوالکرم خان ہین جو لکھنو کے شیخون مین بڑے امیر تہے [illegible]ع مین جب نواب سعادت خان برہان الملک صوبہ دار اودہ مقرر ہوے تو انہون نے اپنی سکونت کے واسطے یہ مکان کرایہ کو لیا [illegible] ہجری مین نواب آصف الدولہ صوبہ دار ہوے تو انہون نے گرد کے مکانات گراکر اسکو وسعت دی ایک سنگین بارہ دری اور ایک وہ مکان جسمین باولی ہے اور دولتخانہ جو سب عمارتون سے عالی ہے اور کئی اور مکان بنائے میکلاوڈ صاحب نے پیپس ایٹ دی فار ایسٹ مین اسکی بہت تعریف لکھی ہے اسکے برج اور برجیان دور دور سے نہایت خوشنمائی کے ساتھہ نظر آتی ہین غدر سے پہلی یہان بڑی رونق تہی ۞

پہاٹے جنگ قلعہ نالاپور مین گوالیار سے جنوب مغرب کو یہ بہت بڑی توپ ہے لیکن بیجاپور کی توپ سے جسکو ملک میدان کہتے ہین چہوٹی ہے اسکا طول دس فٹ اور پیالہ کا قطر ساڑہے تین انچہ ہے اسکو [illegible]ع مین راجہ جیسنگہ سوائی نے بنوایا تہا اسپر کتبہ موجود ہے ۞

پہی انگونگ یہ کہنڈر محل سکم مین سکیاہو باسندر سے تہوڑی دور واقع ہے ابتدا مین سکم کا دار الخلافہ یہی تہا نیپال کی لڑائی مین اسکی عمارت برباد ہوگئی اسکا دروازہ اور کئی ٹوٹے ہوے برج کہنگی کے سبب کالے ہوگئے ہین ڈاکٹر ہوکر ز ہمالایان جرنیل جلد اول مین لکھا ہے کہ یہ قلعہ چارسو برس کا ہے ۞

پیر چتر شہر بہرایچ ایک میل کے فاصلہ پر بابا ریحان کی یہ درگاہ ہے حضرت [illegible]ع مین بغداد سے

یہان آے تھے اسمین کئی برج اور سنگ مرمر کی قبرین ہین انکے علاوہ سنگ مرمر کا ایک حوض پانچ فٹ لمبا دو فٹ چوڑا چودہ انچھ گہیرا موجود ہے اسکی کرامات کا ذکر آرائش محفل مین یون بیان کیا ہے کہ ہر وقت میٹھے اور ٹھنڈے پانی سے لبریز رہتا ہے جتنا پانی صرف مین آتا ہے اوتنا ہی اور آجاتا ہے اسکے پانی کو تبرک سمجھکر لوگ دور دور لیجاتے ہین ٭

باب التاء

تاج باولی یہ نہایت عمدہ تین سو فٹ مربع اور پچاس فٹ گہری باولی بیجاپور مین مہتری محل کے قریب واقع ہے اسمین تین طرف دالان اور ایک جانب سیڑہیان پانی کے اندر تک بہت خوبصورت بنا ہی ہین اور دروازہ جو سیڑہیون کے سرے پر محرابدار ہے اوسکے قریب اور کئی مکان خوش وضع بنے ہوے ہین ہنڈ بک اف مرے مین لکھا ہے کہ بہت عرصہ ہوا جب اس باولی کو صیند الملک سلطان محمد کے وزیر نے بنوایا تھا ٭

تاج محل اکبرآباد اس بے بہا عمارت کے دیکھنے کے لئے خلقت دور دور سے آتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ اس وضع کی وسیع اور پاکیزہ عمارت اقلیم ہند مین اور کہین نہین دیکھی قلعہ آگرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر دریاے جمن کے کنارہ ایک سرسبز باغ کے اندر یہ روضہ نہایت نفیس ارجمند بانو المخاطب بہ ممتاز محل بیگم شاہ جہان کا مدفن ہے حدود اربعہ اسکی یہ ہین - جنوب مین دروازہ صدر شمال مین دریاے جمن غرب مین ایک عظیم الشان مسجد اور اسکی متصل ایک شاندار باولی - شرق مین مختلف عمارتین ہین اسکے تیار ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ممتاز محل نے ۱۰۴۰ہجری مطابق ۱۶۳۱ء مین نزع کے وقت شاہ جہان کو وصیت کی تہی کہ میرے مدفن کا مکان نادرہ روزگار و عدیم النظیر بنایا جاے چنانچہ شاہ جہان نے مکرمت خان اور عبدالکریم خان کے اہتمام سے دس برس مین یہ روضہ دلکش تیار کروایا اور جب شاہجہان نے وفات پائی تو انکے بیٹے عالمگیر نے انکو بھی بیگم کے پہلو مین دفن کیا دروازہ باغ مین قدم رکھتے ہی ایک نہایت مصفا سنگ مرمر کی نہر ہے اوسکے ہر دو طرف سرو کے درخت سرسبز و شاداب اور بیچ مین انتی فوارے نادر و نایاب نظر آتے ہین نہر کے

دوسرے سرے پر سنگ مرمر کا چبوترہ نوسو فٹ لمبا بیس فٹ اونچا بنا ہوا ہے اُسکے وسط مین عمارت روضہ
اور روضہ کے چارون کونون پر چار مینار ہین میناروں کے باہر تین تین کھنڈ اور اندر سیڑہیان چکردار ہین انکی بلندی
ڈیڑہ ڈیڑہ سو فٹ ہے بارہ دریون کے برجون پر سنہری کلسیان نہایت خوبصورت ہین چبوترہ کی
وسطی عمارت پانسو ستر فٹ ایسی خوش قطع ہشت پہلو بنی ہوئی ہے کہ دیکھنے والا ششدر رہجاتا ہے
اسکے اوپر وسط مین نہایت خوشنما برج ستر فٹ قطر کا ہے اوسپر سنہری کلس تیس فٹ کا لگا ہوا ہے اسکے گرد
کے چارون برج چھوٹے ہین انکی بارہ دریان بہی نازک و نفیس ہین بیچ کا مکان اس عمارت کا جسکی بابت
ہین تعویذ مرقد بیگم اور پہلو مین قبر شاہجہان ہے نہایت بیش قیمت اور جلا کار ہے اسکی جالیان
اور اونپر پچی کاری بہت ٹیپ ٹاپ کی ہے اسکے نیچے تہ خانہ مین اصلی قبرین ہین ماسوائے وسطی درجہ
کی چپک دمک کے گرد کے چھوٹے مکانون مین بہی نیچے اور اوپر ایسی جالیان لگائی ہین کہ انکی خوبی کا بیان
نہین ہوسکتا اس عمارت کے باہر اور اندر منبت اور کندہ کا کام اور طلائی نگت اور پچیکاری کے
نقش و نگار بیش قیمت لعل و یاقوت و زہر مہرہ و عقیق و مرجان و فیروزہ و موسیٰ گاؤ ناصر و فاد زہر و ذخام د
پوتیا و کہاچ و لاجورد و سنگ یمنی و سنگ سلیمانی و سنگ غوری و سنگ لیشب سنگ ابری و سنگ موسی
و سنگ عجوبہ و سنگ طلائی و سنگ سماق و سنگ کرنڈ وغیرہ کی گلکاری سے یہ روضہ گویا روضہ رضوان
بنگیا ہے اور اسکے درون کی پیشانی اور بازوئن پر آیات قرآنی کی پچیکاری مین یہ ندرت نگاری کی ہے
کہ جتنا بڑا حرف وسط مین نظر آتا ہے اوتنا ہی اوپر دکہائی دیتا ہے - اکثر بیش قیمت پتہر اس عمارت کے
پچیکاری کے لوگ براہ بدنیتی و بیرحمی اوکہاڑ کر لیگئے اب اونکی جگہہ رنگ بہر دیا گیا ہے باغ کے گرد
فصیل بہت مضبوط ساتہہ فٹ بلند ہے اس یکرنگ سفید عمارت کے بنانے مین منجملہ سیکڑون
معمارون اور ہزارون دستکارون کے نامی اوستاد اور کاریگر اسٹین ڈی بورڈیکس فرانسیس و عیسی خان
نقشہ نویس و امانت خان طغرا نویس ساکن شیراز و محمد حنیف میر معمار و محمد شریف و موہن لال
پچیکار و اسمعیل خان گنبد ساز ساکن روم و محمد خان خوشنویس ساکن بغداد و منولال و منوہر سنگھ
و کاظم خان کلس ساز ساکنان لاہور شریک تہے اسکی لاگت کے باب مین مختلف اقوال ہین میرزہ بدیع الدین

کا بیان ہے کہ پچہتر لاکہہ روپئے اور پیپس ایٹ دی فار ایسٹ مین لکہا ہے کہ تین کرور چوہتر

اور ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپوٹ سے واضح ہے کہ تین کرور سترہ لاکہہ اڑتالیس ہزار

چہبیس روپیہ خرچ ہوے ہین ؛

تاج محل اورنگ آباد اورنگ آباد دکن مین اگرچہ باغات نہایت عجائبات سے ہین لیکن یہ عمارت بہی وہان ایسی عمدہ و بے نظیر ہے کہ دور دور کے آدمی اسکی سیر کے شایق ہین شاہ جہان بادشاہ نے تاج ارجمند بانو کا روضہ اگرہ مین بنایا اور اورنگ زیب عالمگیر نے یہ روضہ اپنی ملکہ رابعہ درانی کا اورنگ آباد مین بناکر تاج محل مشہور کیا یہ مقبرہ بہی شہر سے تہوڑی دور ایک آراستہ باغ کے وسط مین واقع ہے اسکے عالیشان دروازہ مین دو بڑے بہاری برنجی کواڑ خوش وضع لگے ہوے ہین اندر حوض مین تیرہ فوارے چلتے ہین اوسکے دونو طرف سیب اور آڑو اور لیمو کے درخت لگاے ہین باغ کے دروازہ سے مقبرہ تک سڑک کے طور پر سنگین فرش بنا ہوا ہے مقبرہ کا چبوترہ بہت بڑا ہے اسکے کونون پر چار مینار ہین ان مین ایک سو بائیس بائیس سیڑہیان چکردار ہین انکی بلندی بہتر بہتر فٹ ہے انکے اوپر بارہ دریون مین سے دور دور کے مکان اور باغ ایک کیفیت کے ساتہہ نظر آتے ہین نیچے سے ہر مینار کا دور اڑتالیس فٹ ہے چبوترہ کے بیچ مین جو عمارت روضہ بہتر فٹ مربع ہے اسکے چارون طرف تین تین در اور اوپر سنگ مرمر سفید کا بڑا برج ہے یہ در جالیون دار تیرہ فٹ بلند اور چہہ چہہ فٹ چار پانچہ چوڑے ہین فرش سے پانچ فٹ کی بلندی تک اس عمارت مین سنگ مرمر سفید لگا ہوا ہے اور اسمین جگہہ جگہہ کندہ کاری کی ہے روضہ کے بیچ مین زیر گنبد تعویذ مرقد سنگ مرمر سفید کا بہت خوبصورت بنا ہوا ہے یہان سے چوبیس سیڑہیان نیچے اتر کر تہ خانہ کے بیچ مین اصلی قبر ہے اوسکے گرد روشنی کے واسطے بہت عمدہ جالیان لگائی ہین مرزہ ہنڈبک وغیرہ سے منکشف ہے کہ اس عمارت کی تعمیر مین نو لاکہہ روپئے صرف ہوے ہمین اتبک کچہہ بہت نقص نہین آیا ہے ؛

تاراگڈہ یہ قلعہ شہر اجمیر کا دہلی سے دو سو تیس میل جنوب مغرب کو دو ہزار فٹ کے بلند پہاڑ پر نہایت مضبوط اور پختہ بنا ہوا ہے اسکو راجہ اجے پال نے شہر اجمیر کے ساتہہ تعمیر کرایا تہا آرکی اولاجیکل

سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ اس قلعہ کی بنیاد سنہ ۱۵۹۵ع مین ڈالی گئی ؞

تالاب حاجی مانگا سندہ مین کراچی سے نو میل شمال کو یہ تالاب تین سو فٹ کا لمبا ہے اسکو حاجی مانگا ایک بزرگ نے جنکا مقبرہ اسکے قریب واقع ہے بنوایا تھا اکثر مسلمان زیارت کے واسطے یہان آتے ہین مئر سے صاحب نے لکھا ہے کہ اس جگہہ کو ہندو بھی پوتر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ کرشن نے یہان ایک دیو کو مارا تھا چنانچہ اس سبب سے ہندو یہان بھیڑ بکری وغیرہ جانور چڑھاتے ہین اور انکا گوشت گھڑیال کھا جاتے ہین ؞

تالاب زینکی موضع زینکی قصبہ شیخو پورہ ضلع گوجرانوالہ مین یہ تالاب ہرن مینار کے نیچے واقع ہے اٹھہ سو اٹھاسی فٹ اسکا طول اور سات سو تین فٹ عرض ہے اور عمق اکیس فٹ سے کم نہین ہے بیچ اسمین ایک بارہ دری بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے اُسکے اندر جانے کے واسطے تیرتھیا تال کے پل کی مانند ایک پل بنا ہوا ہے اب اس تالاب کے بیچ مین کھوئین ہو گئی ہین اس سبب سے اسمین پانی نہین ٹھیرتا تاریخ گوجرانوالہ سے مستنبط ہے کہ یہ تالاب ہرن مینار کے ساتھہ جہانگیر بادشاہ نے سنہ ۱۱ جلوسی مین تعمیر کرایا تھا ہرن مینار کا ذکر علیحدہ کیا گیا ہے

تالاب ساس بہو یہ تالاب گوالیار مین ساس بہو کے مندر کے قریب ڈہائی سو فٹ لمبا اور ڈیڑہ سو فٹ چوڑا ہے عمق اسکا اب اٹھارہ فٹ ہے اسکے بیچ مین ایک لاٹھہ بلا تحریر نصب ہے صاحب آرکی اولاجیکل سروے انڈیا نے اس تالاب کو مندر سے پہلے کا بنا ہوا لکھا ہے لوگ اسکو مندر کے قریب ہونے سے ساس بہو کا تالاب کہتے ہین ؞

تالاب کپولی کپولی گانو بمبی اور پونا کے درمیان واقع ہے اُسکے قریب یہ تالاب پاو میل طول ہے گھاٹون کی سیڑھیان بہت خوشنما اور مضبوط بنای ہین یہان بشمار جوان عورتین فجر کو نہانے کے وقت تیرتی ہین اور غوطہ بازی کے وقت مچھلی کی سی آب و تاب دکھاتی ہین دیکھنے والے کی طبیعت یہان سے ہٹنے کو نہین چاہتی یہ وہی عورتین ہین جو شوہر مردہ کے ساتھہ جلکر خاک ہو جایا کرتی ہین ہنڈ بک اف سیلی مین لکھا ہے کہ اس تالاب کو نانا فرنویس مرہٹہ نے بصرف ایک لاکھہ

تیس ہزار روپے کے تعمیر کرایا تھا ۞

تالاب مان سرور یہ تالاب قلعہ گوالیار کے غرب کی طرف پہاڑ کاٹکر چوبیس فٹ گہرا بنایا گیا صرف موسم برسات مین پرآب ہوجاتا ہے ارکی اولاجیکل سروے رپورٹ مین اسکا بانی راجہ مان سنگہ کو لکھا ہے اور [illegible] ع مین تعمیر ہوا ہے ۞ ۞ ۞

تبرجہ دہلی اور قطب کے درمیان نواب صفدر جنگ کے مقبرہ سے تہوڑی دور یہ تین مقبرے سنگ خارا کے قریب بنے ہوئے ہین بڑے مقبرہ کو جسمین کچھہ سنگ سرخ بھی لگا ہوا ہے مارکوٹ ہنڈبک مین بڑے خان کا لکھا ہے اور چھوٹے کو چھوٹے خان کا بیان کیا ہے سب سے چھوٹے کو کالے خان کا مقبرہ لکھا ہے آثار الصنادید سے ظاہر ہے کہ اصل مین یہ پٹھانون کے مقبرے ہین کتبہ نہونے سے انکا صحیح حال دریافت نہین ہوتا سال تعمیر [illegible] لکھا ہے موٹھہ کی مسجد بہی اسی جگہہ ہے اسکا حال ردیف میم مین درج ہے ۞

ترک پیشوار دکھن مین گدک پرانی اور مشہور جگہہ ہے وہان قلعہ کے اندر یہ خوبصورت پرانا مندر ترک پیشوار کی پوجا کا ہے اسکی سورت کے تین سر ہین مرّے صاحب کی تحریر اور اسکے کتبہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دو ہزار برس کا بنا ہوا ہے اسکی عمارت بہت بڑی ہے ۞

ترکونہ تال یہ چھوٹا سا تکونیہ تال قلعہ گوالیار مین شمال کی طرف پہاڑ کاٹ کے بنایا ہے ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے واضح ہے کہ بہت مدت ہوئی جب راجہ جیا تیا پال نے یہ تال سندر تہورا کے ساتھہ بنوایا تہا یہ تہورا کا مندر سالہا سال سے نیست و نابود ہے اسکی جگہہ ایک ٹوٹا دروازہ جسپر کتبہ کندہ ہے راجہ وریانی کا بنوایا ہوا موجود ہے یہ دروازہ [illegible] ع مین تالاب کے قریب تعمیر ہوا تھا ۞

ترلوک ناتھہ یہ خوش قطع مندر بہار مین گیا سے چودہ میل جانب شرق جہان کسی کنڈ مین وہان واقع ہے اسکی عمارت بہت پرانی نہین ہے کیونکہ رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے اس جگہہ ایک مندر [illegible] ع کا بنا ہوا تھا چنانچہ اسکے سنگ سیاہ کے دروازے یہان ابتک موجود ہین ایک دروازہ انہین کا جو بہت کندہ کار اور زیادہ تر خوبصورت ہے

گرد[illegible] مندر حال کی خوبصورتی کو نہین پہنچتا اس عمارت کے نئے اور پرانے کل ستون خوشنما ہین
بڑی [illegible]ت اسمین بدھ کی ہے اسکی گرد نو مورتین گھٹنے ٹیکے ہوے ہاتھون مین ہاتھ ملائے حلقہ باندھے
بیٹھی ہین ہنود اس مندر کو بہت مانتے ہین ؎

تغلق آباد یہ عالی شان اور مضبوط اَسّی فٹ اونچی فصیل تغلق شاہ کے شہر کی جو اوسنے اپنے عہد حکومت
۱۳۲۱ع مین بنوائی تھی شاہجہان آباد سے چھہ میل بدرپور گانو کے قریب پہاڑ پر واقع ہے اسمین بہت
بڑے بڑے پتہر گھڑ کر لگاے ہین اسکا دور چار میل سے کیقدر کم ہے اور گرد بہت عمیق خندق ہے اور
جنوب مین قصر ہزار ستون کے قریب جو کھنڈر ہوگیا ہے سکا قلعہ واقع ہے اسکی فصیل شہر کی فصیل کا چھٹا حصہ ہے
اور اوسپر کنگورون کے ہونے سے بڑی نمود ہو گئی ہے اگرچہ اس عمارت مین نقش و نگار کچھہ نہین لیکن اسکی
شان و شوکت دیکھکر حیرت ہوتی ہے کننگھم صاحب رقم فرماتے ہین کہ تغلق آباد مع قلعہ کے شاہجہان آباد سے
کم نہین ہے تغلق آباد کا دور مع قلعہ کے پانچ میل ہے سکی شہر پناہ کے تیرہ ۱۳ دروازے ہین سب سے بڑا دروازہ تغلق شاہ کے
مقبرہ کی طرف واقع ہے بعضے اسکو بڑا کا قلعہ کہتے ہین مقبرہ کی طرف کھنڈرات مین جہان پانی بہرا رہتا ایک پل بہت مضبوط بنا ہوا ہے
توڑا جب علی عادل شاہ ثانی بیجاپور مین تخت نشین ہوا تو نجومیون نے کہا کہ نئے بادشاہ کو پرانا قلعہ
اور شہر سزاوار نہین ہوتا باین وجہ ۱۶۶۱ع مین اوسنے یہ دوسرا بیجاپور آباد کیا اسکو ۱۶۸۲ع مین ملک ایسے
نے اوجاڑا اور رہا سہا پہر اورنگ زیب نے ویران کرکے بیجاپور قدیم کو بدستور آباد کیا یہان بالکل کھنڈر اور جنگل ہے

تیلی مندر گوالیار مین اس بلند عمارت کے ہونے سے شہر کی عمارتین دوچند خوبصورت ہو گئی
ہین اسکی وضع جنوبی ہندوستان کی عمارتون سے بہت ملتی ہے یہ ویشنوی مندر ساٹھہ فٹ مربع ہے
اور جانب شرق اسمین ڈیوڑہی گیارہ فٹ ہے اس کے برج پر نہایت عمدہ کام کے پتہر لگے ہوے
ہین اور جگہہ جگہہ بیل بوٹے کہدے ہوے ہین ایک دروازہ کی بلندی پینتیس ۳۵ فٹ برج کے قریب
پہنچی ہے اسکی چوٹی پر بہت خوبصورت گاڑودا کی مورت بیٹھی ہے دوسرا دروازہ بیس ۲۰ فٹ بلند ہے
اوسپر گنیش کی مورت ہے ارکیالاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکھا ہے کہ ابتدا مین
اس جگہہ ایک اور ویشنوی مندر تھا اوسکو سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین مسلمانون نے جڑسے اکھاڑ ڈالا

یہ عمارت ۱۸۰۰ء اور ۱۸۰۵ء کے درمیان تعمیر ہوئی ہے اسمین کئی کتبے کندہ ہین یہ بہی
تین تال اور اعلاقہ دکہن مین مندر کیلاس سے چند قدم کے فاصلہ پر یہ عمدہ عمارت ہو[illegible] محل کی
صورت پہاڑ تہو تہاکر کے بنائی ہے سہ منزلہ ہونے کے سبب لوگ اسکو تین تال کہتے ہین در اصل
یہ کروا کا مندر ہے دیکہنے والے کو حیرت ہوتی ہے کہ اسکی برابر نہ تو کوئی عمارت ہندوستان مین
دیکہی اور نہ اور ملک مین سنی حق یہ ہے کہ اسکا ثانی روے زمین پر شاید کہین ہو ایک جزو پہاڑ کو
تہو تہاکر کے سرتاپا یہ عمارت بنائی گئی ہے اسکا دروازہ گیارہ فٹ بلند اور اٹہہ فٹ چوڑا ہے
اسکے اندر جاکر ایک دلکش صحن اور صحن کی ناف مین مندر ہے ہر منزل کی چہت اٹہہ اٹہہ کندہ کار
اور مربع ستونون پر قایم ہے نیچے کی منزل کا فرش صحن کے فرش سے ملا ہوا ہے پہلی منزل
مین ایک نشیمن کے اندر بہت بڑی شیش کی مورت ہے یہ منزل بہی اور منزلون کے موافق ہر طرف سے
کہلی ہوی روشن اور ہوادار ہے طول اسکا ایک سو اٹہارہ فٹ اور چہت فرش سے گیارہ فٹ بلند
ہے اس درجہ مین سواے مورت شیش کے اور کئی مورتین ادی ناتہہ وغیرہ کی جنکے قد گیارہ فٹ
سے کم نہین کندہ ہین داہنی طرف زینہ ہے جہان سے دوسری منزل پر جاتے ہین اس زینہ کی
چوبیس سیڑہیان ہین بارہ سیڑہیان چڑہکر پچیس فٹ سے بیس فٹ چہہ انچہہ مربع ایک اونیشمن ہے اوسکی اندر مورت
کرداویو کی جورا ما کار سو یعنی تہا لکہشمی کے طور پر بنائی ہے جان سیلز و نڈرزاف الورا سے
منکشف ہے کہ اصل مورت اس مندر کی یہی ہے جسکی یہان پوجا ہوتی ہے بارہ سیڑہیان
اور چڑہ کر منزل ثانی ایک سو چودہ فٹ لمبی ہے اُسکے چارون طرف کوٹہریان ہین اور ایک جانب
نشیمن مین لکہشمی کی مورت ہے اس منزل کے دروازہ کے دونون طرف دو مورتین بلراج کی
کہڑی ہین اور ایک جانب جمو کی مورت بیٹہی ہے اس مقام سے پہر چوبیس سیڑہیان اور چڑہکر
تیسری منزل منزل ثانی سے نہایت خوبصورت بنائی ہے اگرچہ یہ منزل دونون منزلون
سے چہوٹی ہے لیکن اسکی جلا اور کندہ کاری مین کاریگرون نے جانفشانی کی ہے اسمین
سہدیو - پانچون پانڈو - بہیم - ارجن - دہرم راجہ اور اور کئی دیوتاون کی نہایت بڑی بڑی

مو... خوبصورتی سے بنای ہین خصوصاً راما اور سیتا کی مورتین تو ایسی بڑی بڑی
ہین... ہنے سے حیرت ہوتی ہے کتاب جان سیلی سے واضح ہے کہ ابتدا مین
اس... ماشی ہو رہی تہی بسبب پرانے ہونے کے جاتی رہی مگر اب ہی کہین کہین
غور کر... چہہ نشان معلوم ہوتے ہین بلندی اس مندر کی فرش صحن سے سقف منزل سیوم
تک ساٹہہ... ہے اسکی ساخت چینی کے ذریعہ سے ہوئی اور نوصدی عیسوی مین راجہ ایلو
کے حکم سے بنایا گیا ؀

تین ترپولیہ شاہجہان اباد سے تہوڑی دور شمال مغرب مین سبزی منڈی کے قریب دور جہان باغ محلدار خان ہے یہ بہت بڑے بڑے دو دروازے ہین انکی تین تین محرابین ترپولیہ کے نام سے مشہور ہین۔ آثار الصنادید سے واضح ہے کہ پیشتر ان دروازون کے درمیان ایک بازار آباد تہا اوسکے سرون پر یہ دروازے نواب ناظر محلدار خان نے ۱۷۲۸ء مین نبوائے تہے انپر کتبے موجود ہین انکی حیثیت اب تک درست ہے صرف کہین کہین مرمت کی ضرورت ہے انکے قریب نواب محلدار خان کا باغ ہے اُسکے اندر بہت بڑا حوض نہر کے پانی سے بہرا رہتا ہے ۱۸۵۷ء کے بعد سے باغ مین کئی میلے ہوتے ہین ہندوانی میلا بدہو ماتا کا اور مسلمانی میلون مین ہر سال بڑے میلے عیدین کے بعد بڑے بہاری ہوتے ہین ہزارہا آدمی سوار و پیادے جمع ہوجاتے ہین باغ کے اندر چپہ چپہ پر خوانچے والے طرح طرح کے سودے بیچتے ہین اور بیباک عیاش آدمی اپنے معشوقون کے ساتہہ دل بہلاتے پہرتے ہین اکثر شریف آدمی اس میلے مین جانے سے اجتناب کرتے ہین

باب تا سے ہندی

ٹاون ہال بمبئی قلعہ بمبئی مین پرانے محل کے سامنے یہ نہایت عمدہ عمارت انگریزی وضع کی دو سو فٹ لمبی اور سو فٹ بلند ہے اسکے اندر کئی درجے ہین اوپر کے مکان مین جو سو فٹ مربع ہے کمیٹی ہوتی ہے شمالی اور جنوبی درجون مین کتبخانہ ہے جسمین ایک لاکہہ سے زیادہ کتابین موجود ہین اس عمارت کے ستون بہت عمدہ لندن سے بنکر آئے ہین یہان چند مورتین صاحبان جلیل القدر کی

اور کچھہ تصویرین راجاؤن اور رئیسون کی بطور انکی یادگار کے رکھی ہین ہنڈ بک
واضح ہے کہ یہ عمارت سنہ [illegible] ع مین بننی شروع ہوئی اور پندرہ برس مین کرنیل ٹامسن
کے اہتمام سے انجام کو پہنچی اسکی تیاری مین چھہ لاکھہ روپئے صرف ہوے ہین

باب الجیم

جامع مسجد احمد آباد یہ عالیشان مسجد جسمین تین طرف سنگین ستونون کے دالان ہین
شہر احمد آباد کے مانک چوک مین واقع ہے اسکے تین دروازے ہین اور جابجا مین خوبصورت محرابین
ہین بیچ کی بڑی محراب کے دونون طرف دو بلند مینار جنکے باہر کی طرف تین تین آشیانے اور اندر
کے رخ سیڑھیان بنائی ہین بہت دور سے معلوم ہوتے ہین ۱۸۱۹ع کے بھونچال کے سبب یہ مینار
اوپر سے شکستہ ہوگئے ہین صحن کی ناف مین حوض ہے وہ پانی سے لبریز رہتا ہے طول اس مسجد کا
شرق سے غرب کو چار سو فٹ اور عرض شمال سے جنوب کو دو سو ساٹھہ فٹ ہے اس مسجد مین سارے
تین سو کندہ کار ستون ہندوانی عمارتون کے لگے ہین اسکا پتھر رنگینی کے سبب بالکل سیاہ ہوگیا ہے
اکثر جگہہ پتھر اکھڑ جانے سے مٹی ہوئی مورتین نظر آتی ہین بیچ کی محراب پر یہ کندہ ہے مرات آفتاب نما
اور مرے ہنڈ بک انڈیا سے منکشف ہے کہ اس مسجد کو سلطان ناصر الدین ابوالفتح محمود شاہ بن سلطان احمد
نے سنہ ۸۲۷ ہجری مین بنوایا تھا اب مرمت طلب ہوتی جاتی ہے اسکے شرقی دروازہ کے سامنے اسی محمود شاہ
کا مقبرہ ہے اوسکا حال علیحدہ لکھا گیا ہے ❊

جامع مسجد اکبر آباد اس خوبصورت عمارت کو سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے دہلی دروازہ قلعہ اکبر آباد
کے سامنے تعمیر کیا ہے گو اسکی شان وشوکت بہ نسبت جامع مسجد دہلی کے تو بہت کم ہے الا اور
مسجدون سے بہتر اور زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہے اسکے صحن کی ناف مین حوض ہے اور دالان
کے اوپر تین برج سنگ سرخ کے بہت خوشنما بنائے ہین اور دالان کی روکار پر نیچے سے اوپر تک
سنگ مرمر مین سنگ موسی کی پچی کاری سے آیات قرآنی کندہ کی ہین اس مسجد کے دروازون مین
شرقی دروازہ جسکے تین راستے ہین حال کا بنا ہوا ہے پہلا دروازہ ایام غدر مین سرکار نے کسی وجہ سے
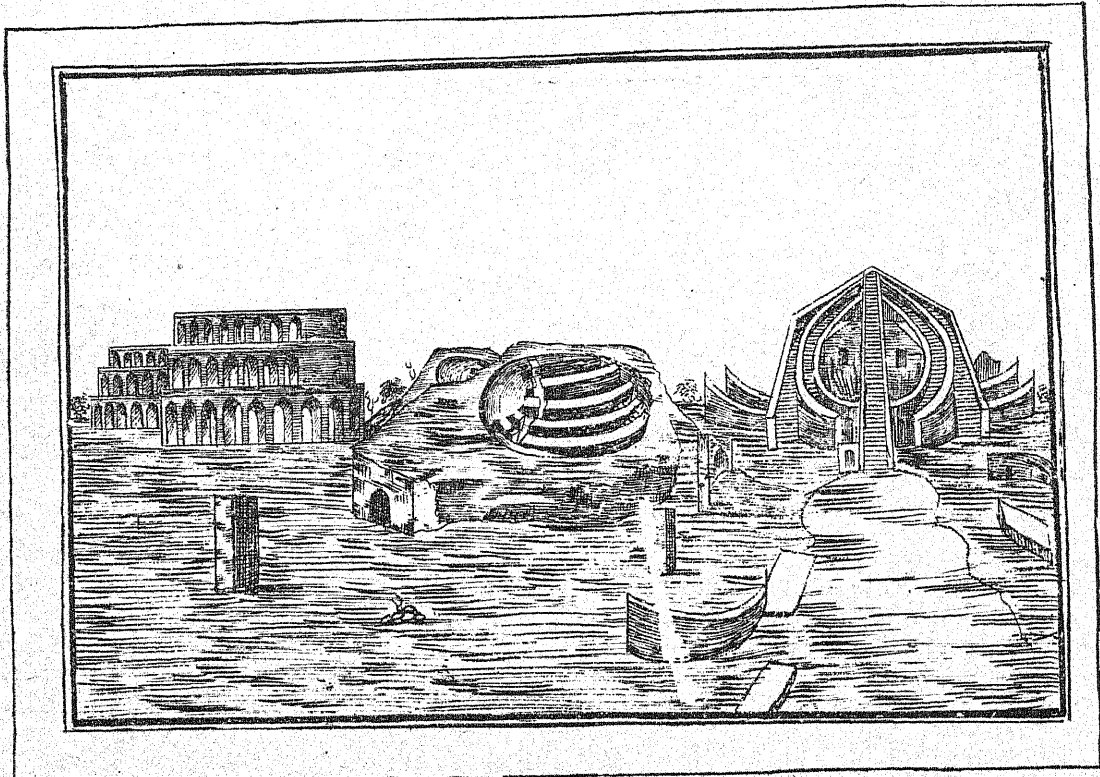
نقشہ جنتر منتر دہلی

نقشہ جامع مسجد بوعلی قلندر واقع پانی پت
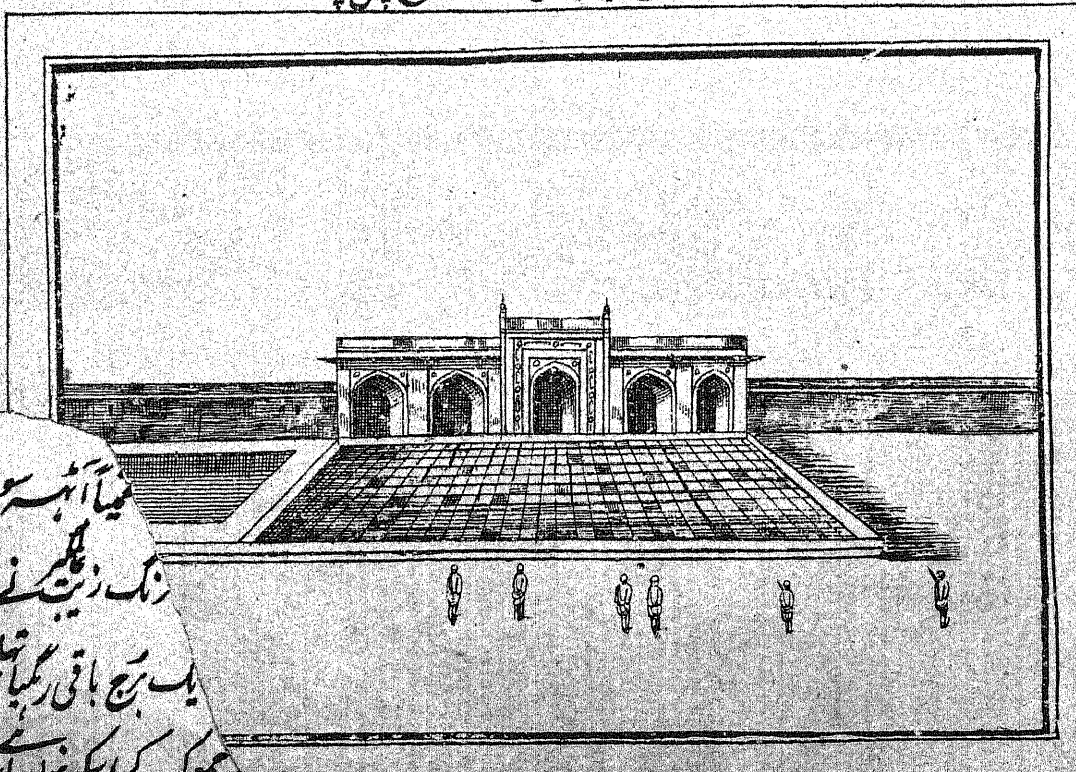
توڑ ڈالا تھا رپورٹ ارکی اولاجیکل اسسٹنٹ سرویر انڈیا سے ثابت ہے کہ اس مسجد کو جہان آرا بیگم شاہجہان کی بیٹی نے ۱۶۵۰ء مین بنوایا تھا ؛

جامع مسجد اورنگ آباد یہ مسجد اورنگ اباد دکن مین بہت بڑی سادی وضع کی ایسی خوش قطع نہین ہے جیسی اور بڑی مسجدین مغلیہ وقت کی بنی ہوئی ہین اسکے لداؤ کی چہت ستونون پر قایم ہے اسکے اندر ممبر اور حوض نہین ہے جان سیلی صاحب نے لکھا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے بنوائی ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً پونے دوسو برس کا عرصہ ہوا ؛

جامع مسجد بٹالہ پنجاب مین شہر بٹالہ کے اندر یہ مسجد اور عمارتون سے عمدہ ہے وہان کوئی عمارت اسکی برابر خوبصورت نہین ہے آرائش محفل سے واضح ہے کہ یہ مسجد قاضی عبدالحی نے ۸۸۸ ہجری مین بنوائی تہی ؛

جامع مسجد بیجاپور یہ عالیشان مسجد بیجاپور مین مہتری محل کے قریب واقع ہے اسکی چاردیواری چالیس فٹ بلند اور دروازہ جانب شمال ہے چاردیواری مین اندر کے رخ تینون طرف طاق نما محرابین ہین جانب غرب بیچ کی محراب ایک سوبیس فٹ بلند اور دوسو چالیس فٹ سے ایک سو اٹھائیس فٹ مربع وضع مین جامع مسجد دہلی کی محراب سے بہت ملتی ہے اس مسجد کا دالان مع برج اور دروازہ کے ایسا خوبصورت بنا ہے کہ یہ عمارت زمانہ مغلیہ کی عمارتون سے کچہہ کم نہین چجتی مرّے صاحب لکھتے ہین کہ اس مسجد کو علی عادل شاہ اول نے اپنے باپ ابراہیم شاہ کے عہد ۹۴۳ ہجری مطابق ۱۵۳۶ء مین بنوایا تھا ؛

جامع مسجد پانی پت دہلی سے شمال کی طرف یہ مسجد قصبہ پانی پت مین واقع ہے تخمیناً آٹھ سو پچیس برس ہوے کہ محمود غزنوی نے بطور اپنی یادگار کے اس مسجد کو تعمیر کروایا تھا اور اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے عہد مین اسکی مرمت کروائی تہی یہ مسجد اب بالکل کہنڈر پڑی تہی صرف ایک برج باقی رہگیا تھا آٹھ برس ہوے کہ پانی پت کے مسلمانون نے دس ہزار روپیہ بطور چندہ کے جمع کرکے اسکو بنوا دیا، یہ خشتی عمارت اب اصلی صورت پر نہین رہی مگر باعتبار قدامت ہندوستان کی اور مسجدین اسکی بعد کی ہین

جامع مسجد ٹھٹھہ یہ ذیشان مسجد جسمین ایک سو گنبد ہین سندہ مین شہر ٹھٹھہ کے اندر واقع ہے
چھہ سو فٹ سے تین سو فٹ مربع ہے یہ عمارت چونا اور اینٹ کی بہت مضبوط بنی ہوئی ہے ہر گنبد پر نیلی طرح کی رنگت دی ہے
بیچ کی سنگین محراب پر بہت خوشخط کتبہ موجود ہے ہنڈ بک آف مرے سے واضح ہے کہ
سنہ ۱۰۵۷ ہجری مطابق سنہ ۱۶۴۷ء مین شاہ جہان بادشاہ نے اسکی تعمیر شروع کی اور سنہ ۱۰۷۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۶۱ء مین اورنگ زیب عالمگیر نے اتمام کو پہنچائی جیسی خوبصورتی اسکی پہلے تھی اب نہین رہی ❊

جامع مسجد جونپور جونپور مین یہ مسجد بہت عمدہ اور سنگین ہے کتبہ مین تاریخ تعمیر جامع الشرق کندہ ہے
آرائش محفل مین لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم شرقی نے سنہ ۱۴۱۵ء مین اسکو تعمیر کرایا تھا ❊

جامع مسجد لاہور شہر لاہور کے ملحق دریاے راوی کے کنارے یہ عالیشان سنگ سرخ
کی مسجد اورنگ زیب عالمگیر نے بنوائی ہے اسکے چارون گوشون پر چار بڑے بڑے مینار اور دالان پر
تین سفید برج ہین شرقی دروازہ بہت بڑا ہے صحن کے وسط مین حوض بنا ہوا ہے اسکی تعمیر مین
پانچ لاکھ روپے صرف ہوئے تھے اسکی قطع دہلی کی جامع مسجد کی مانند ہے اسمین ہزارہا آدمی نماز
پڑھ سکتے ہین اسکا صحن خشتی ہے ❊

جامع مسجد قنوج یہ مسجد قلعہ کہنہ کے بیچ مین ایک بلندی پر واقع ہے اسکے دالان کا طول ایک سو
اٹھہ فٹ اور عرض چھبیس فٹ ہے صحن کے گرد جو بلند دیوار ہے اسکا اثار چھہ فٹ ہے دالان کی
چھت جسمین تین گنبد ہین بالکل ہموار اور ستونون کی چار قطارون پر قایم ہے اگلی صورت اس مسجد
کی مرمت کے سبب تبدیل ہوگئی ہے ارکی اولاجیکل سروے انڈیا جنرل کننگہم صاحب
رقم فرماتے ہین کہ پہلے یہان ایک مندر تھا جسکو ابراہیم جونپوری کے عہد سنہ ۸۰۹ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۰۶ء مین مسلمانون نے توڑکر یہ مسجد بنائی چنانچہ اسمین کل ستون مندرون
اور بتخانون کے لگے ہوے ہین ❊

جامع مسجد کالپی شہر کالپی احاطہ بمبئی مین یہ مسجد کل دو سو فٹ ہے مگر وہان اپنا نظیر نہین رکھتی
اسکے گنبد اور ستون بہت خوشقطع ہین اسکے اندر ملک التجار کا مقبرہ ہے اسکا شمالی مینار بجلی کے

صدمہ سے گرپڑا ہے کسی نے ابتک اسکی مرمت نہین کروائی صاحب ہنڈبک ایفی
لکھتے ہین کہ اس سے پہلے یہان جینیون کا مندر تہا اسکو توڑ کر یہ مسجد ملک التجار نے بنوائی
ہے چنانچہ مسجد کے دروازہ پر کتبہ موجود ہے ؂

جامع مسجد گوالیار قلعہ گوالیار مین عالمگیری دروازہ کے قریب جہان گوجری محل ہے
یہ عالیشان مسجد بہت خوبصورت اور پاکیزہ بنائی ہے اس کا پتھر نہایت عمدہ رنگت کا ہے
اسمین دو مینار اور تین برج ہین اوپر نہایت خوبصورت سنہری کلسیان چڑھی ہوئی ہین محرابون کی
پیشانیون پر خط کوفی مین ایات قرانی کندہ ہین اس مسجد مین جو سنگین عمارت سفید رنگ کی ہے
وہ محمد خان نے ۱۶۶۵ء مین بنوائی تہی جنرل کننگھم صاحب بہادر رقمطراز ہین کہ تخمیناً پونے
دوسو برس ہوئے جب اس مسجد کو اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے عہد سلطنت مین بنوایا تہا

جامع مسجد گہار امبی سے مہو کو جاتے ہوئے مانڈو کے کھنڈرات مین یہ جامع مسجد مسمار
پڑی ہے اسکو بہت کرسی دیکر بنایا ہے تینون طرف ستونون کے دالان منہدم پڑے ہین
دروازہ کے روبرو سیڑہیان اب تک موجود ہین ہنڈبک اف مرے صاحب سے ظاہر ہے
کہ اس عمارت کو ہوشنگ غوری نے بنوایا تہا ؂

جامع مسجد لاہور دہلی دروازہ شہر لاہور کے اندر یہ عمارت خشتی نہایت عمدہ بنی ہوئی ہے
اسکا صحن بہت دلکشا ہے اسکے وسط مین حوض تیس فٹ مربع مع فوارہ کے بنا ہوا ہے صحن کے
تین طرف خوبصورت حجرے اور جانب غرب دالان مسجد پر پانچ گنبد خوش قطع بنے ہوئے ہین بیچ کا
برج سب سے بڑا ہے دالان کے اندر غربی دیوار مین پانچ محراب ہین اور باہر دائین بائین دو شست پہلو
مینار ہین انمین چکردار سیڑہیان ایک سو ستر بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین یہ مسجد اندر سے طول مین
حد شرقی سے حد غربی تک ایک سو پچانوے فٹ اور عرض مین حد شمالی سے حد جنوبی تک ایک سو
بیس فٹ ہے صحن مین دالان کے روبرو نماز کے واسطے جو چبوترہ بنا ہوا ہے اوسکا عرض چھبیس فٹ
ہے اس خشتی عمارت کے اندر جگہہ جگہہ سنگ مرمر مین آیات قرانی اور تعمیر کے کتبے کندہ ہین

اور باہر کے رُخ زیر مسجد دوکانین اور گرد مکانات اباد ہین **تحقیقات چشتی** سے واضح ہے کہ اس مسجد کو وزیر خان کی مسجد اسلیئے کہتے ہین کہ نواب وزیر خان نے ۱۰۴۴ھ مین اسکو تعمیر کرایا تھا ؀

جامع مسجد متھرا متھرا مین کٹڑے کے اندر جو کیشو رائے کا مندر بڑا پرانا اور بہت لاگت کا تھا اُسکو پہلے تو محمود غزنوی لوٹ چکا تھا رہا سہا اورنگ زیب عالمگیر نے مسمار کر کے اُسکے قرب یہ مسجد بہت خوش وضع اور مضبوط بنوائی اسکا دالان نہایت دلکشا بہتر فٹ لمبا اور چہیاسٹھ فٹ چوڑا ہے اسکے روبرو صحن کے موافق چہیاسی فٹ چکلا بیس فٹ بلند چبوترا بنا ہوا ہے اسکے پیچھے مندر کیشو رائے کی بنیاد کے نشان اب تک باقی ہین **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** رقمطراز ہین کہ اس مسجد کی تعمیر عالمگیر کے سنہ جلوسی مین ہوئی ہے

جرکیشوار ضلاع ڈہاڑ بمبئی احاطہ مین جو ایک قصبہ ہنگل ہے اوسکا نام پران مین ویراٹناگڈہ راجہ ویراٹا کا اباد کا کیا ہوا لکھا ہے وہان یہ جرکیشوار اوتار کا مندر سنگین کندہ کار اور عمدہ بنا ہوا ہے یہ مندر بہت پرانا ہے اسمین سوائے جرکیشوار کی مورت کے اور بھی کئی مورتین موجود ہین **ہنڈبک اف مرے** مین لکھا ہے کہ اہل ہنود کے نزدیک اس جگہہ جرکیشوار نے ہراکشس دیو کو مارا تھا ؀

جگناتھ اودیپور ریاست اودیپور مین سب عمارتون سے اعلے یہ جگ مندر ہے اسمین سینکڑون پوجاری رہتے ہین اسکی وضع جگناتھ پوری کے مندر سے بہت ملتی ہے اسکو اسقدر کرسی دی ہے کہ پچاس سیڑہیان چڑہ کر اسکے دروازہ تک جانا ہوتا ہے دروازہ سے اندر جاکر تمام مکانات اور برج سنگ مرمر سفید کے نہایت خوبصورت اور کندہ کار بنے ہوے ہین بڑے دروازہ کے روبرو لینے سیڑہیون سے اتر کر سنگ مرمر کے دو ہاتی دائین بائین چھوٹے چھوٹے چبوترون پر کھڑے ہین اس مندر مین اکثر جگہہ ایسی ہنبت اور جلاکاری کی ہے کہ اسکی دیوارین مثل آئینہ کے چمکتی ہین جگناتھ کی مورت بجہ ہشت پہلو برج کے اندر ہے **انڈیا اینشینٹ اینڈ موڈرن** بائی کے

سے واضح ہے کہ اس مندر مین پوجا کے واسطے دور دور سے خلقت آتی ہے اور جب رتھہ جاترا
کا میلا ہوتا ہے تو ہزارون آدمی مورت کی سواری کے ساتھہ ہوتے ہین اور جسوقت مہارانا صاحب
تشریف لاتے ہین تو اور ہی لطف ہو جاتا ہے ؀

جگناتھہ اوڈیسہ یہ عالیشان پرانا مندر پری علاقہ اوڑیسہ مین سمندر کے کنارہ کلکتہ سے
دوسو ساٹھہ میل جنوب کو واقع ہے **فرگسن صاحب** نے **پکچرسک آرکی ٹکچر ہندوستان** مین
لکھا ہے کہ ابتدار یعنے ستجگ مین جسکو کئی ہزار برس گزرے راجہ اندر دیومنا عرف راجہ اندرسین نے
یہان مندر بنوایا تہا یہ مندر جواب جگناتھہ کے نام سے مشہور ہے راجہ انگ بہیم دیو گجاپتی نے
۱۱۹۸ء مین بنوایا ہے اسکی شکل اس ترکیب پر ہے کہ اول ایک پختہ فصیل بیس فٹ بلند بناکر اوسمین
مٹی اور ملبہ کنگورون تک اسقدر بہرا ہے کہ چار دیواری کا چبوترہ بنگیا ہے یہہ چبوترہ جو ہر طرف سے
ساڑہے چھہ سو فٹ لمبا ہے کل دورمین دو ہزار چھہ سو فٹ ہے اسکو بناکر اسپر عمارتین اور بڑا برج
جو بلند مین موافق برج بوبانیسوار کے ہی سنگین بنایا ہے اسمین چہوٹے چہوٹے کئی مندا پے یعنے
دروازے ہین یہان پچاس کے قریب مندر بنے ہوے ہین لیکن بڑے پاگوڈے کو جکا نام **کولرمانی
تہالوجی** مین بردیوالی لکھا ہے کوئی سند نہین پہونچتا یہ برج ایک سو چراسی فٹ بلند اور اندر سے
اٹہائیس فٹ مربع ہے **ہونر انڈیا** سے منکشف ہے کہ سمندر مین ناخدا دور دور سے اس برج کو دیکھکر
کشتیان چلاتے ہین گویا کہ یہ برج اونکا رہنما ہے اسکا بڑا دروازہ شرق رویہ ہے اسکے اندر سنگہاسن
پر جگناتھہ کی مورت مع دو اور مورتون کے رکہی ہے یہ دونو مورتین جگناتھہ کے بہائی اور بہن کی
ہین **صاحب مرات افتاب نما** نے لکھا ہے کہ جگناتھہ کی مورت سنگین ہے تو شاید پہلی کوئی اور
مورت سنگین ہو یہ مورت جواب موجود ہے چوبی اور بہت پرانی ہے **فرگسن صاحب** نے
بہی اسکو چوبی لکھا ہے **ہونر انڈیا** سے ثابت ہے کہ یہ برج جسمین مورت ہے ہر روز فجر کو
وقت معین پر کہلتا ہے اور جو لوگ یہان بیس کوس کے اندر گرد نواح مین آباد ہین اونپر خراج معاف
ہے وہ نقد اور دودہ دہی چانول اور میوہ جات وغیرہ مورت کے روبرو بطور نذرانہ کے

چڑہا دے لاکر انبار لگا دیتے ہین یہان کے پوجاری جنکی خانہ شماری بموجب کتاب
کولرمائی تہالوجی کے تین ہزار نوسو ہے اسمین بانٹ لیتے ہین اور جگنناتہ کی مورت
کو تین دفعہ بہوجن کراتے ہین یہ مورت ایک کہڑی ہوئی لکڑی چہ فٹ بلند اور اسی قدر
گول ہے اسکے بیچ مین گردن بنائی ہے اور پوشاک سے آراستہ کر رکہا ہے اسکے ہاتہہ
کانون کی جگہہ اور انکہین گول بہت بڑی بڑی ہین دہن موافق چاند کے مدور ہے مندر کے
باہر ایک خوبصورت اور بہت بڑا چوبی رتہہ مندر کی صورت بنا ہوا کہڑا ہے اسمین چہوٹے
چہوٹے سولہ پہیے اور گہوڑون کی جگہہ چار بڑی بڑی لکڑیان لگی ہوئی ہین ہوونزا نڈیا سے
منکشف ہے کہ ماہ مارچ مین یہان رتہہ جاترا کا میلا بہت بہاری ہوتا ہے اسمین ہرسال
تخمیناً ڈیرہ لاکہہ آدمی ہندوستان کا جمع ہوتا ہے رتہہ مین مورتین سوار ہوتی ہین فرگسن صاحب
کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ جب یہان رتہہ جاترا کا میلا شروع ہوتا ہے تو پہلے روز جگنناتہہ
کے بہائی بلبہدر کی مورت کو رتہہ مین چڑہا کر بہت بہیڑ کے ساتہہ گونڈیچانور مین لیجاتے ہین
دوسرے روز جگنناتہہ کی بہن سبہدرا کی مورت کو اوسی جگہہ پہنچاتے ہین تیسرے روز جب تمام
خلقت جمع ہوجاتی ہے تو جگنناتہہ کی مورت کو رسیون مین باندہ کر بمشکل تمام مندر سے باہر
لاکر اشنان کراتے ہین اور تلک لگا کر کپڑے پہنا کر رسی سے کس کے بہت سے آدمی اسکو
رتہہ مین سنگہاسن پر بٹہاتے ہین اور خود بہی مورت کے ساتہہ رتہہ مین سوار ہوتے ہین اول تو
رتہہ بہاری اور پہیے چہوٹے دویم اوسکے اندر آدمیون کی کثرت ہوتی ہے اس سبب سے
سینکڑون آدمی ملکر اسکو رسون سے نہایت محنت کے ساتہہ کہینچتے ہین اسکے آگے پیچہے
انبوہ کثیر مین ہاتہیون پر نشان اور سنکہہ اور باجون کا بہت شور و غل ہوتا چلتا ہے اسیطرح
ایک عرصہ مین یہ رتہہ گونڈیچانور مین جا پہونچتا ہے وہان سے دس روز کے بعد مورتون کو
مندر مین واپس لاتے ہین اور جب تک انکی پیشوائی کے لئے تمام خلقت یہان منتظر و مقیم رہتی
ہے یہ رواج رتہہ جاترا کا خاص اسی جگہہ ہے ہندوستان مین ایسا رواج اور کہین نہین ہے

ابتدا مین میلے کے دن صدہا عورت و مرد دستہ رتہہ کے نیچے گر گر مر جاتے تہے ہنود اس موت کو باعث نجات جانتے تہے جو لوگ مر جاتے تہے اونکی لاشون کو اس وجہ سے کوئی اوٹہاتا نہ تہا کہ اگر انکی ہڈیان رتہہ کے پہیون کے نیچے آجاوینگی تو پاپ چہل جاوینگے مگر اب مدت سے یہ رواج جاتا رہا ❊

جگناتہہ اُورا اُورا علاقہ دکن مین اندر کے سندر کے قریب پہاڑ تہو تہا کر کے یہ مندر ایسا بے نظیر اور عظیم الشان نبایا ہے کہ ایک طول طویل محل معلوم ہوتا ہے بلکہ اسپر نگاہ کام نہین کر سکتی اسکی ہموار چہت بڑے بڑے کندہ کار ستونون پر قایم ہے اور فرش سطح زمین سے قد آدم بلند ہے کئی سیڑہیان چڑہ کر اندر جاتے ہین اس مندر کو چہینی کے ذریعہ سے ایسا مجلا و کندہ کار نبایا ہے کہ شل اسکی کوئی اور عمارت نہین ہے اسکے اندر رنگی مورتین جو تونکی بہت کندہ ہین پہلے یہ مندر سب مندرون سے زیادہ آباد تہا جب اورنگ زیب عالمگیر یہان آیا تو اوسنے جگناتہہ کی مورت کو توڑ ڈالا اور کئی ہزار برہمن جو اس مندر کے پوجاری تہے اونکو محبوس و مقتول کیا اور مندر مین ایک گائے بہی ذبح کرا دی کہ پہر یہان کوئی پوجا نکرے اُسوقت سے یہ مندر ویران ہے مگر اب بہی اسکی شان و شوکت حد بیان سے باہر ہے اسکے دیکہنے سے تعجب حاصل ہوتا ہے کیز اینشنیٹ انڈ موڈرن انڈیا سے ظاہر ہے کہ یہ مندر جو بڑی لنکا کے نام سے مشہور ہے راجہ ایلو نے نو صدی عیسوی مین نبوایا تہا اور اسی کتاب کی نوٹس سے ظاہر ہے کہ اس مندر کے تیاری مین بعضون کے نزدیک چالیس ہزار سنگتراش چالیس برس تک مصروف رہے اور بعضون کے نزدیک سات برس تک سولہ لاکہہ آدمیون نے کام کیا اب مندر مین گاہی گاہی کوئی برہمن جا پڑتا ہے ❊

جل مندر ستارہ ستارہ احاطہ بمبئی مین محل ستارہ کے قریب تالاب کے بیچ مین یہ خوبصورت مندر مرہٹون کا بنا ہوا ہے اسمین سیواجی مرہٹے کی تلوار بہوانی جی مشہور ہے یہ تلوار چار فٹ کئی انچہ لمبی اور سیدہی ہے اکثر کتب سے ثابت ہے کہ اس تلوار سے سیواجی مرہٹے نے افضل خان سپہ سالار بیجا پور کو قتل کیا تہا سوائی اس شمشیر کے یہان ایک اور چہوٹی تلوار راجہ

کی بھی دیبی کی جگہہ کہی ہے ہنڈبک اف مے سے ظاہر ہے کہ یہ مندر سنہ ۱۶۸۲ء مین تعمیر ہوا ہے

جنتر منتر بنارس یہ چونے گچ کی عمارت بنارس مین راجہ جینگہ سوائی کی بنوائی ہوی ہے اسکی تعمیر کو تخمیناً دو سو برس کا عرصہ ہوا اب اس جنتر کے آلات مین صرف نری والا سمرات جنتر اور ایک کرانتی اور تہہ باقی ہے **ڈاکٹر ہوکر ہمالایان جرنیل** سے ثابت ہے کہ کوئی آلہ ان مین کا اب کام نہین دیکتا ؛

جنتر منتر دہلی یہ عمارت دہلی سے قطب صاحب کو جاتے ہوئے جینگہ پورہ کے قریب واقع ہے اور ۱۷۲۴ء مین راجہ جینگہ سوائی نے جنتر بنارس کے ساتہہ حسب الحکم محمد شاہ بادشاہ کے بنوائی تہی اسکے آلات کے نام **سید احمد خان صاحب** نے جے پرکاش رام جنتر اور سمرات جنتر لکہے ہین صرف ایک آلہ امین کا اتبک بہت ٹہیک اور درست اور باقی آلات بالکل مسمار پڑے ہین ان جنترون کے ہمراہ راجہ جے سنگہ نے دو اور جنتر منتر متہرا اور جے پور مین بہی بنائے تہے

جوالا دیوی یہ مندر پرانے قلعہ اوجین سے چہہ سو فٹ کے فاصلہ پر نیا بنا ہے **دایرکٹر جنرل کننگہم صاحب** نے اسکی دیوی کو اوجینی دیوی لکہا ہے اسکے قریب ایک مندر بہو تیسر دوسرا کہتیسر اور تیسرا ناگ ناتہہ واقع ہے لیکن اس بڑے مندر کو ان مندرون کی عمارتین نہین پہنچتین یہان ہر چیت کی اشٹمی کو میلا ہوتا ہے ؛

جوگمایا یہ ریختہ کا مندر دہلی سے جنوب مین قطب صاحب کی مینار سے تہوڑی دور واقع ہے اس کی بلندی اکتالیس فٹ ہے اور برج پر آئینہ دار کلس بڑی نمود کا لگا ہوا ہے اسکے گرد بہت بڑی پختہ چار دیواری ہے اسمین دروازہ جنوب کی طرف ہے اور بہت سے سنگین مکان چار دیواری کے اندر بنے ہوے ہین یہ مکانات دہلی کے مہاجنون کے بنوائے ہوئے ہین یہ جگہہ اب پرستگاہ ہوگی ہے **آثار الصنادید** سے ثابت ہے کہ اس عمارت کو راجہ سیدہ مل نے ۱۸۲۷ء مین تعمیر کروایا تہا ہر سنیچر کو یہان دہلی کے بنیے آکر پوجا کرتے ہین اور موسم برسات مین چند سال سے پہول والون کی سیر کے زمانہ مین یہان بہی پنکہا چڑہتا ہے ؛

جونا گڈھ یہ مضبوط اور پرانا قلعہ گجرات مین نامی عمارت ہے اسکو بنے ہوئے بہت عرصہ ہوا۔ **ہنڈبک آف مرے** سے ثابت ہے کہ محمود گجراتی نے اس قلعہ کو فتح کرکے مرمت کرایا اور ایک شہر اس کے قریب آباد کیا اس سے تہوڑی دور پہاڑ جسکو گرنار پربت کہتے ہین جینیون کا نیم ناتہہ اوتار ہوا تہا اس پہاڑ کی چڑہائی بذریعہ سیڑہیون کے اوس جگہہ تک چلی گئی ہے کہ جہان چند قدمون کے نشان اور ایک کنڈ ہے اسکا پانی بہت ہلکا اور شیرین ہے اسکو پہاڑ کہود کر بنایا ہے کنڈ سے اس طرف نیم ناتہہ کے مندر کی سنگین عمارت ہے اوسمین جینیونکی مورتین ہین ؂

جوہر تالاب قلعہ گوالیار مین شاہجہانی محل کے قریب یہ تالاب دوسو فٹ کا مربع اور اٹہہ فٹ گہرا خشتی بنا ہوا ہے موسم برسات مین پرآب ہوجاتا ہے **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** مین لکہا ہے کہ ۱۲۳۱ع مین تعمیر ہوا ہے تہوڑا عرصہ ہوا کہ ہیلرامان ایک منشی نے اسکی مرمت کروائی تہی

جہان نما یہ نہایت عالیشان اور بے نظیر عمارت جسکی دور دور شہرت ہے شاہ جہان آباد مین قلعہ سے غرب کو جہلا نامی پہاڑی پر کہ جو اسکی کرسی مین آگئی ہے واقع ہے سرتا پا اس مسجد کو یکرنگ سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنایا ہے اسکے تینون دروازون کے آگے نہایت خوبصورت سیڑہیان اور اوپر مکان ہین انکے کواڑ برنجی مضبوط بنے ہوے ہین شرقی دروازہ سب سے بڑا اور زیادہ خوش قطع ہے اسکی سیڑہیون پر شام کے وقت بازار گزری لگتا ہے شمالی اور جنوبی دروازون مین پولیس کا پہرا رہتا ہے مسجد کے اندر دلکشا صحن چارسو اٹہہ فٹ لمبا ہے اسکی ناف مین نہایت خوبصورت حوض سنگ مرمر سفید کا صاف پانی سے لبریز رہتا ہے اوسمین فوارہ چلتا ہے صحن کے تین طرف بہت خوبصورت سنگ سرخ کے دو رستے دالان بنائے ہین اور کونون پر چار سنگ مرمر سفید کے برج کلسیو ندار ہین اونکے نیچے سنگ سرخ کی بارہ دریان بہت خوبصورت کلسیون دار بنی ہوئی ہین غربی ضلع مسجد کا بہت بڑا دوہرا دالان دوسو ایک فٹ لمبا اور ایک سو بیس فٹ چوڑا نہایت خوبصورت فرش صحن سے بہت بلند بنا ہوا ہے اسکے اندر سات طاق سنگ مرمر سفید کے کندہ کار اور باہر کے رخ گیارہ محرابین پچی کار بنائی ہین بیچ کے طاق کے قریب سنگ مرمر کا ممبر

بہت عمدہ چہہ فٹ لمبا اور چار فٹ اونچا کندہ کار بنا ہوا ہے فرش دالان اجارہ تک سنگ مرمر سفید کا بچی کار بالکل مثل آئینہ کے چمکتا ہے اور باہر کے رخ محرابون کی پیشانیون پر سنگ مرمر مین سنگ موسی کی پچی کاری سے آیات قرانی اور تعداد مصارف نہایت خوش خط لکہی ہین بیچ کی محراب جسمین سنگ باسی کا کٹہرا ہے بہت بلند لداو کی بنی ہوئی ہے اوپر سنگ مرمر سفید کی پچی کاری ہے اتنی بڑی محراب اور کسی مسجد مین نظر سے نہین گزری دالان کے اوپر سنگ مرمر سفید کے تین برج نہایت خوشنما بنے ہوئے ہین اونکی تحریرون مین سنگ موسی لگا ہوا ہے اور کلس سنہری ہین برجون کے بیچ مین دیوار دو خوش قطع مینار سنگ سرخ کے بنائے ہین انمین سنگ مرمر کی پچی کاری ہے انکے بیچ اور بارہ دریان سنگ مرمر کی ہین اوپر سنہری کلسیان چڑہی ہوئی ہین مینارون کی سیڑہیان چکردار ہین ایک مینار سنہ ۱۸۱۸ع مین بہونچال کے صدمہ سے گر پڑا تہا اسکے گورمنٹ نے مرمت کرائی تہی اس مسجد مین جگہہ جگہہ کلیسو ندار برجیان سرمایۂ رونق وزیبائش ہین حق یہ ہے کہ ایسی عالیشان اور خوش وضع مسجد شاید روئی زمین پر نہوگی حوض سے شمال مشرق کی طرف ایک برج مین تبرکات رکہے ہین اوسکو درگاہ آثار شریف کہتے ہین کتب تواریخ اور کتبہ مسجد سے ثابت ہے کہ یہ عمارت دسوین شوال سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ع کو بموجب فرمان شاہ جہان بادشاہ کے سعد اللہ خان دیوان اعلے اور فاضل خان خانسامان کے اہتمام سے بصرف دس لاکہہ روپیہ کے چہہ برس کے عرصہ مین تعمیر ہوئی ہے اصل نام اس مسجد کا جہان نما ہے عام لوگ جامع مسجد کہتے ہین +

جھرنا یہ حوض مع چند سنگین مکانات کے دہلی سے جانب جنوب قطب صاحب مین حوض شمسی سے تہوڑی دور واقع ہے بباعث آبشارون کے جو حوض شمسی کے پانی سے چلتی ہین اسکو جہرنا کہتے ہین یہ پچیس فٹ مربع حوض مع غربی دالان کے سنہ ۱۷۰۰ع مین نواب غازی الدینخان نے بنوایا تہا اور جو دالان شمال جنوب کو واقع ہین وہ اکبر شاہ ثانی کے بنوائے ہوئے ہین اس حوض کے سامنے جانب شرق ایک اور حوض اس سے کم گہرا ہے اسمین بہی پانی کی

چادر پڑتی ہے اسکے قریب سنگ سرخ کی بارہ دری بہادر شاہ ثانی کی بنوائی ہوئی ہے اسکے
شرق کی طرف سنگ سرخ کا بڑا اسلامی تپھر جسکو لوگ پھسلنا تپھر کہتے ہین اٹھارہ فٹ سی ساڑہے
سات فٹ مربع ہے بادشاہی عہد مین یہان بڑی کیفیت ہوتی تھی اب ہی موسم برسات مین جب
پھول والون کی سیر ہوتی ہے تو صدہا آدمی نہانے والے حوض مین کودتے ہین اور ہزارہا آدمی
خوش پوشاک تماشائی ہرطرف سے آتے ہین امریُّون مین جھولنے والے جھولا جھولتے ہین
اور لڑکے پھسلنے تپھر پر سے پھسلتے ہین اور شمالی دالان مین پھول والے پنکھے تیار کرتے ہین
جسوقت یہان سے پنکھے اوٹھاکر جانب درگاہ لیجاتے ہین تو مہرولی کے سرے سے مہرنے
تک ہزارہا آدمی خوش پوشاک سڑک اور مکانون پرسے سیر دیکھتے ہین اس کیفیت کا لطف
بیرون از بیان ہے یہ میلہ تین روز رہتا ہے اور اتنی ہی روز کے قیام کے واسطے مکان اور
دکانین بہت گران کرایہ کو ملتی ہین یعنے دوکان جسمین چار پانچ آدمی بمشکل قیام کرسکین تین روپے
سے سات روپے تک اور کوٹھے بازار کے رخ پندرہ روپے سے سو روپہ تک بدقت
کرایے کو ہاتھہ آتے ہین یہ مکانات دہلی کے رئیسون اور شاہزادون کے بنوائے ہوے
ہین بعد غدر کے سرکار نے نیلام کردئے تھے مہاجنون وغیرہ نے بہت ارزان قیمت کو خرید
لئے اب اونکے ذریعہ سے خوب روپے کماتے ہین ہمیشہ یہ مکان لب سڑک خالی اور ویران
رہتے ہین ایام سیر مین انکی قدر ہوجاتی ہے ؎

جھولنا محل گورداسپور علاقہ پنجاب مین یہ مکان ایک مہنت کا جھولنا محل مشہور ہے اسمین
صحن کے چارون طرف دالان ہین صرف ایک دالان مین یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہلانے سے
جھولا کہاتا ہے مشہور کرتے ہین کہ جب یہ مکان تیار ہوا اور معمار نے مہنت سے جاکر کہا کہ آپکی
حویلی تیار ہوگئی ہے تو اس نے اسکو آکر دیکہا اور اوسی دالان کی چھت پر جسکے سات در ہین
کھڑے ہوکر کہنے لگا کہ یہ مکان تو ہلتا ہے اور اپنے پانو کے ہولے سے ہلاکر دکھایا
اب اس مقام پر جو کوی کھڑا ہوکر اپنے قدم سے ہلادیتا ہے تو یہ دالان بالکل جھل جاتا ہے

یہ کچہہ اوس مہنت کا کرشمہ ہے اکثر لوگ اس مکان کو خود ہلاکر دیکہہ آئے ہین اسکے ہلنے کے باعث اسکو جہولنا محل کہتے ہین اب اس مکان مین ایک مہنت والمیکی نام کا رہتا ہے

جیاستہمبا راجستان مین قلعہ چتوڑ سے پاؤمیل کے فاصلہ پر یہ برجی سنگ سفید کی ایک سو بیس فٹ بلند خواصین ستہمبہ سے بہی زیادہ خوبصورت ہے اور دور دور سے دکہائی دیتی ہے اسکے اوپر کندہ کار پتہر اور اندر زینہ ہے وہان سے اوپر جاکر دور دور کی کیفیت نظر آتی ہے باہر سے اسکے کئے درجے معلوم ہوتے ہین تالیف **فرگسن صاحب** سے ثابت ہے کہ جب راجہ کہمبو رانا نے محمود والی مالوہ پر فتح پائی تو اس برجی کو بطور اپنی فتح کی یادگار کے بنوایا تہا یہ برجی سنہ ۱۴۶۱ع تک بالکل تیار ہوچکی تہی اسکی تعمیر مین دس برس صرف ہوے تہے

جیہٹ کہمب شہر نالا پور کے باہر جو سڑک گوالیار کو جاتی ہے اوسکے ایک جانب یہ لاٹہہ ایک سلی پتہر کی بیس فٹ ساڑہے چار انچہ بلند ہے اور سطح زمین سے اٹہہ فٹ کی بلندی پر ایک کتبہ کندہ ہے اسمین تمارا خاندان کے راجا کا فتحنامہ لکہا ہے **سروے انڈیا رپورٹ** سے ظاہر ہے کہ یہ لاٹہہ اس جگہہ سنہ ۱۶۳۱ع مین نصب کی گئی تہی *

جین مارگ رجستان مین شہر بیکانیر کے اندر یہ مندر بیچ مین واقع ہے اور مدن موہن اور چتبان مین اور رکاب دیو وغیرہ کے مندرون سے زیادہ شاندار ہے اسکی عمارت بہت خوش قطع اور بڑی ہے اسمین لچہمی نراین کی مورت سنگ مرمر سفید کی چہہ فٹ بلند ہے **بائیلوز تواران رجستان** سے منکشف ہے کہ ہر مہینے مین دو مرتبہ مہاراجہ اس مندر کی پوجا کو تشریف لاتے ہین اور اسکا صرف اپنے پاس سے کرتے ہین *

جینی مندر گوالیار یہ مندر گوالیار مین گنبد نماز یر شرقی فصیل کے واقع ہے **صاحب آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** لکہتے ہین کہ اس مندر کی تعمیر سنہ ۱۱ع مین ہوئی بعدہ مسلمانون نے اسکی مسجد بنائی اکثر مورتین اسمین ابتک موجود ہین ایک طرف مورت پارس ناتہہ کی اور ایک ناگ کی جسکے کئی سر ہین مورت مذکورہ پر چتر کئے ہوے ہین ستون اس عمارت کے گول ہین یہ عمارت

۵۳ فٹ لمبی اور ساڑہے پندرہ فٹ چوڑی ہے ❊

جینیون کا بڑا مندر شاہجہان آباد مین یہ خشتی چونہ گچ کا مندر دہرم پورہ کے اندر بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اسمین بعض جگہہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوپر سنہری کلسیان چڑہی ہوئی ہین یہ مندر لالہ ہرسکھرائے اور موہن لال جوہریون نے سمت ۱۸۵۵ بکرماجیت مطابق سنہ ۱۸۰۰ء مین بنوانا شروع کیا اور اٹھہ برس کے عرصہ مین بصرف پانچ لاکھہ روپے کے تیار ہوا **آثار الصنادید** سے واضح ہے کہ پہلی پوجا یہان تتی بیساکھہ سدی پنچمی سمت ۱۸۶۴ مطابق سنہ ۱۸۰۷ء کو ہوئی تہی ❊

جینیون کا چھوٹا مندر یہ سراوگیون کا پنچایتی مندر شاہجہان آباد مین جینیون کے بڑے مندر سے کم خوبصورت ہے اور خشتی چونہ گچ کا بنا ہوا ہے اسکی تعمیر مین بہی کئی لاکھہ روپے صرف ہوے ہین اسکی نیو بیساکھہ سدی دوج سمت ۱۸۸۵ مطابق سنہ ۱۸۲۸ء مین ڈالی گئی سات برس کے عرصہ مین یہ مندر تیار ہوا **آثار الصنادید** مین لکہا ہے کہ اسمین پہلی پوجا بیساکھہ بدی تیرودشی سمت ۱۸۹۱ مطابق سنہ ۱۸۳۴ عیسوی کو ہوئی تہی ❊

باب جیم فارسی

چار مینارہ یہ خوبصورت سنگ سرخ کی چار مینارین حیدرآباد دکن مین چوک کے درمیان حوض کے کونون پر بہت بلند بنی ہوئی ہین انکے باعث یہان بہت رونق ہے حوض کے چارون طرف چار بازار ہین ایک مین بزاز اور دوسرے مین سوداگر اور تیسرے مین صراف اور چوتہے مین میوہ فروش آباد ہین **مرے ہنڈبک مدراس** سے ثابت ہے کہ دوسو ستر برس سے زیادہ منقضی ہوے جب یہ مینار محمد قلی نے تعمیر کراے تہے ❊

چاگ گروہر گوبند یہ بہت بڑا کنڈ دوآب جالندہر علاقہ پنجاب مین ایک باغ کے اندر واقع ہے اسکی جاترا کو بہت خلقت آتی ہے **آرائش محفل** سے واضح ہے کہ یہان بیساکھہ کے مہینے مین بہت بہاری میلا ہوتا ہے ❊

چاند باولی بیجاپور مین یہ باولی مکہ دروازہ کے قریب واقع ہے **ہنڈبک اف مرے**

مظفر سے ہے کہ بہت عرصہ ہوا جب اس باولی کو چاند بی بی نے بنوایا تہا یہ باولی خوبصورت ہے سیڑہیان اسکے اندر تک ہین ✽

چاوڑی کوٹا علاقہ رہبتان مین کمندرہ کے قریب یہ کہنڈر بہت پرانی مندر کا ہے اسکے ستون نہایت سخت اور مضبوط پتہر کے ہین **فرگسن صاحب** نے لکہا ہے کہ راجہ اشوکا کا بنوایا ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مندر تخمیناً دو ہزار برس کا پرانا ہے یہان دور تک اسکے ٹوٹے ہوئے بیشمار پتہر پڑے ہین اسکے کہنڈر سے یہ نہین معلوم ہوسکتا ہے کہ اس مندر مین کیا کیا مکان تہے گرد نواح کے باشندے اس کہنڈر کو چاوڑی کہتے ہین ✽

چتر بہج یہ قلعہ رامپور اور نینی تال کے درمیان سڑک اعظم سے چہہ میل شرق کو بہت پرانا اور مضبوط خشتی بنا ہوا ہے اسکے اندر غربی دروازہ کے قریب ایک کہنڈر مندر ہے **جنرل کننگہم صاحب** تحریر فرماتے ہین کہ اسمین چتر بہج کی چار ہاتہہ کی مورت رکہی ہے اسلئے اس قلعہ کا نام چتر بہج ہوگیا یہ قلعہ سولہ سو فٹ مربع ہے اور دیوار اسکی اسّی فٹ سے نوے فٹ تک بلند ہے سوائے اس کہنڈر مندر کے یہان اور بہی کئی مکان اور مندر کہنڈر پڑے ہین ✽

چتر بہج قلعہ گوالیار کے لچہمن دروازہ کے قریب یہ عمارت بارہ فٹ مربع ہے اسکا برج چار ستونون پر قایم ہے اسکے آگے ایک ڈیوڑہی دس فٹ سے نو فٹ مربع پہاڑ تہو تہا کر کے بنائی ہے اسکی وضع دہمنار کے مندرون سے بہت ملتی ہے اسمین کئی مورتین وشنو یون کی ہین جنمین ایک مورت کے چار ہاتہہ ہین اس وجہ سے یہ مندر چتر بہج مشہور ہوگیا ہے آر کی اولاجیکل **سروے انڈیا** رپورٹ مین اس مندر کو ۸۷۶ء کا بنا ہوا لکہا ہے ✽

چنار گڈہ ضلاع مغربی شمالی مین دریاے گنگ کے کنارے یہ قلعہ پہاڑ پر آب گنگ سے ایک سو پچاس فٹ بلند ہے اسکا دور نو میل ہے عالمگیر کے عہد تک اسمین رہزن اور ڈاکو رہتے تہے ۱۷۹۱ء مین جب سرکار نے اسپر قبضہ پایا تو یہ قلعہ روز بروز ترقی پاتا گیا اسکی عمارت اب نئے قلعہ کی طرح ہوگئی ہے اور اندر کاشتکاری ہوتی ہے ✽
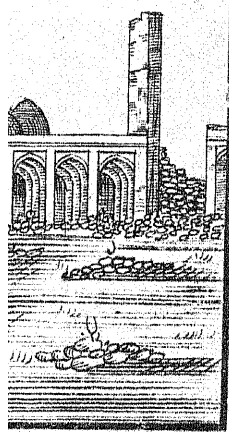
نقشہ درگاہ حضرت یوسف قتال متعلقہ صفحہ
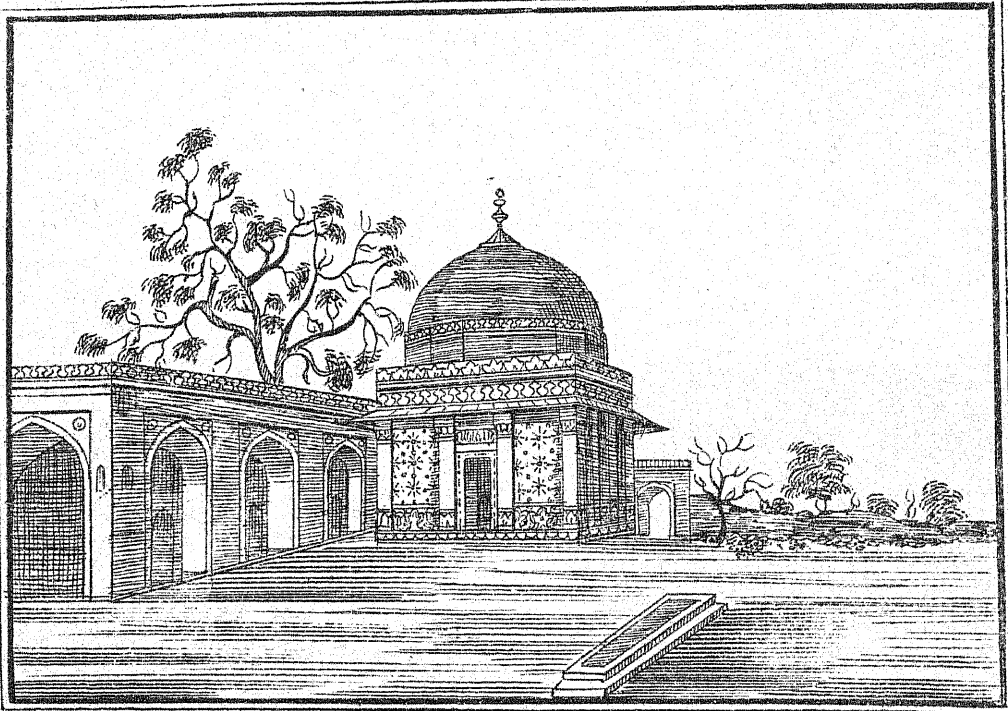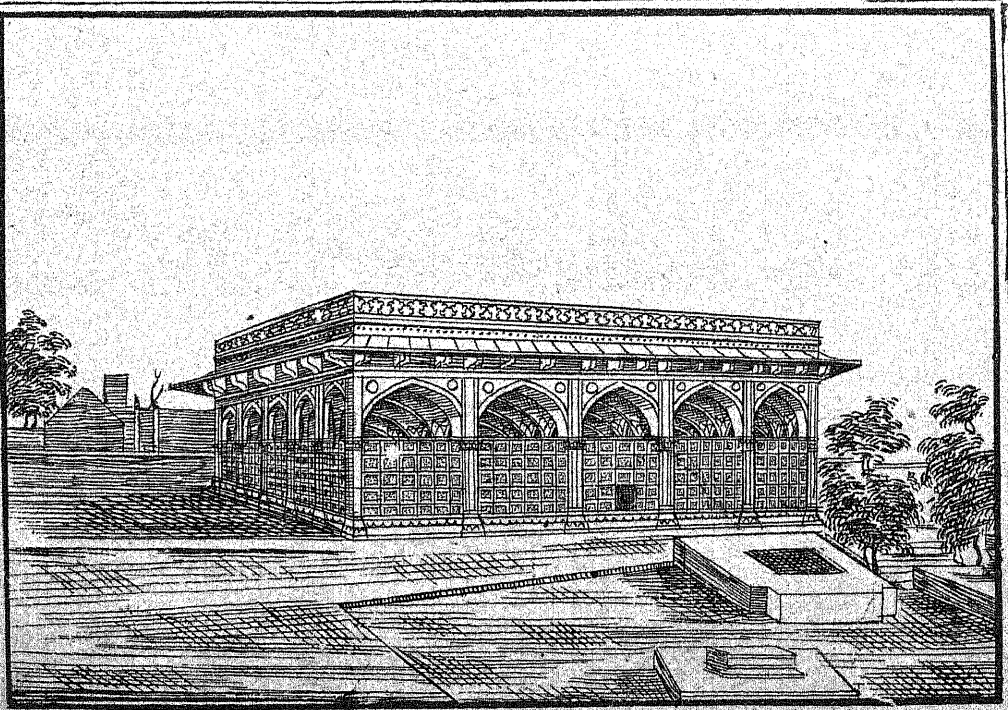
نقشہ چوسٹھ کھنبہ متعلقہ صفحہ

چندوکتال گیا سے شمال کو جو رتنی پہاڑی ترجونی پہاڑ کے قریب واقع ہے وہان یہ تالاب دو ہزار فٹ لمبا اور اٹھ سو فٹ چوڑا ہے اسکے قریب چند مندر نو تعمیر موجود ہین اس کا نام مسٹر ایڈیٹا نے چندوکر لکھا ہے ٭

چوکھنڈی بنارس کے کھنڈرات مین دہمک برجی سے دو ہزار پانسو فٹ کے فاصلہ پر یہ خشتی اور بہت پرانی عمارت واقع ہے پہلے یہ برجی چوہتر فٹ بلند تھی جب اسپر ہمایون بادشاہ نے او سنگین عمارت بطور بارہ دری کے ۲۳ فٹ اٹھ انچہ بلند بنائی تو اسکی بلندی ۹۷ فٹ اٹھ انچہ ہوگئی اسکے در پر ہمایون بادشاہ کا کتبہ کندہ ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکھا ہے کہ اس برجی پر سے ایک امیر لوریا نامے کود کر مر گیا تھا اس وقت سے اکثر لوگ اسکو لوریا کا کودن کہتے ہین

چولسٹھہ جوگنی کھجوراہو علاقہ مالوہ مین سب ساگر سے جانب جنوب غرب یہ سنگین عمارت چونسٹھہ دیویون کا مندر ہے کہنگی کے سبب اسکی اصلی صورت نہین رہی بیچ کا مندر مدت سے نادارد ہے صرف گرد کی ۶۴ کوٹھریان جو ۶۴ دیویون کی ہین موجود ہین ارکی او جیکل سروے انڈیا رقمطراز ہین کہ یہ مندر اٹھ صدی عیسوی کا بنا ہوا ہے اور یہان کوئی اور مندر اسکی برابر پرانا نہین ہے ٭

چونسٹھہ کھمبا درگاہ حضرت نظام الدین اولیا کے قریب دہلی سے چار میل جنوب مین یہ مقبرہ تگہ خان کے بیٹے مرزا عزیز کوکل تاش خان کا ہے جو احمد آباد مین فوت ہوا تھا یہ عمارت بہت عالی شان سنگ مرمر سفید کی ہے اسکے اوپر پچیس گنبد اور اندر چونسٹھہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہین بیچ مین سنگ مرمر کی قبرین اور گرد خوشوضع جالیان لگائی ہین آثار الصنادید وغیرہ سے منکشف ہے کہ یہ عمارت جہانگیر کے عہد مین جسکو ڈہائی سو برس کا عرصہ ہوا تعمیر ہوئی تھی اب اسکی مرمت متواتر سرکار کی طرف سے ہوتی رہتی ہے چونسٹھہ کھمب ہونے سے یہ مقبرہ چونسٹھہ کھمبا مشہور ہوگیا ہے ٭

چہتری امیر سنگہ ثانی رجہستان مین اودیپور سے دو کوس ایک لبند چبوترہ پریہ سنگ مرمر سفید کی خوبصورت عمارت دو منزلہ معلوم ہوتی ہے اسکی وضع بالکل مسلمانون کے مقبرون کے موافق ہے اسکی بارہ دری پر بیچ مین بہت بڑا برج اٹہایئس ستونون پر قایم ہے اس چہتری کے ستون اور مرغول نہایت عمدہ کندہ کار نیچے سے ہشت پہلو بیچ مین سولہ پہلو اور اوپر سے بالکل گول ہین برج کے گرد کنگورے نہایت خوشنما بنے ہوئے ہین اصل مین یہ عمارت مہارانا امیر سنگہ ثانی کی سمادہ یعنے یادگار ہے **فرگسن صاحب** رقمطراز ہین کہ ۱۷۱۰ء مین مہارانا امیر سنگہ کے فوت ہونے کے بعد یہ چہتری مہارانا سنگرام سنگہ اسکے جانشین نے تعمیر کرائی تہی اسکی قریب کئی اور چہوٹی چہوٹی چہتریان کہڑی ہین بموجب عقیدہ اہل ہنود اودیپور کے یہ جگہہ بہی بہت پوتر ہے

چہتری جسونت سنگہ یہ سنگ سرخ کی مربع عمارت دریا کے کنارہ اگرہ سے تہوڑی دور ایک چار دیواری کے اندر راجہ جسونت سنگہ رئیس جودہ پور کی یادگار ہے **کارلیل صاحب اسسٹنٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا** رقمطراز ہین کہ اس عمارت کی تعمیر اورنگزیب عالمگیر کے عہد مین ہوئی تہی اسمین چارون طرف بہت خوش تراش سنگ سرخ کی جالیان لگی ہوئی ہین انکی نمایش قابل تعریف ہے

چہتری ساوا جی یہ چہتری پرسرام پور مین اودیپور سے تہوڑی دور راجہ ساوا جی کی یادگار ہے اسکا برج سنگ مرمر سفید کا بہت خوبصورت اور خوشوضع بنا ہوا ہے

چہل ستون الہ آباد یہ سہ منزلہ عمارت جسپر برج ہے قلعہ الہ اباد مین محل کے قریب چہل ستون کے نام سے مشہور ہے اور اوپر سے تلے تک سنگین اور نازک بنی ہوئی ہے اسکی ہر منزل کے بیچ مین ایک بڑا مکان اور گرد غلام گردش ہے باہر کے رخ غلام گردشون کے نیچے سنگین کہڑے اور اوپر چہجے ایسے خوبصورت بنے ہوئے ہین کہ انکا بیان نہین ہوسکتا اسپر کہڑے ہونے سے عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے بہونر انڈیا سے منکشف ہے کہ اس عمدہ عمارت کو اکبر شاہ بادشاہ نے ہمراہ اپنے قلعہ کے تعمیر کرایا تہا اور اوسوقت مین یہ مکان

نہایت مکلف تہا ٭

چہل ستون غازی پور سنگین عمارت غازی پور مین چہل ستون الہ اباد سے بہت بڑی ہے **مراۃ آفتاب نما** سے ثابت ہے کہ در اصل یہہ شیخ عبد اللہ غازیپوری کی حویلی ہے اسمین انشی سے بہی زیادہ ستون ہین مگر لوگ اسے چہل ستون کہتے ہین اسکے چارون طرف نہرین اور ستونون کے اندر پانی چڑہنے کے راستی بنے ہوئے ہین انہین سے چہت پر پانی پہونچتا تہا اور جگہہ جگہہ فوارے چہوٹتے تہے اب یہہ راستے بند اور نہرین شکستہ ہین ٭

چہوٹا مندر ساس بہو یہ مندر قلعہ گوالیار مین ساس بہو کے بڑے مندر کے قریب اوسکی شکل یعنے صلیب کے موافق اوس سے بہت چہوٹا سادی وضع کا چبوترہ پر ایک منزلہ تعمیر کیا ہوا ہے اسکے بیچ کا مکان یعنے مہا منڈاپ تیئیس (۲۳) فٹ چار انچہ مربع ہے یہ مندر بڑے مندر سے زیادہ مرمت طلب ہے **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** رقمطراز ہین کہ یہ مندر اسوقت تعمیر ہوا تہا جب راجہ ماہی پال نے بڑا مندر ۱۰۹۳ء مین بنوایا تہا نہین معلوم ہوسکتا کہ یہ مندر اوسکی رانی کا بنوایا ہوا ہے یا اوسکے خاندان کے کسی راجہ نے تعمیر کرایا تہا اوسکے بڑے درجہ مین بارہ ستون ہین اونکو نیچے سے ہشت پہل اور اوپر سے گول بنایا ہے یہ مندر بہی بد وضع نہین لیکن بڑے مندر کے قریب ہونے سے اوسکے برابر نہین جچتا ٭

چہوٹا مندر کنجیورام کنجیورام احاطہ مندراج مین یہ عمارت بڑے مندر کی عمارت سے چہوٹی اور ایک میل دور ہے کندہ کاری اور وضع داری اسکی زیادہ نازک ہے اسکے کندہ کار پاگوڈے کے قریب ایک برج چار کندہ کار گول ستونون پر ایسا بلند بنا ہوا ہے کہ وہ پاگوڈے سے بہی بہت اونچا ہو گیا ہے اسکے قریب دو بلند لاٹہین نازک اور کندہ کار جدی جدی وضع کی نصب ہین اور ایک دوسرے سے اچہی معلوم ہوتی ہے **تالیف مکلاوڈ صاحب** سے منکشف ہے کہ یہ مندر بڑے مندر سے پیچہے تعمیر ہوا تہا ٭

چہوٹی اگری سورت احاطہ بمبئی مین یہ پارسیون کی عبادتگاہ ہے اسمین شب و روز سالہا سال سے

اگ جلتی ہے بمبئی ہنڈ بک مین لکہا ہے کہ اس اگری کو پتان جی کالا بہائی وکیل نے سنہ ۱۸۲۴ء مین بنوایا تہا ٭

چہوٹی لاٹہہ فیروزشاہ یہ وہ لاٹہہ راجہ اشوکا کی ہے جو ضلع میرٹہہ مین قایم تہی **آثار الصنادید** سے منکشف ہے کہ فیروزشاہ تغلق نے بعد قایم کرنے بنیار زرین کے اس لاٹہہ کو لاکر کوشک شکار مین نصب کیا تہا اور جب فرخ سیر کے عہد مین بباعث اوڑجانے میگزین کے یہ لاٹہہ ٹکرے ٹکرے ہوگئی تو مدت تک اسکے ٹکرے فریزر صاحب کی کوٹہی کے قریب پڑے رہے اب سنہ ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ نے کوٹہی مذکور اور فتحگڈہ کے درمیان لب سڑک سنگ خارا کا چبوترہ بنواکر اوسپر اسکے ٹکرے اوپر نیچے قایم کرادیئے ہین اسکا کتبہ راجہ اشوکا کے وقت کا بالکل جاتا رہا ایک اور انگریزی کتبہ جسمین اسکا حال لکہا ہے پتہر پر اسکے چبوترہ مین کندہ ہے

چینی روضہ اگرہ مین دریاے جمن کے کنارہ باغ زہرہ اور باغ وزیر خان کے درمیان یہ وزیر خان شیرازی کا مقبرہ ہے اسکو افضل خان نے اورنگ زیب کے عہد مین تعمیر کرایا تہا یہ چینی کار عمارت مربع ہے اسکے برج کے نیچے کا مکان ہشت پہلو ستائیس فٹ دس انچہ کے قطر کا ہے اسکے بیچ مین دو قبرین خشتی بنی ہوی ہین ارکیالاجیکل سروے رپورٹ سے واضح ہے کہ پہلے یہ قبرین سنگ مرمر کی پوشش کی تہین بڑے مکان کے کونون پر چار اور چہوٹے مکان بارہ بارہ فٹ کے مربع ہین اور چارون طرف کے چار مکان جو غلام گردش کی صورت ہین وہ ہر ایک اٹہائیس فٹ لمبا اور سولہ فٹ چوڑا بنا ہوا ہے اسکے کل مکانون مین رستہ رکہا ہے چنانچہ ایک درجے سے دوسرے درجے مین چلے جاتے ہین جانب جنوب اوپر جانے کا زینہ اب بند ہے مقبرہ کے کونون پر خوشنما برجیان اور نیچے سرد خانہ ہے اسکا رستہ دریا کی طرف ہے اسمین اصلی قبرین ہین باہر سے ہر ایک جانب اس مقبرہ کی اوناسی فٹ لمبی ہے اور گرد ایک چار دیواری چونہ اور پتہر سے مضبوط بنای ہے اوسکے جنوبی دیوار کے بیچ مین ایک دروازہ چالیس فٹ چہہ انچہ چوڑا اور کتیس فٹ ۹ انچہ اونچا کہنڈر پڑا ہے اور چار دیواری کے اندر جو احاطہ ہے وہ

چار سو تریسٹھ فٹ نو انچہ سے تین سو تیئیس فٹ ۹ انچہ مربع ہے ॰

چینی گنبد یہ مقبرہ رستم زمان کا جو بیجاپور کا حاکم ہو گزرا ہے ہکیری علاقہ دکن مین واقع ہے **اسٹوکس ہسٹوریکل اکاونٹ اف بلگام** سے واضح ہے کہ اس مقبرہ کو خود رستم زمان راناو لا نے ۱۶۱۶ء اور ۱۶۲۶ء کے درمیان اپنی حیات مین ہکیری فتح کرنے کے بعد تعمیر کرایا تہا اور بعد مرگ وہ اسمین دفن ہوا اسکے برج پر بہت خوش رنگ چینی کاری کی ہوئی ہے

چینی مسجد تہانیسر علاقہ پنجاب مین یہ مسجد چینی کار ہونے کے سبب چینی مسجد مشہور ہے اسمین اب چینی کاری کے صرف نشان رہگئے ہین اسکے دونو مینار نہایت خوش وضع ہین **سروے رپورٹ انڈیا** سے منکشف ہے کہ اسکی تعمیر اورنگ زیب کے عہد مین جسے پونے دو سو برس گزرے ہوئی تہی ॰

باب الحاء

حرم آگرہ قلعہ اکبر اباد مین موتی مسجد کے قریب یہ محل بیگمات کے رہنے کا بنا ہوا ہے اسکے دالان اور برج بہت خوبصورت طلا کار اور منقش سنگ مرمر سفید مجلا سے تعمیر کئے ہین اور کوئی مرغول اور ستون بغیر نقاشی اور طلا کاری کے نہین چہوڑا اندر سے کل مکان مثال آئینہ کے چمکتے ہین اسکی ساخت تاجگنج آگرہ سے کم نہین معلوم ہوتی **پیلس ایٹ دی فارالسیٹ** سے ثابت ہے کہ اس محل کو شاہجہان بادشاہ نے اسٹن دی بورڈ بکس فرانسیس معمار کے انتظام سے تیار کرایا تہا

حوض خاص دہلی سے قطب صاحب کو جاتے ہوئے مقبرہ صفدر جنگ کے تہوڑی دور جو فیروز شاہ تغلق کا مقبرہ ہے اسکے قریب یہ حوض سو بیگہ سے زیادہ کا ہے **آثار الصنادید** مین اسکو بنوایا ہوا سلطان علاوالدین خلجی کا لکہا ہے اونسے اپنے عہد سلطنت ۶۹۵ھ مین بنوایا تہا اب یہ حوض صرف بطور تالاب ہے حوض علائی بہی اسی حوض کو کہتے ہین

حوض شاہ پوری دکہن مین بیجاپور کے قریب یہ عالیشان حوض واقع ہے اسکا پانی بذریعہ نہر شہر کے اندر آبپاشی کے واسطے آتا ہے **برگز فرشتہ وغیرہ** مین اسکو بنوایا ہوا علی عادل شاہ کا

لکھا ہے اس نے ۱۵۳۶ء مین ہمراہ فصیل بیجاپور کے بنوایا تہا

حوض شمسی اس حوض کو قطب صاحب کا تالاب کہتے ہین اسکو سلطان شمس الدین التمش نے ۱۲۲۹ء مین بنوایا تہا یہ حوض منیار قطب صاحب سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور دو سو چہتر بگیہ کا ہے **آثار الصنادید** سے واضح ہے کہ ۱۳۱۱ء مین اس حوض کو سلطان علاؤالدین نے صاف کرایا اور پہر فیروز شاہ نے اپنے عہد سلطنت مین مرمت کرایا اسکے بیچ مین ایک بارہ دری سنگ سرخ کی گنبد دار کہڑی ہے اوسکو علاؤالدین خلجی نے بنوایا تہا موسم برسات مین یہ تالاب پرآب ہوجاتا ہے اور گرمی مین اسکے اندر کاشتکاری ہوتی ہے ۞

باب الخاء

خاص محل شاہجہان آباد سے جنوب کو یہ کہنڈر عمارت مع دروازہ خاص محل کے نام سے مشہور ہے اسکی تعمیر سنگ خارا سے کی ہے اور اسمین سنگ سرخ بہی لگا ہوا ہے آثار الصنادید مین لکھا ہے کہ اسکو زین خان کے بیٹے نے ۱۶۳۲ء مین بنوایا تہا ۞

خواصین ستہمبا یہ ہشت پہلو سنگ مرمر سفید کی عمارت اوپر سے بالکل کندہ کار شکل منیار قلعہ چتوڑ مین واقع ہے کندہ کاری مین اکثر جگہہ مورتین نظر آتی ہین اسکی بلندی چوؤن ۵۴ فٹ اور نیچے کا قطر چہبّیس ۲۶ فٹ ہے اسکے باہر تین درجے اور اندر سیڑہیان ہین اوپر ایک خوبصورت بارہ دری بنی ہوی ہے اوسمین بارہ ستون کندہ کار لگے ہین اسکی چہت پر خود رو درختون کے پیدا ہوجانے سے اکثر کندہ کار پتہر اوکہڑ گئے ہین یہان سے قلعہ کی خوب کیفیت معلوم ہوتی ہے اسکے قریب ایک کہنڈر مندر کہڑا ہے **فرگسن صاحب** نے لکھا ہے کہ اس برجی کو ایک جینی نے بطور یادگار اپنے ترتہن کر پارس ناتہہ کے [illegible] ء مین تعمیر کرایا تہا ۞

خیر المنازل پرانے قلعہ کے قریب شاہ جہان آباد سے جنوب کو یہ خشتی چونہ گچ کی کہنڈر عمارت مسجد اور مدرسہ اکبر بادشاہ کی دایہ ماہم بیگم کا بنوایا ہوا ہے اسکے کتبہ سے ثابت ہے کہ اس عمارت کو بنے ہوئے تین سو پندرہ سال سے زیادہ عرصہ ہوا ۞

نقشہ دربار گرو جی واقع
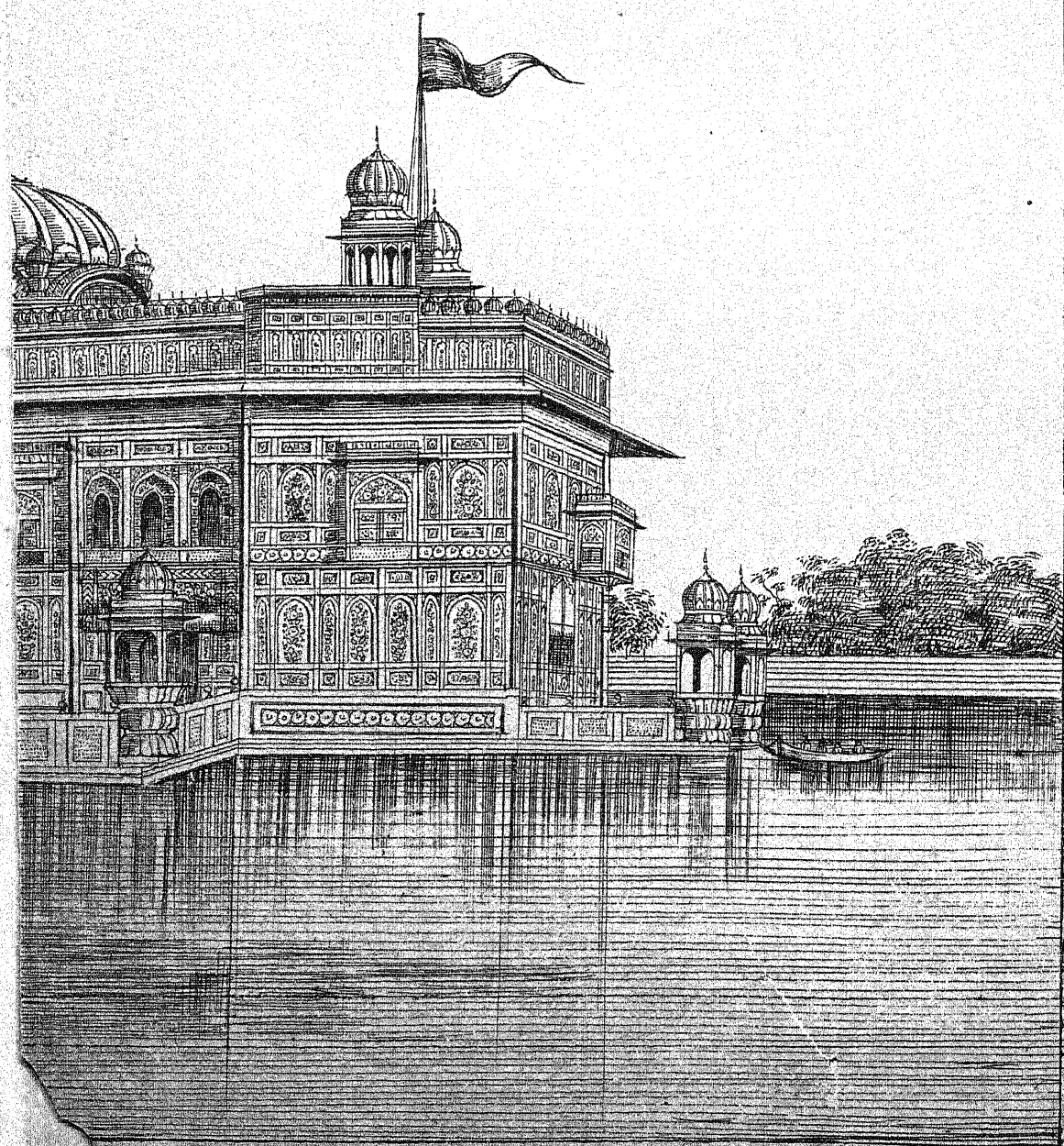
باب الدال

دال کشمیر مین سری نگر کے قریب یہ تال بنام دل مشہور ہے اسکا پانی نہایت صاف ہلکا اور شیرین ہے بلکہ موافق آب گنگ کے بگڑتا نہین آرائش محفل مین اسکا طول کئی میل لکھا ہے یہ تالاب ہمیشہ پرآب رہتا ہے ۔

دانت کی مسجد احمدآباد مین پاگل خانہ کے قریب یہ مسجد سنگ مرمر سفید کی نہایت نازک بنی ہوئی دانت کی مسجد کے نام سے مشہور ہے اسکے برج اور منیار بہت خوبصورت ہین اور فرش کئی رنگ کے پتھرون سے بنا ہوا ہے پہلے اسکے صحن مین حوض تہا اوسکا پتھر انگریزی قبرستان کے کام آیا ہنڈبک آف مرے مین لکھا ہے کہ بہت عرصہ ہوا جب اس مسجد کو نواب شجاعت خان نے جنکی یہان قبر بنی ہوئی ہے بنوایا تہا ۔

دربار صاحب یہ سکہون کا مندر امرتسر علاقہ پنجاب مین امرت سیہ تالاب کے اندر ایک چبوترہ پر بنا ہوا ہے گرے گر ہسٹری اف دی سکہس سے منکشف ہے کہ اسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور اور اوسکے سردارون نے ملکر بنوایا تہا تحقیقات چشتی سے ثابت ہے کہ لاہور کے گرد نواح کی تعمیرات کا سنگ مرمر اس عمارت مین لگایا گیا ہے چنانچہ بہت سے کٹہرے اور عمدہ پتھر مقابر جہانگیر اور نور جہان بیگم وغیرہ کے اسمین لگے ہوئے ہین اب اس طرف کوئی عمارت دربار صاحب کی مانند نظر نہین آتی اسکا برج مع کلس کے بالکل سنہری ہے اور جگہہ جگہہ اسکے اندر سنگ مرمر سفید نبت کاری مین نقاشی اور طلا کاری کی ہوئی ہے دروازہ کے سامنے ایک بوڑہا گرو گرنت کہولے بیٹھا رہتا ہے برج کے گرد غلام گردش کے درون پر عمدہ عمدہ باناتی پردے لگے ہین تمام نقاشی اور طلا کاری اس عمارت کی بسبب عکس سنہری برج کے دو چند روشن معلوم ہوتی ہے گرنتہ مندر جسپر ہر وقت مورچہل ہلاتے ہین گرو کے روبرو ایک سونے کی جڑاو چوکی پر رکہا رہتا ہے یہ چوکی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بعد تعمیر مندر کے چڑہائی تہی مگر گر مگر صاحب نے زر صارف اس چوکی کا پچاس ہزار روپیہ لکھا ہے

دن کے وقت دروازہ مندر کے روبرو آدمیون کا ہجوم ہوتا ہے اکالیونکا مندر اسکے جانب شمال ہے

دُرگا یہ مندر دُرگا کا جسے کوماری اور پاربتی کہتے ہین نہنگ لاج مین ٹھٹھہ سے شمال مغرب کو

ستر کوس کے فاصلے پر بہت پُرانا اور اُتم ہے صاحب آرائش محفل نے لکھا ہے کہ ہندو

اس مندر کی پوجا کا بہت بڑا پھل جانتے ہین لیکن بہلون کی رہزنی کے باعث بہت کم جاتے ہین

درگاہ امام شاہ احمد آباد سے جنوب کو سرگنج قبرستان مین مزار پر یہ گنبد سنہ ۱۴۹۰ع کے بعد کا

بنا ہوا ہے مرے ہنڈ بک سے واضح ہے کہ یہ حضرت بڑے بزرگ ہو گزرے ہین اور

لوگ انکی زیارت کو اکثر آتے ہین ٭

درگاہ امام ضامن دہلی سے گیارہ میل پر بینا قطب صاحب یہ درگاہ امام محمد علی مشہدی کی

ہے انکو سید حسین پاپی نیار بہی کہتے ہین اسکی عمارت سنگین برج نما بنی ہوی ہے اوسمین سنگ مرمر کا

فرش اور چارون طرف جالیان ہین در آمد و رفت جنوب رویہ ہے آثار الصنادید سے واضح ہے کہ یہ عمارت خود حضرت

امام ضامن نے اپنی حیات مین بنوائی تہی دروازہ درگاہ پر کتبہ کندہ ہے جب حضرت سنہ ۱۵۳۹ع مین فوت ہوئے تو اپنی وصیت کے موافق یہان دفن ہوئے

درگاہ امیر خسرو یہ درگاہ دہلی سے تین میل جنوب مین حضرت نظام الدین اولیا کے قریب

بنوائی ہوئی سید مہدی کی ہے اوسنے سنہ ۱۵۸۸ع مین تعمیر کرائی تہی اسکے گرد جالی دار غلام گردش

اور بیچ مین ایک لمبا برج ہے اوسکے اندر سنگ مرمر سفید کی عمارت عمادالدین حسن نے سنہ ۱۶۰۵ع

مین بنوائی تہی تاریخ تعمیر اسکی کندہ کی ہوئی ہے حضرت امیر خسرو کا نام ابوالحسن ہے یہ خلیفہ

اور حبیب حضرت نظام الدین اولیا کے تہے انکی شاعری شہرہ آفاق ہے بعضون نے لکھا ہے

کہ اردو زبان انہی کی ایجاد ہے صفائی اور عمدگی کلام کے سبب ملقب بہ طوطی ہند ہوئے آپکی وفات

اونتیسوین ۲۹ ذیقعد سنہ ۷۲۵ ہجری کو ہوئی ہر سال یہان ستروین شوال کو بہت بہاری عرس ہوتا ہے

اٹھارہوین تاریخ فجر سے شام تک میلا رہتا ہے +

درگاہ بابا علی لنگوٹی بند یہ سنگین عمارت ٹھٹھہ مین واقع ہے یہ حضرت سنہ ۸۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۶ع

مین فوت ہوئے ہنڈ بک اف مرے سے واضح ہے کہ اسکی تعمیر بہی اوسیوقت کی ہے +

درگاہ باقر علی احمد آباد سے تہوڑی دور جنوب کو پرانہ قبرستان مین یہ درگاہ بہت خوبصورت برج کی ہے اسمین کوئی کتبہ نہین جس سے معلوم ہو کہ یہ برج کب بنا اور کسنے بنایا مگر تالیف **مرے صاحب** سے منکشف ہوتا ہے کہ یہ عمارت سو برس سے زیادہ کی ہے

درگاہ برہان الدین دکہنی یہ درگاہ دکہن مین بہت بڑی زیارتگاہ ہے اور اورنگ آباد سے چندمیل تالاب کے قریب جہان بہت سے سرو کے درخت اور مقبرہ اورنگ زیب ہے آبادی قصبہ مین واقع ہے حضرت برہان الدین بڑے بزرگ ہوگزرے ہین **منڈبک اف بمبی** سے منکشف ہے کہ برہانپور نہین کا آباد کیا ہوا ہے درگاہ کی عمارت عالمگیر کی مقبرہ کی عمارت سے بہت عمدہ ہے اسکے مزار پر ایک زرین غلاف مخمل سبز کا پڑا رہتا ہے اور دروازونکے کواڑ و نپر چاندی کے پترے جڑے ہوے ہین یہان بہت خادم ہین دور دور سے خلقت زیارت کو آتی ہے

درگاہ بوعلی شاہ قلندر یہ بڑی نامی درگاہ جو ۶۹۵ھ ہجری مین خضر خان اور شادی خان سلطان علاوالدین غوری کے بیٹون نے بنوائی ہے دہلی اور کرنال کے درمیان قصبہ پانی پت مین واقع ہے اسکی چار دیواری مین بڑے بڑے دروازے اور قبرستان ہے قلندر صاحب کا مزار کندہ کار اور پرانوار سنگ مرمر سفید کا بنا ہوا ہے اوسکے گرد غلام گردش اور اوپر قبہ ہے یہان سہ دری مین کسوٹی کے ستون نہایت عمدہ لگے ہوے ہین وہ بموجب **اوبجلتس اونڈی انٹی کواسے ری این انٹرسٹ** کے رزق اللہ خان بن نواب مقرب خان نے لگواے تہے قلندر صاحب کے برج کے قریب ایک اور برج سنگ سرخ کا ہے اوسکے گرد جالیان اور اندر انکے حبیب بمباز رخان کا مزار ہے علاوہ ان برجون کے یہان ایک مسجد سنگ سرخ کی بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے اوسکے صحن مین حوض پر آب ہے قلندر صاحب نے بموجب **سیر الاقطاب و تذکرۃ العاشقین** کے تاریخ تیرہوین ماہ رمضان ۷۲۴ھ ہجری کو وفات پائی انکا مزار سواے یہان کے کرنال اور بڈہے کہیڑے مین بہی ہے ایام عرس مین خلقت یہان بکثرت آتی ہے اس درگاہ کے متعلق پیشتر زیادہ اللاب ایک ہزار روپ

کی معافی ہے - مقبرہ نواب مقرب خان مین ایک تعویذ زہر مہرہ کا بہت عمدہ ہے درگاہکے باہر نوبت خانہ نواب شمس الدولہ لطف اللہ خان کا بنوایا ہوا ہے ❖

درگاہ بھاوالدین زکریا شہر ملتان مین یہ درگاہ حضرت بہارالحق کی بہت نامی ہے اسکی عمارت باہر سے نیچے کے رخ ۵۱ فٹ نوانچہہ مربع ہے اور اکثر جگہہ چونے کا کام ہے اسمین نیلی رنگت بہت عمدہ کی ہوئی ہے انہون نے بلبن کے عہد ۱۲۶۶ و ۱۲۸۶ء کے درمیان وفات پائی آرکی اولاجیکل سروے رپورٹ سے واضح ہے کہ ۱۸۴۸ء مین یہ عمارت بہت مرمت طلب ہوگئی تہی مرمت کے سبب اسکی ہیئت اصلی مین فرق آگیا ہے صدرالدین انکے بیٹے بہی اسی جگہہ دفن ہین ❖

درگاہ ہہولوشاہ یہ درگاہ زیر فصیل شاہجہان آباد کابلی دروازہ کے باہر لب سڑک تکیہ کے نام سے مشہور ہے پہلے ایک پختہ چبوترہ بنا کر اسکے گرد چونے کی دیوار بنائی ہے رستہ اس چبوترے کا جنوب رویہ سنگ سرخ کا سیڑہیون دار ہے اور فرش چبوترہ سنگ سرخ کے چوکون کا ہموار ہے اسکے اوپر ایک فٹ بلند اور چبوترہ ہے اوسکے بیچ مین سنگ مرمر کے چبوترے پر دائین جانب تعویذ مرقد حضرت شاہ حفیظ بنت کا رنبا ہوا ہے یہ حضرت ۱۲۳۶ ہجری مین فوت ہوے اور بائین جانب مزار فیض آثار حضرت ہہولوشاہ کا ہے جو ۱۲۷۰ ہجری مین فوت ہوے ان مزارون سے شمال کو خشتی دیوار مین روشنی کے واسطے طاق بنائے ہین اور سنگ مرمر کے ٹکڑون پر تاریخ وفات کندہ ہے ان مزارون کے جنوب مین کوئین کے قریب تعویذ مرقد غلام محمد جی صاحب واقع ہے انکی وفات کو عرصہ تخمیناً تیس برس کا ہوا یہ تعویذ بہی نہایت عمدہ کندہ کار ہے اس درگاہ مین مسلمان اور ہندو سب زیارت کو آتے ہین دروازہ سے اوترتے ہوے دائین جانب حجرہ مین جاروب کش رہتا ہے پہلے اس مقام پر سردخانہ تہا موسم بہار مین یہان بسنت کا میلا نہایت دہوم دہام کے ساتھہ ہوا کرتا ہے

درگاہ خواجہ معین الدین چشتی یہ نہایت مشہور اور عالیشان درگاہ جسکے برابر کوئی متبرک جگہہ
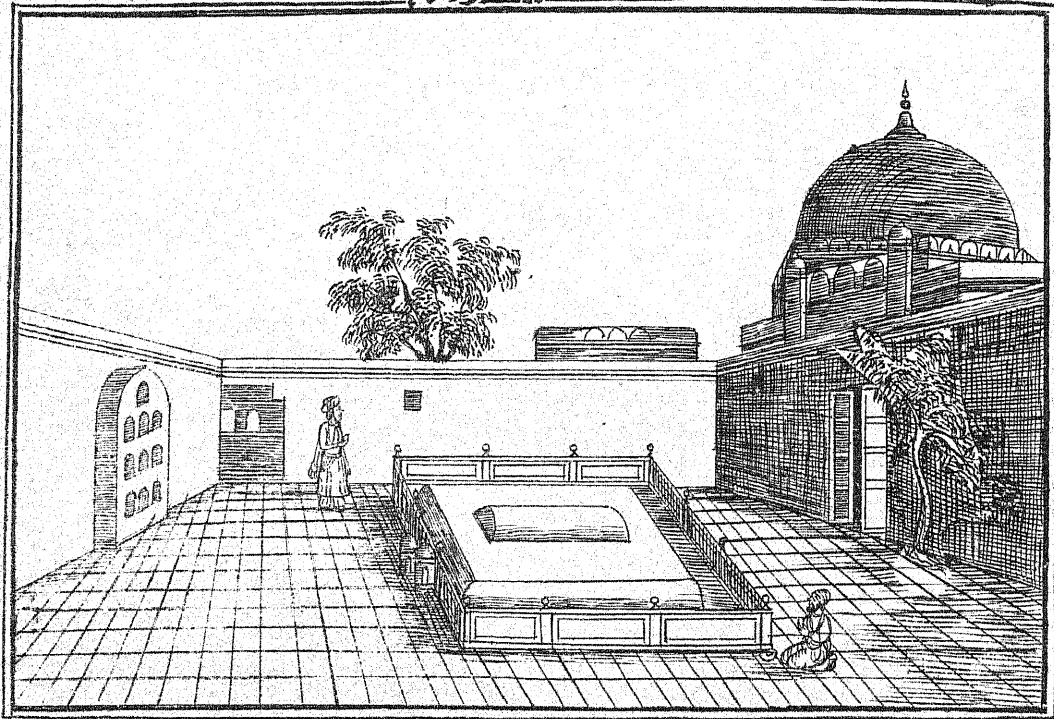
درگاہ شید محمود بہار

درگاہ آمام ضامن سولاٹہ قطب
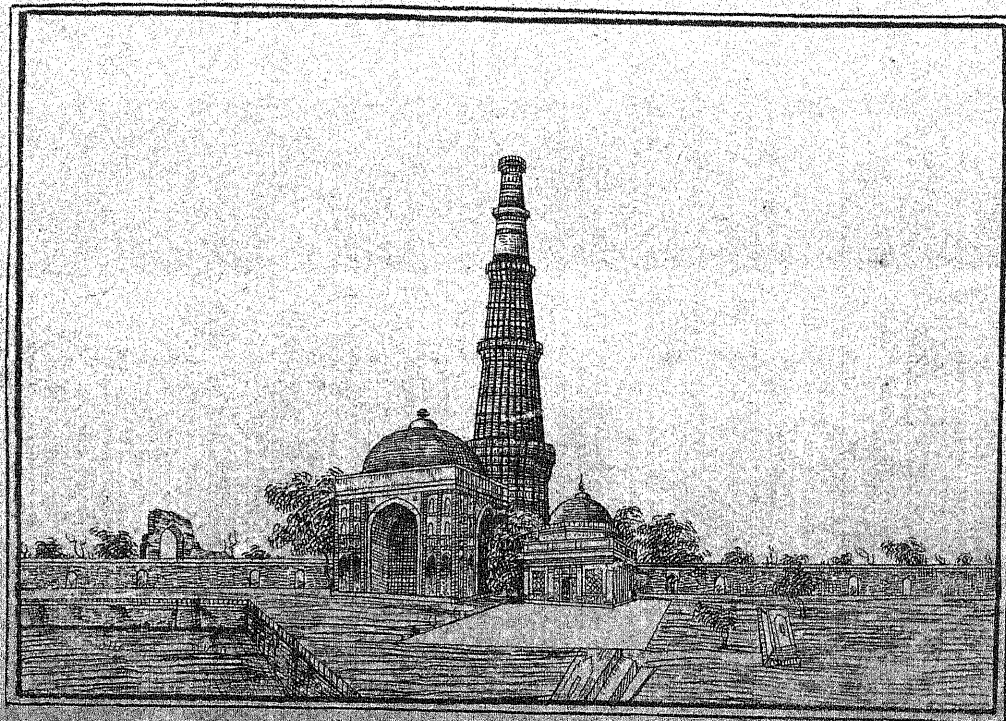
ہندوستان مین نہین اجمیر شریف مین جہالرا تالاب کے قریب واقع ہے یہ بزرگ خاندان سادات کرام
وسلسلہ چشت سے حضرت سید غیاث الدین چشتی کے فرزند اولیا کبار سے ہین نوے
برس کی عمر مین چہٹی تاریخ رجب [illegible] ہجری مین انہون نے وفات پائی محمود بن جہان ہوشنگ
بادشاہ کے وزیر نے یہ درگاہ نبوائی ہے اسکا بہت بڑا دروازہ شمالرویہ ہے اوسکے
قریب بہت بڑی دیگ ہے جسمین سو من سے زیادہ پخت ہوتی ہے **مرات آفتاب نما**
مین لکھا ہے کہ یہ دیگ جہانگیر بادشاہ کی نبوائی ہوئی ہے یہان سے سات کوس کے فاصلہ پر
ایک اور دیگ اس سے چہوٹی ہے درگاہ کے اندر مزار پرانوار پر غلاف پڑا رہتا ہے اور گرد بہت بڑا
چاندی کا کٹہرا لگا ہوا ہے اور ایک جانب سنگ مرمر سفید کی مسجد نہایت عمدہ بنی ہوئی ہے اسکا
حال علیحدہ درج ہے یہان کا کارخانہ اتنا بڑا ہے کہ ہندوستان کی کسی درگاہ مین ایسا نہین —
صرف اس درگاہ کی خدمت کے واسطے کئی سو خادم مقرر ہین ماہ رجب مین اس جگہہ صدہا
قافلے آتے ہین اور سینکڑون آدمی ہندو مسلمان رسیون مین لٹک کر مرادین مانگتے ہین دراقدس
سے کوئی آزردہ خاطر نہین جاتا ہر شخص کا یہان اگر جانے کو دل نہین چاہتا انکی بہت سی
کرامتین اکثر کتابون مین درج ہین مزار خنگ سوار بہی اسی جگہہ ہے +

درگاہ رکن الدین یہ بہت متبرک درگاہ حضرت رکن عالم کی جو حضرت بہاوالحق کے پوتے ہین
ملتان مین قلعہ کے گوشہ شمال مغرب مین صرف خشتی عمارت سو فٹ بلند ہے اور بلندی پر
واقع ہونے سے اسکی بلندی زمین سے ڈیڑ سو فٹ ہوگئی ہے یہ درگاہ بارہ بارہ کوس سے
نظر آتی ہے اسمین نیلی اور سفید پچی کاری بہت خوش وضع کی ہوئی ہے ایسی شان وشوکت کی
اور درگاہ یہان نہین ہے اسمین شیشم کی لکڑی لگی ہوئی ہے اور سینکڑون خادم موجود ہین
اسکی تعمیر تغلق شاہ کے زمانہ کی ہے +

درگاہ روشن چراغ دہلی یہ درگاہ حضرت شیخ نصیر الدین دہلوی کی جنکا انتقال اٹھارہوین
تاریخ رمضان [illegible] ہجری کو ہوا شاہجہان آباد سے جنوب کو واقع ہے انکے مزار پر سنگین بارہ دری

گنبددار جسکے گرد جالیان ہین بہت خوب صورت بنی ہوئی ہے اسمین درآمد و رفت جنوب رویہ ہے یہ درگاہ فیروز شاہ تغلق کی بنوائی ہوئی لکھی ہے اسکے قریب دو اور برج ہین ایک مین مزار حضرت فریدالحق شکر گنج کے پوتے کا اور دوسرے مین مخدوم زین الدین انکے خلیفہ کا ہے سوائے ان مزارون کے یہان سینکڑون قبرین نئی اور پرانی موجود ہین نماز کے واسطے ایک مسجد ہے اسکا بہت بڑا گنبددار دروازہ ہے اور گرد درگاہ کے جو پختہ فصیل ہے اسمین پانچ دروازے ہین آثارالصنادید مین لکھا ہے کہ یہ دیوار محمد شاہ بادشاہ نے ۱۷۲۹ عیسوی مین بنوائی ہے ہر سال اٹھارہوین تاریخ ماہ رمضان کو اس جگہہ عرس ہوتا ہے اوسمین خلقت بہت آتی ہے اور رات کو یہین رہتی ہے ❊

درگاہ سالار مسعود غازی بہرایچ علاقہ اودہ مین یہ درگاہ بالے پیر اور رجب سالار کی مشہور ہے بعضے ان حضرت کو سید کہتے ہین بعضے محمود غزنوی کی اولاد کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک پٹھان ہین غرضکہ ان کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے ہین اور بڑے چڑہاوے لاتے ہین آرائش محفل سے واضح ہوا کہ یہان سال بسال جیٹہون کا میلا ہوتا ہے ایک روز مقررہ کو بہت سے سوداگر اور گرد و نواح کے زمیندار چہریان لیکر ڈہول بجاتے ہوئے درگاہ مین حاضر ہوتے ہین اور سالار دولہ کی شادی کرتے ہین درگاہ کے سامنے جو بڑے بڑے درخت ہین بہت سے ادمی رسیان ڈالکر اونمین لٹکتے ہین اور دعائین مانگتے ہین اللہ تعالے اونکی ثابت اعتقادی کے باعث اونکی مطلب براری کردیتا ہے عمارت یہان کی کچہہ عجائبات سے نہین ہے یہ حضرت ۴۲۴ ہجری مین شہید ہوئے تھے ❊

درگاہ سید حسن رسول نما شاہجہان آباد سے تہوڑی دور پہاڑ گنج کے غربی جانب گلابی باغ مین یہ درگاہ ایک سو چراسی برس کی بنی ہوئی ہے مزار کے گرد جالی دار غلام گردش اور جانب جنوب ایک حوض محمد سید خان کا بنوایا ہوا ہے اوسکے قریب ایک مسجد

نقشہ ... ۶ مین تعمیر کرایا ہین رسول نما متعلقہ صفحہ
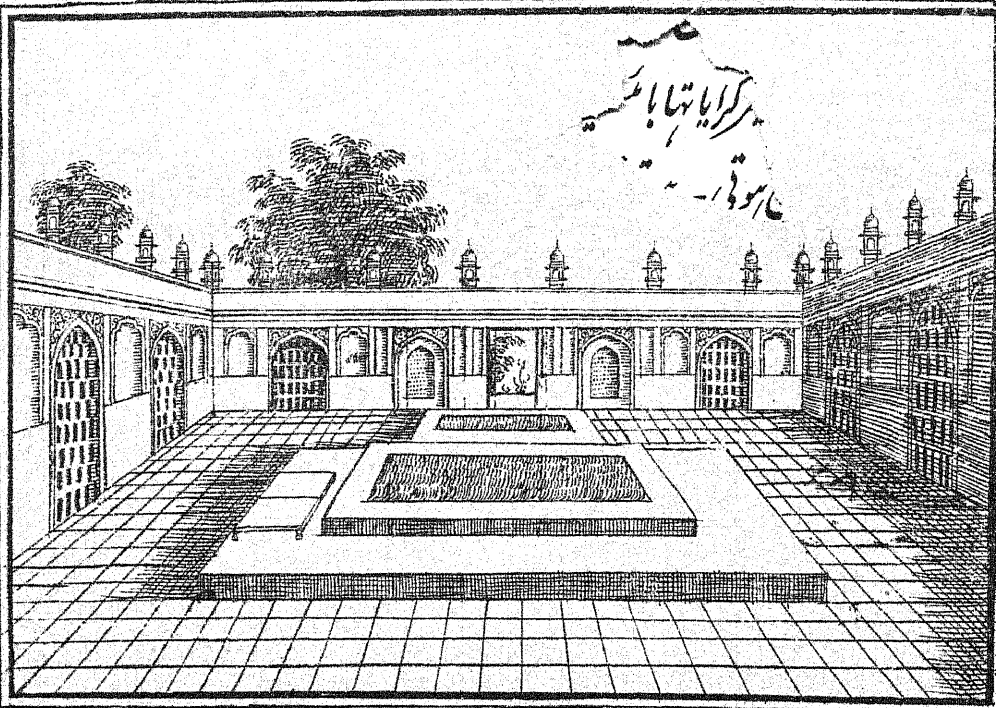
نقشہ درگاہ خواجہ معین الدین چشتی متعلقہ صفحہ
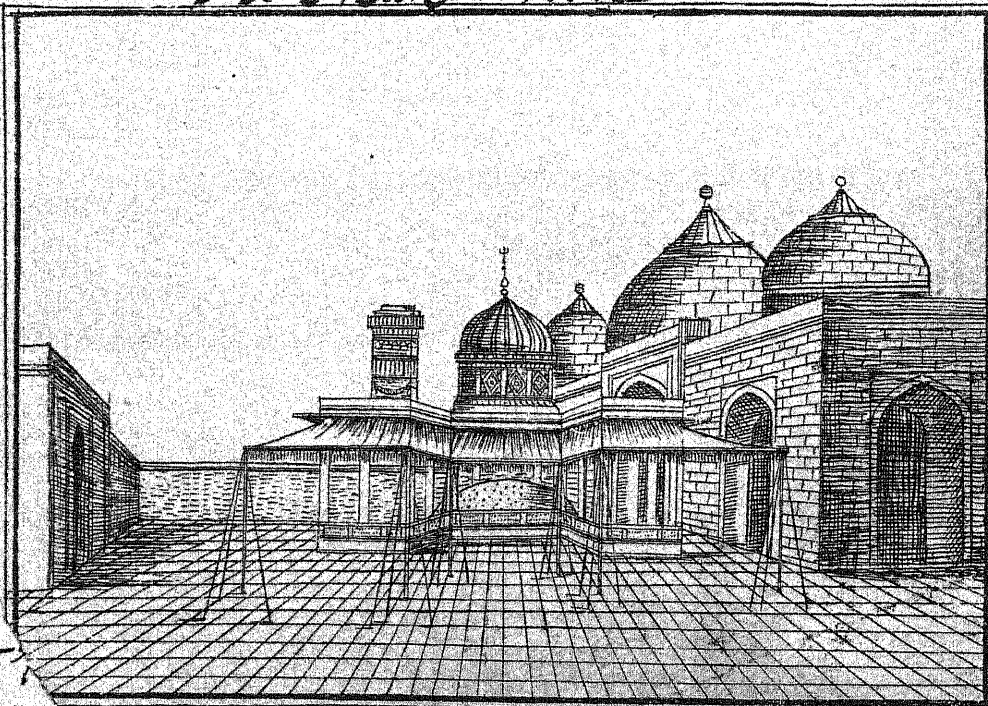
جسکو حاجی محمد طاہر نے سنہ ۱۱۷۵ع مین تعمیر کرایا چونہ گچ کی ہے اس درگاہ کی چار دیواری جو اکثر جگہہ
سے گر پڑی ہے اوسکو مع کنوئین کے میر محمد شفیع نے سنہ ۱۸۱۸ع مین بایا ہے نواب امیر خان
والی ٹونک کے تعمیر کرایا تہا بائیسوئین شعبان کو یہان عرس ہوتا ہے اور شام کے وقت
جب کثرت خلایق ہوتی ہے تو آتشباز طرح طرح کی آتشبازی چہوڑتے ہین اور ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے

درگاہ سید حسین یہ مزار پر انوار درگاہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب بنام درگاہ خنگسوار
مشہور ہے زایران درگاہ خواجہ معین الدین یہان ضرور حاضر ہوتے ہین یہ درگاہ بہی بہت پرانی ہے ؂

درگاہ سید زین الدین ملتانی یہ درگاہ شہر ملتان سے چار کوس کے فاصلہ پر بہت نامی اور
بڑی زیارتگاہ ہے موسم گرما مین یہان کئی روز تک ہجوم خلایق رہتا ہے سید صاحب بڑے بزرگ ہین
شاہ سرور صاحب انکے فرزند ہین اس عمارت کی صاحب آرائش محفل نے بہت تعریف لکہی ہے

درگاہ سید علی شیرازی یہ درگاہ ٹہٹہہ مین بڑی زیارتگاہ ہے یہ حضرت سندہ کے
جوکہیا خاندان سے ہین ہنڈ بک اف مرے سے منکشف ہے کہ سنہ ۹۱۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۴ع
مین انکا انتقال ہوا اوسی زمانہ مین یہ درگاہ تعمیر ہوئی ؂

درگاہ سید محمود شاہجہان آباد سے جانب جنوب مقبرہ ہمایون کے قریب یہ درگاہ
واقع ہے اس جگہہ صرف مزار ہے کوئی عمارت یا مکان نہین ہے یہ بزرگ سید ناصر الدین
سونپتی کی اولاد مین سے ہین۔ آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ یہ درگاہ سنہ ۱۳۵۰ع مین تعمیر ہوئی ہی ؂

درگاہ شاہ ارزان دنیاپور سے تہوڑی دور پٹنہ سے چہہ کوس یہ درگاہ واقع ہے
آرائش محفل سے ثابت ہے کہ ابتدا مین ہر جمعرات کو یہان خلقت جمع ہوتی تہی اور کثرت
سے ناچ ہوتے تہے اب صرف زیارت کے واسطے لوگ آتے ہین یہان سے تہوڑی دور
تالاب کے قریب ایک امام باڑہ بنا ہوا ہے اوسمین دنیاپور کے تعزیے ٹہنڈے ہوتے ہین

درگاہ شاہ بدر الدین پنجاب مین بٹالہ سے دو کوس مسالی گانو مین یہ درگاہ بہی
اچہی عمارت ہے خلقت دور دور سے زیارت کو آتی ہے شاہ بدر الدین کو صاحب

آرایش محفل نے حضرت غوث الاعظم کی اولاد مین لکہا ہے ؛

درگاہ شاہ ترکمان اصل مین شاہ ترکمان کا نام شاہ شمس العارفین ہے یہ حضرت اولیا کبار مین سے ہین یہ درگاہ شاہجہان آباد مین ترکمان دروازہ کے قریب جہان کالی مسجد اور قبرستان ہے چہہ سو چونتیس برس کی ہے انکا وصال معزالدین بہرام شاہ کے وقت مین ہوا مزار پر انواع کے گرد صرف چونہ گچ کی دیوار ہے یہان چوبیسوین ماہ رجب کو عرس اور موسم بہار مین بسنت کا میلا ہوتا ہے ؛

درگاہ شمس تبریز یہ درگاہ ملتان مین قلعہ سے پاو میل مشرق کو واقع ہے اسکی گرد غلام گردش مین سات سات در اور اوپر گنبذ ہے اسکی عمارت اچہی بنی ہوئی ہے مگر دو سو برس سے زیادہ کی پرانی نہین معلوم ہوتی ہے ؛

درگاہ شیخ چلی تہانیسر علاقہ پنجاب مین یہ ہشت پہلو عمارت سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اسکا ہر ایک پہل اٹہارہ فٹ لمبا ہے اور قطر چوالیس فٹ اسکے اوپر بہت خوش وضع برج ہے دور دور سے نظر آتا ہے اصل مین شیخ چلی کا نام عبدالرحیم ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے منکشف ہے کہ یہ عمارت ۱۶۵۰ع مین تعمیر ہوئی ہے سکہون نے موقع پاکر اسکو مندر بنا لیا تہا دم اخراج یہان سے عمدہ عمدہ جالیان کیتہل کو لیگئے اسکی قریب ایک مدرسہ ہی ہے اوسمین سکہون نے گرنتہہ رکہا تہا

درگاہ شیخ شریف احمدآباد کے جنوب کو پرانہ قبرستان مین یہ گنبذ بہت پرانے ستونون پر قایم ہے یہان زیارت کو لوگ اکثر آتے ہین **مرے ہنڈ بک** مین لکہا ہے کہ یہ برج بہت پرانا ہے

درگاہ شیخ صلاح الدین دہلے سے جنوب کو موضع کہڑکی مین یہ برج چند ستونون پر قایم ہے اسکے چارون طرف سنگ سرخ کی جالی اور اندر مزار ہے سواے اس برج کے یہان ایک مسجد اور ٹوٹا مجلسخانہ بہی ہے شیخ صلاح الدین تغلق شاہ کے عہد مین حیات تہے **آثار الصنادید** سے ہویدا ہے کہ ۱۳۵۴ع مین جب انکا وصال ہوا تو یہ درگاہ تعمیر کی گئی ؛

درگاہ شیخ فریدالحق شکر گنج پنجاب مین دریاے ستلج سے اتہارہ میل شہر پاک پٹن مین

جسکو پہلے اجودہن کہتے تہے اور اکثر کتب مین راجہ اجودہا کا اباد کیا ہوا لکھا ہے یہ بڑی
زیارتگاہ نہایت تبرک خانقاہ حضرت فریدالدین گنج شکر خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ہے
انکا وصال نوے برس کی عمر مین بموجب بیان اخبار الاخیار و سفینۃ الاولیا پانچوین محرم
سنہ ۶۶۴ ہجری مطابق ۱۲۶۵ء روز شنبہ کو ہوا اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ سنہ ۶۶۸ ہجری مین
رحلت فرمائی۔ اس درگاہ کے دروازہ کو بہشتی دروازہ کہتے ہین خزینۃ الاصفیا
سے واضح ہوا کہ یہ دروازہ اس وجہ سے بہشتی مشہور ہوا کہ جب حضرت نظام الدین انکے خلیفہ
یہان زیارت کو آئے تو انہون نے اس دروازہ مین جناب سرور کائنات کو بیٹھے دیکھا اور حضرت
کی زبان مبارک سے سنا کہ جو کوئی اس دروازہ مین داخل ہوا گویا امان مین آیا اور بعض کا قول ہے
کہ جو شخص عشرہ محرم کو اس دروازہ کے اندر داخل ہوا وہ بہشتی ہو گا یہان کے خدام حضرت فرید
کی چوبی روٹی کی بہی زیارت کراتے ہین گرد و نواح کے لوگ ہر مہینے مین دو بار یہان زیارت کو
آتے ہین ایام عرس مین دور دور سے اکثر ہزار ہا آدمی جمع ہوتا ہی یہ جگہہ بہی زیارتگاہ خاص و عام ہے ❊

درگاہ شیخ محمد علی حزین گیلانی بیرون شہر بنارس فاطمان مین یہ نامی درگاہ ان بزرگ
نے اپنی حیات مین بنوائی تہی بموجب بیان آرائش محفل کے سنہ ۱۱۸۰ ہجری مین انہون نے وفات
پائی ہر پنجشنبہ کو بنارس کی خلقت صبح سے شام تک زیارت کو آتی ہے ❊

درگاہ فدو پیر اگرہ کے قریب سکوہ آباد سے ۱۲ میل رپاڑی گانو مین عیدگاہ کے پیچھے یہ سنگ سرخ
کی عمارت گنبددار بنی ہوئی ہے اسکے گرد خوبصورت جالیان ہین اگرچہ یہان اور بہی چند برج ہین مگر یہ
برج سب سے زیادہ خوبصورت اور شاندار ہے ❊

درگاہ قاسم سلیمانی ضلاع مغربی و شمالی مین زیر چنار گڈہ یہ مسلمانون کی زیارتگاہ ہے سہن کے
مکان سنگین اور عالیشان بنے ہوئے ہین وسط مین ایک مسجد ہے ❊

درگاہ قطب عالم شاہ گجرات مین احمداباد سے تہوڑی دور شہر بٹوہ مین تالاب اور قبرستان
کے شمال کو یہ بہت بڑا اور بلند گنبد ہے حضرت ممدوح کو بعض نے بدر عالم بخاری کا والد لکہا ہے

اور بعض نے مخدوم جہانیان کا نبیرہ لکہا ہے یہ گنبد نوصدی ہجری کا تعمیر کیا ہوا ہے صاحب **آرایش محفل** لکہتے ہین کہ یہان خادمون کے پاس ہاتہہ کی چوڑائی کے موافق ایک لمبا ٹکڑا ہے کوئی اوسکو لکڑی بتاتا ہے کوئی پتہر تجویز کرتا ہے کسیکو لوہا نظر آتا ہے تعجب کی بات ہے کہ ہر شخص کو کچہہ اور ہی نظر آتا ہے ❊

درگاہ قطب صاحب یہ متبرک زیارتگاہ خاص و عام حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ دہلے سے گیارہ میل جنوب کو مہرولی کے قریب واقع ہے یہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہین انکا وصال چودہوین ربیع الاول سنہ ۶۳۴ھ کو ہوا درگاہ کا شمالی دروازہ اسلام شاہ کے عہد سلطنت سنہ ۱۵۴۱ء مین یوسف خان نے بنوایا تہا اور غربی دروازہ شاہ عالم بادشاہ کے وقت مین شاکر خان نے تعمیر کروایا حضرت کا مزار پرانوار کچا ہے اسپر ہر وقت غلاف پڑا رہتا ہے اوسکے گرد خوبصورت چوبی کٹہرا ادہ گز بلند بہادر شاہ کا بنوایا ہوا ہے اور اوس سے بہت فاصلہ پر سنگ مرمر سفید کی جالیدار خوبصورت دیوار جسمین شرقرویہ دروازہ ہے سنہ ۱۷۱۷ء مین فرخ سیر نے بنوائی تہی دروازہ کے قریب سنگ مرمر کا مزار مولانا فخرالدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور جگہہ جگہہ صدہا مزار سنگین امرا اور مشائخین کے بنے ہوئے ہین جانب شرق حافظ داود کی باولی کے قریب مسجد ہے اوسکا اول درجہ تو **مولوی سید احمد خان** نے خواجہ صاحب کا بنوایا ہوا لکہا ہے اور دوسرا درجہ سلیم شاہ کے عہد سلطنت سنہ ۱۵۴۹ء مین بنا ہے تیسرا درجہ سنہ ۱۸۲۹ء مین درگاہ کی جالیون کے ساتہہ بنوایا تہا مسجد کی محراب پر کتبہ کندہ ہے یہان ہر سال ربیع الاول کی چودہوین تاریخ بتقریب عرس بہت خلقت شب باش آتی ہے موسم بہار مین یہان بسنت چڑہائی جاتی ہے بہادون کے مہینے مین جب پنکہے چڑہتے ہین تو بڑی کیفیت اور رونق ہوتی ہے ❊

درگاہ نظام الدین اولیا دہلی سے تین میل اور قلعہ اندرپت سے ایک میل جنوب کو یہ مشہور اور متبرک درگاہ خلقت کی زیارتگاہ ہے انکا وصال سنہ ۱۳۲۵ء مین ہوا آثار الصنادید سے

ثابت ہے کہ پہلے اسکے مزار پر ایک چھوٹا گنبد تھا جسکے اندر فیروز شاہ تغلق نے اپنے

دوسو پچاس
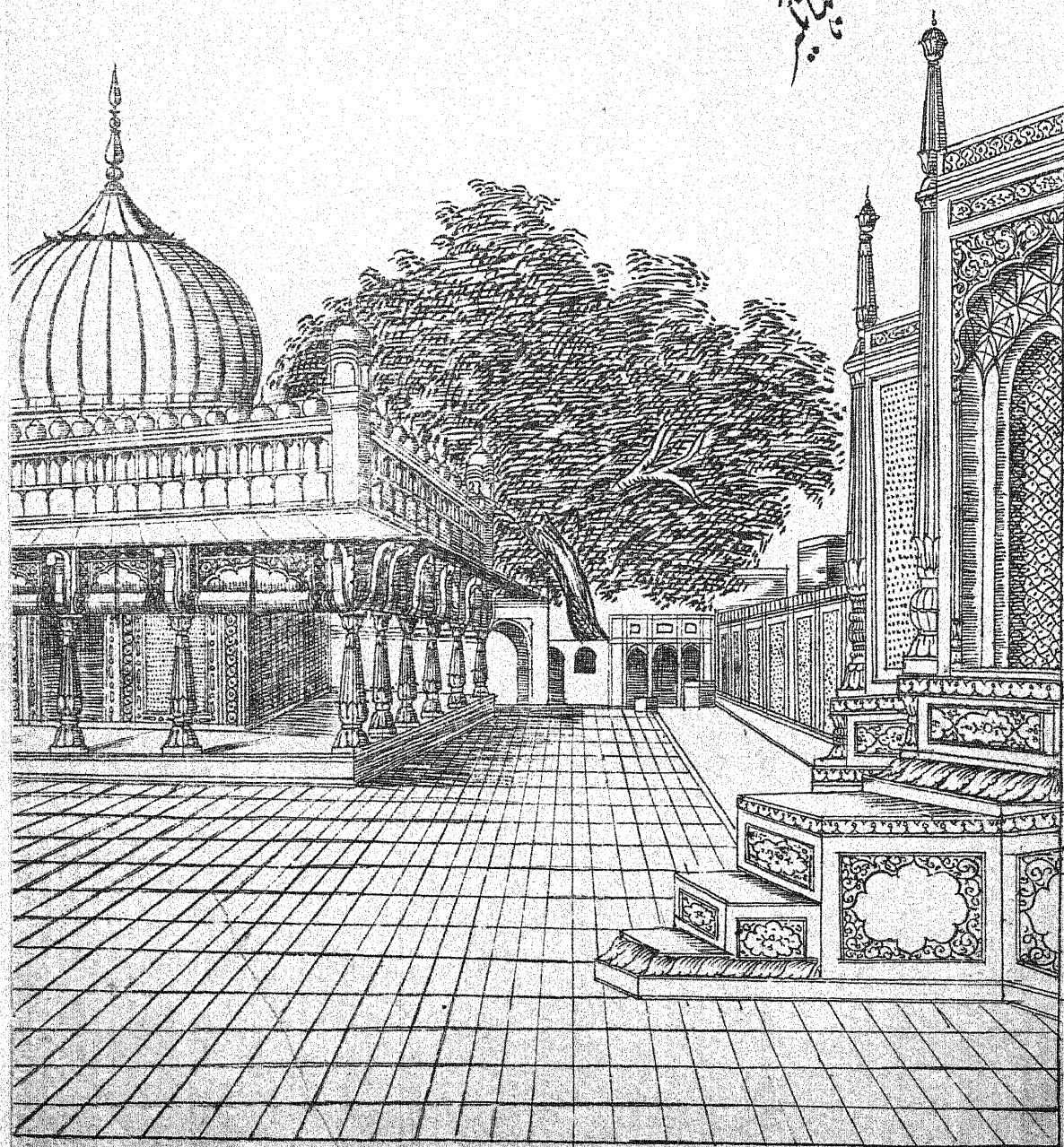
ثابت نہیے کہ پہلے اسکے مزار پر ایک چھوٹا گنبد تھا جسکے اندر فیروز شاہ تغلق نے اپنے
عہد سلطنت مین صندل کا چھپر کہٹ لگایا اور کونون پر چار کٹورے طلائی زنجیرون مین
لٹکائے اب یہ کٹورے ندارد ہین ۱۵۱۶؁ء مین نواب سید فریدون خان نے گنبد کے
گرد سنگ مرمر سفید کی جالیان لگائین اور کتبہ کندہ کرایا ۱۶۰۸؁ء مین نور الدین جہانگیر کے
عہد مین فرید خان عرف مرتضی خان نے مزار کے گرد ایک کٹہرا سیپ کی بچی کاری کا لگایا
اور تاریخ کندہ کرائی بعد ازان ۱۶۵۳؁ء یعنے شاہجہان کے زمانہ مین خلیل اللہ خان نے اس گنبد
کے گرد سنگین غلام گردش سنگ سرخ کے ستونون پر بنوائی اور تاریخ تعمیر کہدوائی پھر ۱۸۰۸؁ء
مین نواب احمد بخش خان رئیس فیروز پور جہرکہ نے اس غلام گردش کے ستون نکلوا کر سنگ مرمر
کے بہت عمدہ ستون لگائے بعدہ ۱۸۲۰؁ء مین فیض اللہ خان بنگش نے اس غلام گردش
مین تانبے کی چھت طلائی اور منقش لگائی ۱۸۲۳؁ء مین اکبر شاہ ثانی نے سنگ مرمر کا برج
جسپر سنہری کلس ہے تعمیر کروایا یہان سترہوین تاریخ ربیع الثانی کو عرس ہوتا ہے اور
اٹھارہوین کو صبح سے شام تک بڑی دہوم کا میلا ہوتا ہے اس درگاہ کی اور عمارتون
کے حالات علیحدہ لکھے گئے ہین ؂

درگاہ ولی اللہ شاہ اگرہ سے تہوڑی دور شمال کو وزیر پور مین یہ درگاہ واقع ہے
شاہجہان کے عہد مین شاہ صاحب نے وفات پائی یہ مزار مع جالیدار کٹہرے کے بائس فٹ
مربع سنگ مرمر کے چبوترے پر واقع ہے اسکے گرد دالان اور غرب کو مسجد ہے
ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین انکو حال کا بنا ہوا لکھا ہے جب انکو
دفن کیا تو انکا مزار ٹیڑہا تیار ہوا تھا اور میت بھی ٹیڑہی رکھی گئی تھی لوگون نے تہوڑے روز
بعد ان کے مزار کو درست کرنا چاہا کہ یکایک انکی کرامات سے مزار سیدہا ہو گیا ؂

درگاہ یوسف قتال دہلے کے جنوب کو مسجد کہڑکی سے تہوڑی دور یہ برج
جسکے گرد سنگ سرخ کی عمدہ جالیان ہین واقع ہے عرصہ دو سو پچانوے سال سے زیادہ ہوا

کہ اس درگاہ کو شیخ صلاح الدین خلیفہ شیخ فرید الدین شکر گنج نے تعمیر کرایا تہا آثار الصنادید میں
مین لکہا ہے کہ یوسف قتال شیخ جلال الدین لاہوری کے خلیفہ تہے ٭

دروازہ چندیری سرحد مہاراجہ سیندہیا مین چندیری پرانا شہر تہا یہ اوسکا دروازہ
کہنڈرات مین نئی چندیری سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے صاحب آرکی اولاجیکل
سروے انڈیا نے اسکو چندیری کا شرقی دروازہ لکہا ہے یہ عمارت پندرہ فٹ بلند
اور ساڑہے بارہ فٹ چوڑی بالکل سنگین ہے باوجود پرانے ہونے کے اسکی حیثیت اب تک
نہین بگڑی اسکے اوپر کنگورے ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ اسکی مرمت مسلمانون نے
کی ہے اسکی سنگین چوکہٹ کے دونون طرف دو ننگی عورتون کی مورتین کندہ ہین جنکے ہاتہون
مین گلدستے ہین اور دو سنگین بڑی بڑی مربع چوکیان جیسے اکثر دروازون کے بیچ مین ویسا ہوتی
ہین اسمین بہی بنی ہوئی ہین اسکے قریب چند کہنڈر محل اور مندرون کے موجود ہین ٭

دروازہ علائی زیر مینار قطب صاحب یہ سنگ سرخ کی عمارت مسجد قوۃ الاسلام کا دروازہ ہے
اسکو سلطان علاء الدین نے اپنے عہد سلطنت ۱۳۱۰ء مین تعمیر کرایا تہا اسکی شان وشوکت
اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے اسمین چارونطرف محرابی دروازے اور اوپر بہت بلند گنبد ہے
اسکی صورت مقبرہ کے موافق معلوم ہوتی ہے کل پتہر اسمین کندہ کار لگا ہوا ہے کوئی جگہہ بیل بوٹے
سے خالی نہین محرابون پر آیات قرانی اس طرح سے کندہ کی ہین کہ دیکہنے والے کو ایک طرف سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ قران آسمان کو عروج کرتا ہے اور دوسری طرف یہ نظر آتا ہے کہ قران آسمان سے
نازل ہو رہا ہے اسکے غربی اور جنوبی اور شمالی دروازون پر کتبے کندہ ہین اب یہ عمارت بہت
خراب ہوتی جاتی ہے اور پتہر کو بہی شور کہائے جاتا ہے اندر سے یہ دروازہ ساڑہے چونتیس
فٹ اور باہر سے ساڑہے چپن فٹ مربع ہے اور آثار دیوار کا گیارہ فٹ ہے اسکے دائین
طرف مینار قطب صاحب اور بائین جانب درگاہ امام ضامن ہے ٭

دمڑی مسجد یہ مسجد دکن مین احمد نگر کے قریب جنوب کی طرف واقع ہے مرشد بک

نقشہ قلعہ شاہجہان آباد متعلقہ صفحہ
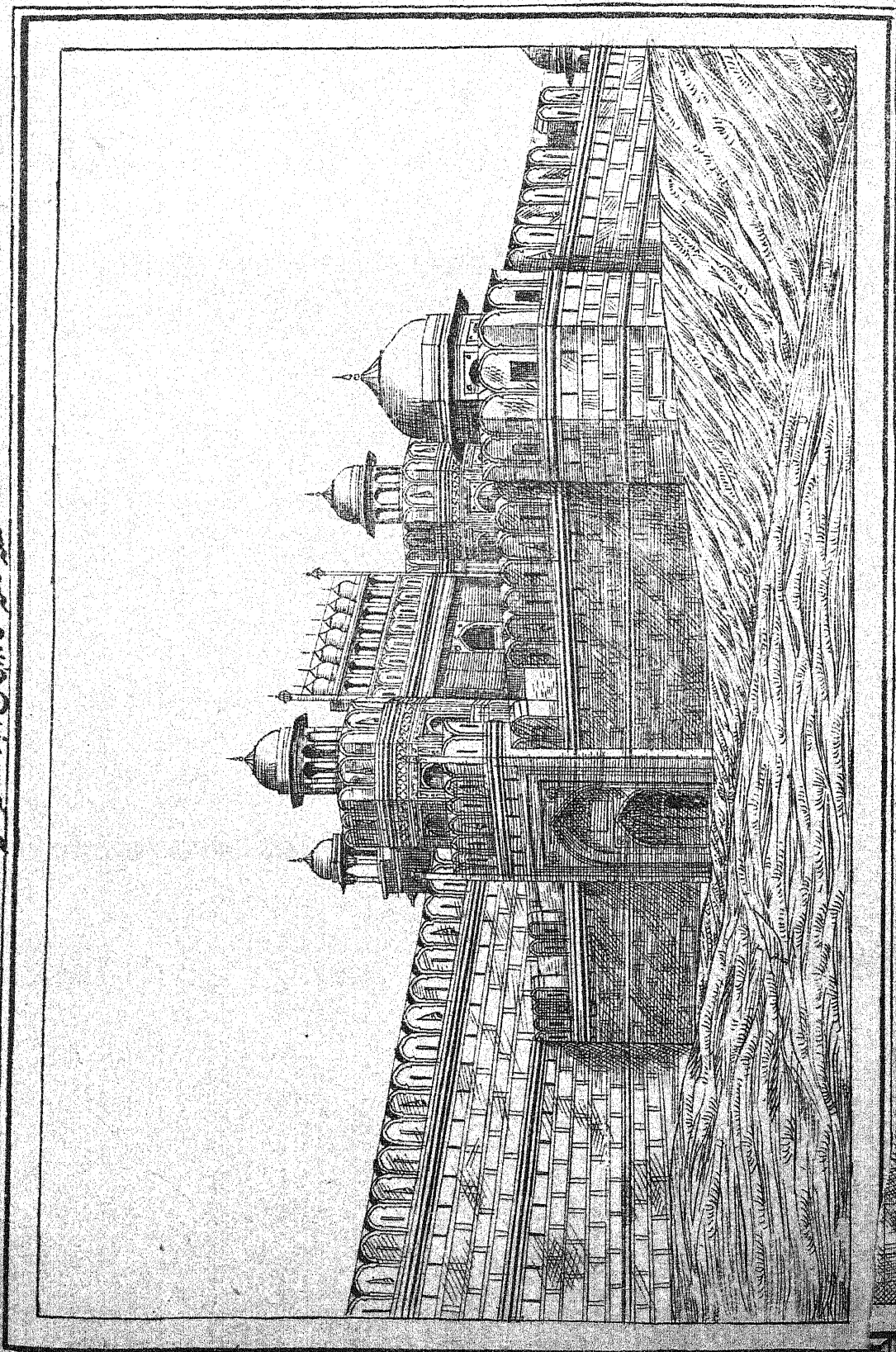
ہین اس مسجد کا نام دمڑی مسجد لکہا ہے مگر اس نام کی وجہ تسمیہ نہین معلوم ہو سکتی قیاس یہ چاہتا ہے
کہ جیسی دہلی مین موٹہہ کی مسجد مشہور ہے اور اوسکی وجہ تسمیہ مولوی سید احمد خانصاحب نے بطور
ایک قصہ کے لکہی ہے وہی شکل اسکی بہی ہو عمارت اس مسجد کی چہوٹی اور عمدہ ہے ؀

دوتال اور اعلاقہ دکن مین جو تین تال ہے جسکا ذکر ت کی ردیف مین آچکا ہے اسکی متصل یہ
عمارت بباعث دو منزلہ ہونے کے دوتال کہلاتی ہے مگر اوسکی برابر خوبصورت نہین ہے
نیچے کا درجہ اس عمارت کا ایک سو دو فٹ مربع ہے سولہ سیڑہیان چڑہ کر منزل ثانی پر جانا
ہوتا ہے **جان سیلیزونڈرزاف** اور اسے منکشف ہے کہ اصل مین یہ رام چندر کا مندر ہے
چنانچہ اسمین رام چندر اور اوسکے بہائی بہرت جی اور لچہمن جی کی مورتین اور مورتون سے بہت سی
ہین اس عمارت کو بہی بہت سخت پہاڑ تہو تہا کر کے اوسی زمانہ مین بنایا تہا کہ جب تین تال بنا تہا ؀

دو ماتھانی سکم مین نمیم پہاڑ پر یہ سیاہ تہہر تیس فٹ لمبا اور تیرہ فٹ بلند ہے اسپر چند الفاظ کندہ
ہین اونکا تلفظ اوم مانی پدمی اوم ہے ان لفظون کے سبب بودہ اس تہہر کی پوجا کرتے
ہین اسپر سواے ان الفاظ کے کتبہ بہی کندہ ہے **ڈاکٹر ہوکر ہمالاین جرنیل جلد اول** سے
واضح ہے کہ اس تہہر کو میرا کلانگ ایک بودہ نے بہت مدت ہوئی جب کندہ کرایا تہا ؀

دوار کا رجستان مین اودیپور سے بائیس میل دریاے بنس کے کنارے یہ مشہور اور بہت
پرانی جگہہ ہندون کی پرستش کی ہے یہان صدہا ہندو دور دور سے آتے ہین **ٹوڈ ز رجستان**
سے واضح ہے کہ اس جگہہ سواے ایک مورت کے کوئی چیز ایسی عجائبات سے نہین جو قابل تعریف
ہو یہ مورت وشنو کی وہ ہے جسکو اگلے زمانہ یعنے ۱۶۶۸ء سے پہلے تہرا مین پوجتے تہے ؀

دہر مالنگ اور اعلاقہ دکن مین مندر پرسرام کے سامنے یہ مندر بہت سخت پہاڑ تہو تہا کر کے
بنایا ہے اسکے دروازہ سے مندر پرسرام کے دروازہ تک ایک گلی بارہ سو فٹ لمبی پہاڑ کاٹ کر
بہت خوب صورت بنائی ہے اور دروازہ مندر جو گیارہ فٹ چہہ انچہ سے چار فٹ چہہ انچہ مربع ہے پہلے اوسکے
داہنی بائین دو مورتین شیر کی تہین **جان سیلیزونڈرزاف** اور امین تحریر ہے کہ یہ مورتین

عالمگیر کے عہد سلطنت مین خراب کی گئین اور انکے نشان اتبک موجود ہین دروازے کے اندر ایک لکشا صحن اکیاون فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ہے اوسکے سامنے عمارت مندر پہاڑ تہوتہا کر کے بہت خوبصورت بنائی ہے اسکی چہت ایک سو چوالیس ستونون پر قایم ہے طول ہر ستون کا سولہ فٹ چار انچہ اور سطبری چار فٹ تین انچہ ہے مندر کے بیچ مین سوا سے بہت بڑے لنگ مہادیو کے بہت سی مورتین برہما وشنو مہادیو ویرا بدہ راگو بند راما بہوانی لکہشمی رام چندر ہنومان انندی اور دہیراج راج وغیرہ کی کہدی ہوئی ہین دہرماراج کی مورت سب مورتون سے بڑی ہے اور اسی سبب سے **جان سیلی صاحب** نے اس مندر کو دہرماراج اور دہرمالنگ کا لکہا ہے اسکی تعمیر نوصدی عیسوی مین ہوئی اب بہی اسمین عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے اور کوئی در و دیوار مورت کندہ ہونے سے خالی نہین ہے ٭

دہمک بنارس سے ساڑہے تین میل شمال کو کہنڈرات مین یہ پرانی گول عمارت ایک سو نو فٹ دس انچہ بلند دہمک برجی کے نام سے مشہور ہے اسکو نیچے سے تینتالیس فٹ کی بلندی تک سنگین اور اوپر سے چہیاسٹہہ فٹ دس انچہ خشتی بنایا ہے اس کا دور دو سو بانوے فٹ اور گرد اٹہہ پکہین ہین ہر پکہہ کی چوڑائی نیچے سے اکیس فٹ چہہ انچہ اور اوپر سے پانچ فٹ ہے اور ایک پکہہ سے دوسری پکہہ تک پندرہ فٹ کا تفاوت ہے چوبیس فٹ کی بلندی پر ہر پکہہ مین ایک نشیمن ساڑہے پانچ فٹ سے ساڑہے پانچ فٹ مربع بنایا ہے **جنرل کننگہم صاحب** رقمطراز ہین کہ ان نشیمنون مین آدمی کے قد کے برابر بدہ کی مورتین چبوترون پر کہڑی تہین جو مدت سے مفقود ہین لیکن ایک مورت ان مین کی اب تک بنارس کے کالج مین رکہی ہے اس عمارت کی اینٹین ایسی بڑی اور مضبوط ہین کہ اونکا کچہہ بیان نہین ہوسکتا سر پر اس برجی کے ایک سوراخ جہنڈا کہڑا کرنے کے واسطے اتبک نمایان ہے **رپورٹ آرکیالوجیکل سروے انڈیا** مین لکہا ہے کہ یہ عمارت سنہ ٦٠٠ء مین تعمیر ہوئی ہے ٭

دہوبی تال قلعہ گوالیار کے اندر جانب جنوب جورانی تال اور چہیدی تال ہے وہان یہ تالاب

سب سے بڑا چار سو فٹ لمبا اور دو سو فٹ چوڑا دھوبی تال کہلاتا ہے آرکی اوجیکل سرویر صاحب کی تحریر سے واضح ہے کہ یہ تالاب ہمیشہ خشک اور موسم برسات مین پرآب رہتا ہے ❊

دیوان خاص یہ بے بہا سنگ مرمر سفید جلا ساز کی عمارت قلعہ شاہجہان آباد مین دیوان عام کے شرق کو دو سو چالیس فٹ لمبے اور چار فٹ بلند چبوترہ پر ایک سو دو فٹ طول مین اور اٹھتر فٹ عرض مین. مع مربع ستونون اور مرغولون کے اندر کے رخ اوپر سے نیچے تک طلا کار اور اجارہ تک رنگ برنگ کے پتھرون سے منقش اور بچی کار ہے اسکا ایک ایک بیل اور بوٹہ قابل ثنا ہے اور محرابون پر یہ شعر لکھا ہے ؎ اگر فردوس بر روی زمین است ❊ ہمین است و ہمین است و ہمین است ❊ اسکے کونون پر بہت خوبصورت چار برجیان سنہری کلسیون دار اور جانب شرق جالیوندار دیوار جسمین آئینے جڑے تھے مع سہ دری کے بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے محل کے گرد غلام گردش اور بیچ مین بڑا مکان ہے اسمین ایک سنگین تخت رکھا ہے **ہنڈبک ہارکورٹ** سے منکشف ہے کہ پہلے اس عمارت مین چاندی کی چھت جڑی ہوئی تھی جو ۱۷۶۰ع مین سداشیو بہاو مرہٹہ لوٹ کر لیگیا بروقت گلائے جانے کے یہ چاندی سترہ لاکھ روپیہ کی بچی تھی۔ **صاحب مرات افتاب نما** نے زر مصارف اس عمارت کا جواب موجود ہے نو لاکھہ روپے لکھے ہین پہلے اسی محل مین تخت طاوس تھا جو بموجب **تاریخ محمد شاہ** کے محمد شاہ نے نادر شاہ کے بیٹے کو اپنی لڑکی کے جہیز مین دیدیا اس تخت کا نام تخت طاوس اس وجہ سے تھا کہ اسکے پیچھے دو مورتین مورون کی دمین پہلائے جسطرح مور ناچتے ہین کھڑی تھین اور اون مین نہایت بیش قیمت رنگارنگ کے لعل و یاقوت و فیروزے عقیق اور زمرد جڑے تھے اوستادون نے اونکو ایسا خوبصورت بنایا تھا کہ اونمین اور اصلی مورون مین کچھہ فرق نہ تھا دونون مورون کے بیچ مین زمرد کے ٹکڑے کا ایک طوطا اصلی طوطے کی برابر بنا ہوا تھا کوپر زہنڈبک سے ظاہر ہے کہ تخت طاوس چھہ فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا تھا اوسکے چھہ ٹھوس طلائی پایے ہیرون سے جڑے ہوے تھے اور اوپر بنگلہ نما سونیکی بنت کار جڑاو چھت ٹھوس طلائی بارہ ستونون پر

قایم تھی اور اوپر قرمزی مخمل کا کارچوبی بہت مغرق شامیانہ جسکی جھالر مین موتی لگے ہوے تھے اٹھہ اٹھہ فٹ لمبی سونے کی ٹھوس جڑاؤ چوبون پر لگا ہوا تہا زر مصارف تخت طاؤس چھہ کروڑ لکھا ہے ۱۸۵۸ء مین گورنمنٹ کی طرف سے اس عمارت کے گرد آہنی کٹھرا لگایا گیا ہے تاکہ کوئی جانور یا آدمی اسکو خراب نکرے اسکے جنوب کو خوابگاہ اور تسبیح خانہ اور برج طلائی بہت بےنظیر عمارتین ہین اور جانب شمال حمام اور شاہ برج نہایت عمدہ اور نفیس مکانات ہین اس بےمثل یادگار سلاطین سلف کو دیکھکر اکثر آدمیون کو رونا آتا ہے ان محلون مین نہر بہشت سنگ مرمر کی بنی ہوئی اب تک موجود ہے پہلے یہ نہر جاری رہتی تھی - جانب شمال مغرب موتی مسجد واقع ہے اوسکا حال علیحدہ لکھا گیا ہے اکثر کتب سے ثابت ہے کہ ان عمارات اور تخت طاؤس کے بنانے مین آسٹن دی بورڈیکس نامے فرانسس معمار شریک تہا *

دیوان عام یہ سنگ سرخ کی عمدہ عمارت قلعہ شاہجہان آباد مین نوبت خانہ کے روبرو جواب ایڈجوٹنٹ کا دفتر ہے ایک بلند چبوترہ پر بادشاہ کے دربار کی جگہہ ہے اسکا طول دو سو ایک فٹ اور عرض بہتر فٹ ہے اسکی چہت جسکے کونون پر چار برجیان ہین بڑے بڑے سنگ سرخ کے مربع ستونون پر قایم ہے یہ عمارت سہگہی ہے اور ہر گہی مین بیس ستون ہین جانب شرق جہان نشیمن شاہی ہے بہت بڑی سنگ سرخ کی دیوار دو سو ایک فٹ لمبی بنائی ہے اوسکے وسط مین نشیمن فرش محل سے دس فٹ بلند اکیس فٹ سے سات فٹ مربع سنگ مرمر سفید سے بنایا ہے اوسمین رنگارنگ کے بیش قیمت پتھرون سے پچی کاری اور منبت کا کام کیا ہے اسکی بنگلہ نما چہت جسپر سنہری پانچ کلسیان ہین - سنگ مرمر کے چار ستونون پر مبنی ہے اسکی دیوار پر طرح طرح کے پرند جانورون کی نہایت خوبصورت تصویرین بنائی ہین زیر نشیمن ایک چوکی سنگ مرمر کی رکہی ہے جسپر مستغیث استادہ ہوکر عرض معروض کیا کرتے تھے - اب اسکی حفاظت کے واسطے آہنی کٹھرا لگایا گیا ہے اس نشیمن کی تیاری مین بھی آسٹن دی بورڈیکس شریک تہا پہلے اس محل پر سفید رنگ اور نقاشی کی ہوئی تھی اور گرد سنگ سرخ کا قد آدم کٹھرا جالیدار جسکو گلال باڑی کہتے تھے لگا ہوا تہا اس محل کی تعمیر قلعہ کے

ساتھہ ہوئی تہی اب اسمین کافی شاپ اور کان ٹین ہے *

دیوان محل یہ عمارت جسکی وضع دیوان عام دہلی سے ملتی ہے ایک سو اسی فٹ لمبی اور ساٹھہ فٹ چوڑی قلعہ اکبرآباد مین اکبر کے دربار کی جگھہ ہے اسمین تخت ہی رکہا ہے جسپر اکبر بادشاہ اجلاس فرماکر عدل کرتے تہے اس محل کے ستون اور مرغولین بہت خوبصورت اور خوش وضع ہین اسمین صندل کے وہ کواڑ جو محمود غزنوی سوسنات کے مندر سے غزنین کو لیگیا تہا رکہے ہین **پیپس ایٹ دی فار ایسیٹ** مظہر ہے کہ جنرل ناٹ صاحب نے یہ کواڑ غزنین سے لاکر رکہے ہین *

دیوسر تبت مین یہ نامی چشمہ جسکا پانی نہایت گرم اور جوشزن ہے ساٹھہ فٹ مربع ہے **صاحب آرایش محفل** نے لکہا ہے کہ جب کوئی یہان کا آدمی یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ سال آیندہ میرے حق مین کیسا ہوگا تو وہ ایک ہانڈی مین چانول ڈالکر اور اوسکا موہنہ خام کر بہت زور سے اس چشمہ مین پہینکدیتا ہے جب ہانڈی اوبہر آتی ہے تو اوسی نکالکر دیکہتا ہے اگر اوسکے چانول پک گئے تو سال آیندہ کو اپنے حق مین اچہا سمجہتا ہے اور اگر چانول کچے رہے یا بگڑ گئے تو سال آیندہ کو سال گزشتہ سے بہتر نہین جانتا۔

دیوی جگت امبے کہجوراہو علاقہ مالوہ مین کنڈریا مہادیو کے مندر کے شمال کو یہ مندر تہتر فٹ لمبا اور ساڑہے اونچاس فٹ چوڑا ہے اسکی عمارت یہان کے بڑے مندر کی عمدگی کو نہین پہونچتی اسمین چار درجے ہین **رپورٹ آرکیالاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ پہلے اس مندر مین وشنو کی پوجا ہوتی تہی اور اب دیوی جگت امبے کی پوجا ہوتی ہے لیکن وشنو کی مورت ہی مندر مین رکہی ہے *

باب دال ہندی

ڈہونڈا باولی قلعہ گوالیار مین ڈہونڈا دروازہ کے قریب ہونے سے یہ چالیس فٹ گہری باولی ڈہونڈا باولی کہلاتی ہے اسکا طول تیس فٹ اور عرض پندرہ فٹ ہے لیکن اسکا پانی کچہہ عمدہ نہین **صاحب ویر انڈیا** رپورٹ لکہتے ہین کہ جب جہڑا تالاب خشک ہو جاتا ہے تو لوگ اسمین نہاتے ہین *

باب الراے

راجون کی بائین دہلی سے گیارہ میل قطب صاحب مین یہ باولی مقبرہ ادہم کے قریب مع کہنڈر مسجد کے واقع ہے دولتخان نے سکندر لودہی کے عہد سنہ ۱۵۱۶ع مین اسکو بنوایا تھا۔ مولوی سید احمد خان صاحب لکہتے ہین کہ اسکے قریب ایک محلہ مین راج رہتے تھے اس وجہ سے یہ باولی راجون کی بائین مشہور ہوگئی ہے ✦

رامچندر کہجوراہو کہجوراہو علاقہ مالوہ مین یہ بہت بڑا سنگین مندر ہے اسمین تخمیناً چارسو تین مورتین کندہ ہین اور وہ بلندی مین دوفٹ اور ڈہائی فٹ سے کم نہین ہین اسکے کونون پر وشنو کے چار چہوٹے چہوٹے مندر ہین انکی تعمیر کی نسبت ڈایرکٹر جنرل کننگہم صاحب لکہتے ہین کہ بڑے مندر سے ڈیڑہ سو برس بعد کے ہین بڑے مندر کے بیچ مین بڑی مورت چار فٹ ایک انچہ بلند ہے اوسکے چار ہاتہہ اور تین سر ہین بیچ کا سر آدمی کا اور داہین بائین شیر کے سر بنائے ہین کتبہ مندر سے ثابت ہے کہ یہ مندر سنہ ۹۵۵ع مین تعمیر ہوا ہے ✤

رامیشور بمبی احاطہ مین ستارہ سے تہوڑی دور جو مولے گانو مشہور ہے وہان دریا کے کنارہ پرسرام کے مندر کے قریب یہ مندر رامیشور کی پوجا کا ہے ہنڈبک اف مرے کا بیان ہے کہ ستارہ کے ایک مہاجن پرسرام نام نے اس مندر کو بنوایا تہا اس جگہہ بہتسے مندر بارہ اگست سنہ ۱۸۳۶ع سے پہلے کی تعمیر کی ہوی ہین یہان سے تہوڑی دور ایک کتے کی قبر ہے جیسی دہلی مین شیر جنگ خان کے باغ کے قریب شیر کی اور اگرہ مین سکندرہ کے رستہ مین گہوڑے کی قبر ہے ہنڈبک اف مرے سے منکشف ہے کہ اس قبر کو راجہ ساہو نے اس وجہ سے بنوایا تہا کہ ایک روز شکارگاہ مین اوسکو تیندوے نے گھیر لیا اوسوقت اوسکے کتے نے راجہ کی جان بچائی جب سے کتے کی رفاقت راجہ کے دلنشین ہوگئی جب وہ کتا مر گیا تو راجہ نے اوسکی قبر بنوادی ✤

رانی تال اور چہیدی تال قلعہ گوالیار کے جنوبی گوشہ مین یہ دو تالاب باولی کی صورت

انشی فٹ سے ساٹھہ فٹ مربع ہین ان مین پانی ہمیشہ نہین رہتا ان مین ایک تالاب جہ مان سنگھ کی رانی نے اور دوسرا لونڈی نے بنوایا تہا اسی سبب ان کو رانی تال اور چھیدی تال کہتے ہین جنرل کننگہم صاحب نے ان کو سنہ ۱۵۰۰ع کا بنا ہوا لکھا ہے *

رشاب دیو یہ عمدہ عمارت رجستان مین آبو کے پہاڑ پر واقع ہے اسکا صحن ایک سو اسی فٹ سے سو فٹ مربع ہے اوس کے گرد اٹھاون کوٹھریان اور آگے دالان مع ستون اور مرغولون کے بہت خوبصورت کندہ کار اور جلا ساز سنگ مرمر کے بنائے ہین ہر ایک کوٹھری اس مندر کی نئی طرح اور نرالے ڈہنگ کی ہے دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کوٹھری کا بنانے والا معمار نیا ہوگا کیونکہ ایک کوٹھری کی وضع دوسری کوٹھری سے نہین ملتی ہر کوٹھری مین آدمی کے قد کے برابر جین ایشر کی مورت رکھی ہے **ہنٹر بک آف مرے** وغیرہ سے ثابت ہے کہ اس مندر نایاب کو دو بہائی تیج پال اور بسنت پال مہاجنون نے جنکی بنائی ہوئی چندراوتی ہے راجہ بہیم دیو کے عہد مین تعمیر کرایا تہا *

رنگ محل قنوج یہ کہنڈر عمارت قلعہ قنوج کے گوشہ جنوب غرب مین تین سو چالیس فٹ لمبی اور ایک سو اسی فٹ چوڑی ہے اسکے چار فصیلین ہین یعنی فصیل کے اندر فصیل ہے اور بیار فصیل کے چار برج ہین آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس محل کو جے پال نے جسکو سنہ ۱۰۱۸ع مین محمود غزنوی نے مسخر کیا تعمیر کرایا تہا *

باب الزاے

زنانی مسجد قلعہ اکبرآباد مین موتی مسجد کے پیچھے یہ عمدہ سنگ مرمر کی مسجد جسکو کارلیل صاحب اسسٹنٹ سروے انڈیا نے نگینہ مسجد لکھا ہے شاہجہان بادشاہ نے بیگمات کی نماز کے واسطے اپنے حرم مین بنوائی تہی اسکے دالان کی پانچ محرابین ہین اور چار برجیان کونون پر بہت معقول بنائی ہین صحن کی ناف مین پاکیزہ حوض ہے یہ مسجد اندر سے ایسی منقش اور طلا کار اور پچی کار ہے کہ تاج محل کی مثل معلوم ہوتی ہے پیپس ایٹ دی فار ایسٹ مین لکھا ہے

کہ یہ مسجد بھی آئین قومی بورڈ کیس کے انتظام سے تعمیر ہوئی تہی *

زنجیری مسجد نرور سے پچاس میل رنود مین یہ چھوٹی اور سنگین مسجد واقع ہے زنجیر نما کٹہرا ہونے سے لوگون نے اسے زنجیری مسجد مشہور کردیا ہے **ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** مین ہکو بنوایا ہوا اورنگ زیب عالمگیر کا لکھا ہے *

زینت المساجد یہ بہت پاکیزہ اور شاندار مسجد قلعہ شاہجہان آباد سے جانب جنوب بنوائی ہوئی نواب زینت النسا بیگم بنت عالمگیر کی ہے اوسنے ۱۱۲۲ھ مین بنوائی تہی یہ مسجد سنگ سرخ کی ہے اور سرتاپا سنگ مرمر سفید کی پچی کاری ہے اسکی سات محرابین ہین اور اوپر تین برج سنگ سفید کے سنگ موسی سے پچی کار ہین اونپر سنہری کلسیان بہت خوب صورت ہین بیچ کی محراب بہت بڑی ہے اور دونون طرف دونون مینار ایسے خوش اسلوب اور بلند ہین کہ انسے مسجد کی نمود سہ چند ہوگئی ہے صحن کے درمیان حوض اور ایک جانب دو مجر ایک سنگ مرمر کا اور دوسرا سنگ باسی کا بنا ہوا ہے سنگ مرمر کے مجر مین زینت النسا بیگم کی قبر ہے اور سرہانی کتبہ کندہ ہے لیکن بڑا افسوس یہ ہے کہ غدر سے ابتک اس مسجد مین مسلمانون کو قبضہ نہین ملا **آثار الصنادید** اور **دہلی ہنڈبک وغیرہ** مین لکھا ہے کہ اس طرف کے لوگ اسکو مسجد گھٹا اور کوڑی مسجد کہتے ہین *

باب السین

سانچی سندر بدھ ہندوستان مین اشوکا کے بنائے ہوئے بدھ کے سندرون مین سب سے بڑا یہ ٹیلا سانچی گانو مین اوجین سے شرق کو اور بھوپال سے بیس میل شمال شرق کو واقع ہے کیونکہ بدھ کے سندر کا ٹیلا جو نیپالا مین ہے اوسکا دور دوسو دس فٹ اور بلندی اسی فٹ ہے اور جو ٹیلا اسی قسم کا افغانستان مین واقع ہے اوسکا گردہ ایک سو ساٹھ فٹ ہے اس ٹیلے کا دور پانسو چون فٹ اور بلندی ایک سو بیس فٹ ہے اسکے اندر کئی عمدہ مکان ہین اور اونکی وضع راجہ اشوکا کے غارون سے بہت ملتی ہے اسکے کتبون سے

واضح ہو کہ اس کتاب مین ایسے مقامات کے حالات نہین لکھے گئے ہین جو اب ہندوستان مین موجود نہین ہین [illegible]

نقشہ راجوں کی بائیں دہلی متعلقہ صفحہ

نقشہ سلیم گڈھ دہلی متعلقہ صفحہ
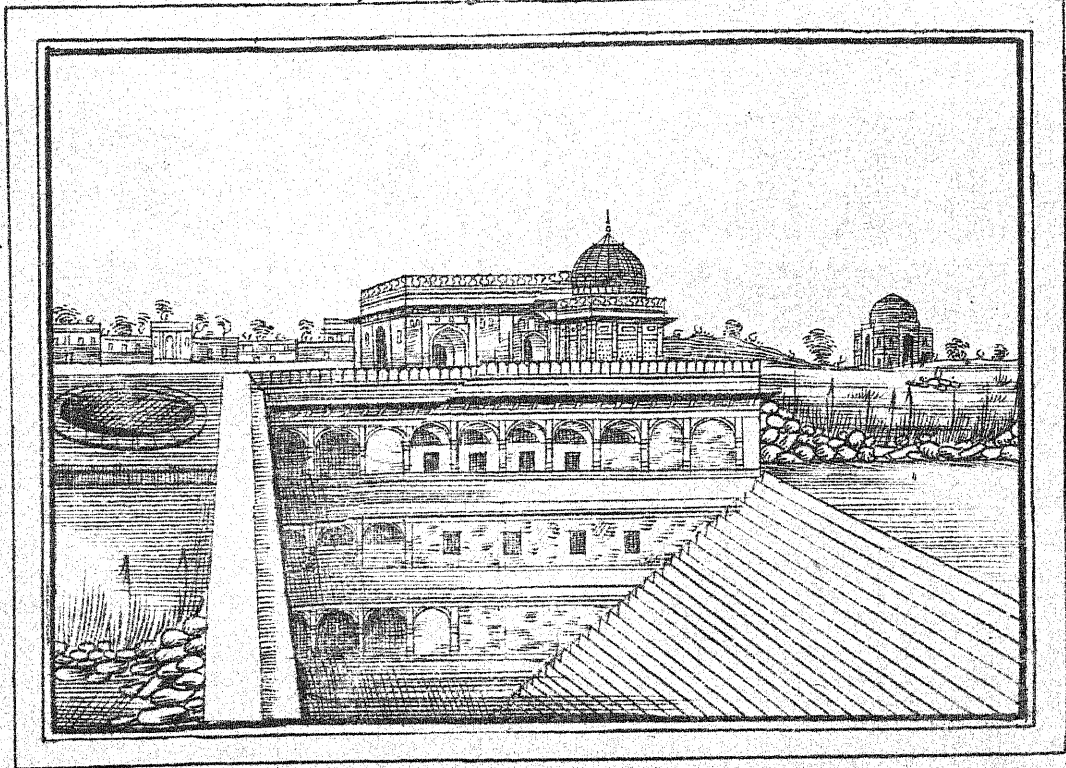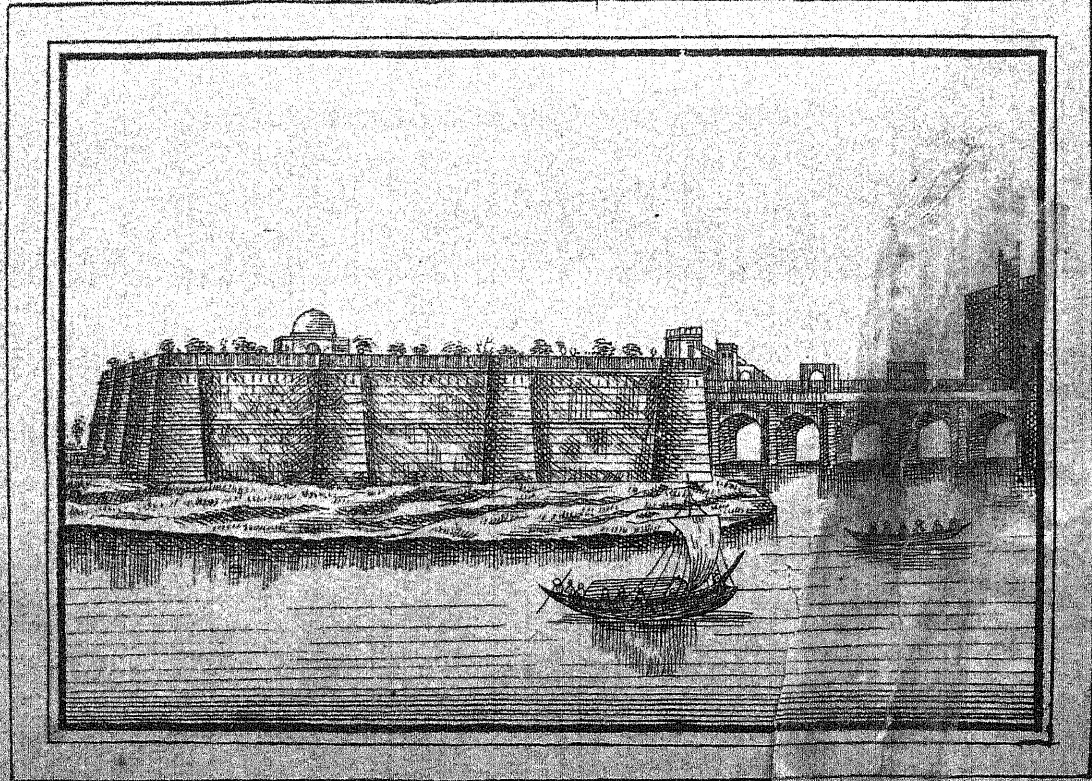
ظاہر ہے کہ یہ مندر عیسوی صدی سے دو سو پچاس برس پہلے کا بنا ہوا ہے اسکا دروازہ چالیس فٹ بلند ایسا سنگین و کندہ کار بنا ہوا ہے کہ پرانی عمارت مین ایسی صنعت کم دیکھی گئی ہے اسمین بیشمار مورتین چھوٹی اور بڑی ہر طرف کندہ ہین مرد عورتین دیو پریان ہاتی گھوڑے شیر مور وغیرہ کی تصویرین اور طرح طرح کے نقشے پہاڑون اور مکانون اور درختون اور کیاریون اور جھنڈیون کے عجیب و غریب مع خوش وضع بیل بوٹون کے بنائے ہین کہ گویا تمام دنیا کی مخلوقات کو اس دروازہ مین بھر دیا ہے یہ دروازہ بلا سقف ہے اور با وجود گزرنے مدت دراز کے کہ یہ ہمیشہ بھونچال کے صدمے اوٹھاتا اور مینہ کے تھپڑ کھاتا رہتا ہے اب تک اسمین کچھ نقص نہین آیا اس بے نظیر عمارت کو دیکھکر آدمی متحیر اور متعجب رہجاتا ہے ٭

ست پلہ دہلی شاہجہان آباد سے جنوب کو درگاہ چراغ دہلی کے قریب یہ پل جسکے سات در ہین محمد عادل شاہ تغلق کا بنوایا ہوا ہے ۱۳۲۶ء مین اوسنے نالہ پر بنوایا تھا اسکے اوپر مکان اور دو بڑے بڑے دروازے ہین یہ عمارت چونہ اور پتھر کی بہت مضبوط بنی ہوئی ہے آثار الصنادید سے منکشف ہے کہ ماہ کاتک مین یہان میلا ہوتا ہے اور گرد و نواح کے زمیندار مع عورتون اور بچون کے نہاتے ہین اونکا اعتقاد ہے کہ جو کوئی سال مین ایک بار یہان نہاتا ہے اوسپر کوئی جن یا بہوت اثر نہین کرتا کیونکہ یہان حضرت روشن چراغ دہلی نے وضو کیا تھا لیکن عمارت پل کی اب بہت خراب ہو گئی ہے ٭

ست پلہ نور آباد نور آباد مین گوالیار اور اگرہ کے درمیان دریاے سینک پر پل ہے ساتھ محرابون کے سبب دہلی کے ست پلہ کی مانند اسکو بہی ست پلہ کہتے ہین ہر ایک پایہ اس پل کا سولہ فٹ لانبا چھ موٹا اور ساڑھے پچیس فٹ بلند ہے **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** مین اس نایاب اور سنگین پل کو جو اب روز بروز خراب ہوتا جاتا ہے نواب نعمت خان کا بنوایا ہوا لکھا ہے اور ۱۶۱۶ء مین یہ پل تعمیر ہوا ہے ٭

سجدہ محل یہ عمارت بیجاپور قلعہ مین آنند محل کے قریب واقع ہے اسکے گرد کیاریان اور

درخت بالکل برباد ہوگئے اور نیز عمارت بہی خراب ہوگئی ہے اس محل کی سات منزلین تہین
اسی وجہ سے **مرے ہنڈ بک انڈیا** مین اسکو ست کہنڈی اور ہفت محلہ لکہا ہے اصل مین
یہ عمارت علی عادل شاہ کا عبادت خانہ ہے جیسا دہلی مین دیوان خاص کے قریب شاہ جہان
کا تسبیح خانہ ہے ۱۵۳۶ع مین اوسنے تعمیر کروایا تہا ❊

سداما بہار مین گیا سے سولہ میل شمال کو بارا بار پہاڑ پر یہ غار راجہ اشو کا عرف پیاداسی کا
بنوایا ہوا ہے جو دو سو پچاس برس قبل عیسوی صدی کے تیار ہوا تہا **میجر جنرل کننگہم صاحب** نے
اسکا نام سداما غار لکہا ہے اسکا جنوبرویہ دروازہ مصر کے دروازون کی صورت کا ہے اوسپر دو سطرون
مین پالی حروف کا کتبہ کندہ ہے اوسمین لکہا ہے کہ یہ غار راجہ اشو کا نے سنہ ۱۲ جلوسی مین
بنوایا تہا اس غار کے دو درجے ہین اندر کا درجہ گول ہے اوسکا قطر اونیس فٹ گیارہ انچہ ہے اور
چہت گنبد نما بنی ہوئی ہے باہر کا درجہ چونتیس فٹ ۹ انچہ لمبا اور اونیس فٹ چہہ انچہ چوڑا ہے
اوسکی چہت لمبی لداو کی فرش سے بارہ فٹ تین انچہ بلند ہے اگرچہ یہ غار اندر سے جلا ساز بنا ہوا
ہے مگر اسمین اندہیرا ہے اور ایسا روشن اور ہوادار نہین معلوم ہوتا جیسے الورا علاقہ دکن مین روشن
غار ہین اسکی صورت کوٹہری نما بنی ہوئی ہے اسکے اندر شرق کو ایک ناتمام نشیمن ہے جس سے واضح
ہے کہ یا تو اسمین کوئی مورت رکہی جاتی یا تیسرا درجہ بنانے کا ارادہ تہا یہان اور بہی کئی غار ہین اونکے
حالات ردیف وار علیحدہ درج ہین ❊

سرای سرہند سرہند علاقہ پنجاب مین یہ مغلون کے وقت کی سرای مضبوط اور خوبصورت
بنی ہوئی ہے ارکی اولاجیکل **سروے انڈیا رپورٹ** سے ہویدا ہے کہ مغلون کے
عہد مین دہلی سے کابل اور لاہور کے جانے والے مسافر یہان ضرور مقام کرتے تہے اسلئے یہ عمدہ
سرای تعمیر ہوئی تہی اسکی فصیل بہت بلند ہے اوسکے اندر کی طرف خوبصورت دالان اور کوٹہریان
مسافرون کے قیام کے واسطے تعمیر کی گئی تہین اسکا دروازہ عالیشان بنا ہوا ہے اندر سے یہ سرای
چہہ سو فٹ سے چار سو پچہتر فٹ مربع ہے مدت سے یہ سرای ویران پڑی تہی اب مہاراجہ پٹیالہ نے

اسکو اپنا قلعہ بنا لیا ہے اسکے اندر چند عمارتین دیوان خاص و دیوان عام شیش محل اور حمام وغیرہ بہت عمدہ بنوائی ہین اس وجہ سے زیادہ رونق اور آبادی ہوگئی ہے گرد کے مکانون مین گھوڑے اور ملازمین رہتے ہین اور بیچ مین ایک تالاب تین سو بیس فٹ لمبے دو سو اسی فٹ مربع ہے *

سراے فرید خان یہ پختہ سراے جسکا دروازہ بہت عالیشان شرق رویہ ہے دہلی سے نظام الدین کو جاتے ہوئے سڑک سے داہنی طرف کوٹلہ فیروز شاہ کے سامنے واقع ہے اب اسمین جیلخانہ ہے **آثار الصنادید وغیرہ** سے منکشف ہے کہ اس سراے کو نواب فرید خان نے سنہ ۱۶۱۰ع مین تعمیر کرایا تھا اور مدت سے یہ اوجاڑ پڑی تھی گورنمنٹ نے اسمین اور مکانات بنواکر اسکو جیلخانہ مقرر کیا ہے اندر قیدی اور دروازہ پر داروغہ جیل رہتا ہے *

سراے نور آباد گوالیار اور اگرہ کے درمیان نورآباد مین یہ سراے بھی عجائبات سے ہے اسکے اندر نواب گنا بیگم زوجہ نواب غازی الدین خان کی قبر ہے یہ بیگم بہت خوبصورت اور بڑی شاعرہ تھی سنہ ۱۷۷۵ع مین فوت ہوئی نواب غازی الدین کا مقبرہ دہلی مین اجمیری دروازہ کے باہر ہے اوسکا حال علیحدہ لکھا ہے **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** سے ثابت ہے کہ اس سراے کو نواب معتمد خان نے سنہ ۱۶۶۰ع مین بنوایا تھا *

سردا یہ کئی سو برس کا سنگین مندر علاقہ کشمیر مین مدمانی دریا کے کنارہ واقع ہے اسمین درگا کی مورت رکھی ہے **صاحب آرائش محفل** نے لکھا ہے کہ ہندو اس مندر کو بہت مانتے ہین

سرد باولی قلعہ گوالیار مین ہتیا دروازہ کے قریب یہ باولی بالکل مربع سرد باولی کے نام سے مشہور ہے اسکے دروازہ مین آہنی کواڑ اور اوپر چھت چار ستونون پر قایم ہے *

سرناتھ بنارس یعنی کاشی مین یہ مضبوط خشتی مندر بہت بڑا اور پرانا ہے اسکا برج سو فٹ بلند ہے اسکے اندر بدھ کی مورت رکھی ہے *

سریا گیا علاقہ بہار مین یہ مندر سورج کنڈ کے قریب واقع ہے اسمین ایک چھتہ دو دوہری قطار ستونون پر بنا ہوا ہے ہر قطار مین پانچ پانچ ستون دس دس فٹ کے لمبے بہت خوبصورت پرانی وضع کے

جانب شمال جھکے ہوئے ہین اس عمارت کے اندر اور باہر ہمیشہ سفیدی کیجاتی ہے ٭

ڈاکٹر جنرل کننگھم صاحب آرکی اولاجیکل سرویر انڈیا رقمطراز ہین کہ تھوڑا عرصہ ہوا
جب یہان سے ایک کتبہ جسمین بدھ کے فوت ہونے کا ذکر ہے برآمد ہوا ہے اور اسی وجہ
سے اوہنون نے اس مندر کو بہت پرانا لکھا ہے ٭

سریرام کمباکونم احاطہ مندراج مین جو کمباکونم پرانا شہر ہے وہان یہ عالیشان مندر پارتی
چلمبرم یا برم کے مندر کی صورت کا اوس جگہہ واقع ہے کہ جہان پہلے ایک اور پرانا مندر تھا اسمین
جگہہ جگہہ مورتین کندہ ہین اور اوپر برج بالکل کندہ کار پتھرون سے بنا ہوا ہے یہان اور بہی قریب
چالیس مندرون کے موجود ہین لیکن اسکی شان وشوکت کو کوئی نہین پہنچا اس عمارت کو سنہ ۱۶۹۵ع
مین راجہ سہ وجی رانگا نے تعمیر کرایا تھا چنانچہ **پکچرسک آرکی ٹکچر ہندوستان** اس بیان کی شاہد

سکیاتھوبا پیہی اونگجی یا پہی اونگونگ جی جو پہلے سکم کا دارالخلافہ تھا اوسکے کھنڈر سے تھوڑی
دور اوپر کو یہ مندر سنگین چبوترہ پر واقع ہے یہان کوئی اور عمارت اس سے پرانی نہین معلوم ہوتی
اسکی وضع مندر گورکھ ناتھہ سے ملتی ہے لیکن اسمین کندہ کاری اوس سے زیادہ ہے اور ستون
بہی بہت خوبصورت ہین اسمین سکیاتھوبا کی مورت بیٹھی ہے اور دیوارون پر اور مورتین بہی
تصویرون کے طور پر بنی ہوئی ہین **ڈاکٹر ہوکرز ہمالایان جرنیل** سے ثابت ہے کہ یہ مندر
چارسو پندرہ برس کا بنا ہوا ہے یہان برف بہت شدت سے پڑتی ہے ٭

سلتھمبا یہ خوبصورت لاٹھہ بہی احاطہ مین غار کرلی کے قریب نصب ہے اسپر شیر کی مورت
بیٹھی ہوئی ہے ایک طرف کتبہ بہی کندہ ہے بھونز انڈیا سے منکشف ہے کہ اس لاٹھہ کو راجہ
اہمترا کا اس راجہ ساتھونی کے بیٹے نے عیسوی صدی کے سو برس پہلے نصب کروایا تھا

سلیم گڈہ یہ چھوٹا سا سنگین قلعہ شاہجہان آباد کے زیر فصیل شمال کی طرف سلیم شاہ بادشاہ
کا بنوایا ہوا ہے اوسنے سنہ ۱۵۴۶ع مین چار لاکھہ روپیہ لگا کر بنوایا تھا اسکی چار دیواری چونہ اور پتھر
کی بہت بلند اور مضبوط بنی ہوئی ہے جب یہ قلعہ ہمایون بادشاہ کے قبضہ مین آیا اوسنے اسکا نام

نورگڈہ رکہا آثار الصنادید سے منکشف ہے کہ اکبر کے عہد مین اسکے اندر چند مکان نواب مرتضیٰ خان نے بنوائے تہے جب شاہجہان نے اپنا قلعہ بنوایا تو اس قلعہ کو قید خانہ مقرر کیا اب اس عمارت کا ایک حصہ ریل کی سڑک مین آگیا ہے لیکن اب بہی یہ چار دیواری ایسی بے نظیر ہے کہ نسی عمارت پر شرف رکہتی ہے جانب جنوب اس قلعہ کے جو پل ہے اوسکو ۱۶۲۱ء مین جہانگیر نے بنوایا ہے *

سمادہ مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور مین روشنائی دروازہ کے باہر یہ بلند عمارت جامع مسجد کے متصل رنجیت سنگہ کی یادگار ہے آمدورفت کا دروازہ شرقی دیوار کے بیچ مین جو ۱۲۳ فٹ لمبی ہے لال پتہر کا بہت معقول بنا ہوا ہے اسکے روبرو چند خشتی سیڑہیان اور پیشانی پر گنیش اور وشنو اور دیوی کی مورتین کندہ ہین اسکے اندر صحن ایک سو نوے فٹ سے ایک سو چہبیس فٹ مربع ہے اوسکی ناف مین ساڑہے چار فٹ کے بلند چبوترہ پر جو ایک سو پانچ فٹ سے پچہتر فٹ مربع ہے عمارت سمادہ جسکے چارون طرف در محرابی ہین بنی ہوئی ہے چبوترہ کے گرد سنگ مرمر گلکار ہے اور جانب شرق بیچ مین اوپر جانیکا زینہ چہہ فٹ چوڑا بنا ہوا ہے اسکے نیچے بڑا سردخانہ اور اوپر میانہ مین گلکار چونہ گچ کی عمارت جسمین سنگ مرمر بہی لگا ہوا ہے بہت خوبصورت دو منزلہ ساٹہہ فٹ لمبی ہے اسکا برج اور کونون کی چارون برجیان سفید رنگ کی چہپر ہی کلسیان چڑہی ہوئی ہین نہایت خوشنما ہین اسکے اندر جگہہ جگہہ مورتین اور وسط مین سنگ مرمر کی منبت کار بارہ دری ہے جسمین جالیودار کٹہرے اور آئینے جڑے ہوے ہین راجہ کی سمادہ پر کبہی کمخواب اور کبہی دوشالہ پڑا رہتا ہے یہان ایک اور عجیب بارہ دری ہے جو پہلے مثمن برج مین تہی اب دالان مین رکہی ہے یہ بارہ دری سنگ مرمر سفید کی پونے سات فٹ سے ساڑہے چار فٹ مربع ایسی بنی ہوئی ہے کہ جہان چاہو اوٹہاکر رکہدو اسکے گیارہ درون مین تو خوبصورت کٹہرے جالی دار ہین اور ایک در بطور راستہ کے ہے اسکے نیچے دس پائے ہین اور اندر سنگ مرمر کے طلائی مونڈہ پر دیوی کی مورت اسطرح

بنائی ہے کہ ایک بیل سر بریدہ مین سے جسکا سر پاس پڑا ہے یکنا سر اوتار نکل رہا ہے اوسکے
ہاتہہ مین ترسول اور پشت کی طرف سنگ مرمر سفید کے طلائی شیر پر شہٹ پہبی دیوی سوار ہے
تحقیقات چشتی سے واضح ہے کہ یہ بارہ دری رانی چند کور نے لاہور سے رخصت ہونے
کے وقت بطور نذر کے چڑہائی تہی سمادہ کے غرب کو بروج سمادہ راجہ کہڑک سنگہ و نونہال سنگہ مع
اور چہوٹے چہوٹے ستیون کے منڈہون کے موجود مین یہ جگہہ دیکہنے کے قابل ہے جب راجہ رنجیت سنگہ
۱۸۳۹ء مین فوت ہوا تو یہ عمارت تعمیر ہوئی اسمین بہت سے پتہر مسلمانون کی عمارتون کا لگا ہوا ہے ٭
سمبہا علاقہ اوڑیسہ مین یہ مندر بالکل جگن ناتہہ پوری کے مندر کی مانند بنا ہوا ہے
مگر ایک برجی کے گر جانے سے اسمین نقص آگیا ہے اسپر ہمیشہ بجلی اور بہونچال کی آفت آتی
رہتی ہے غلام گردش کی دیوارون کے بیچ مین تینون طرف چہوٹے چہوٹے دروازے
ہین اور ڈیوڑہی کے روبرو کا دروازہ جسپر قدآدم مورتین کندہ ہین بہت خوبصورت کندہ کار
سطح زمین سے بیس فٹ بلند بنا ہوا ہے مندر کی بلندی زمین سے پچاس فٹ ہے اور اندر کا
مکان یعنے مندا پا چالیس فٹ مربع ہے اوسکی دیوارون کا آثار دس فٹ ہے باہر سے
ہر سمت مندر کی مع غلام گردش کے ساٹہہ فٹ لمبی ہے اور برجی باوجود ٹوٹ جانے کے
اب بہی ایک سو چالیس فٹ بلند ہے **فرگسنز پکچرسک ارکی ٹکچر** سے ثابت ہے کہ جب
یہ برجی مسلم تہی تو اسکی بلندی ڈیڑہ سو فٹ تہی پہلے اس مندر کے گرد ایک چار دیواری بارہ سو فٹ
لمبی قایم تہی چنانچہ اسکے تین دروازے بہت خوبصورت کندہ کار اب تک موجود ہین اور
اونکے آگے دو دو مورتین ہاتیون کی پہلے تہین اب نابود ہین یہان سے بہت سے پتہر
لوگ ہر طرف لیجاتے ہین افسوس کہ بارش و برق تو یک طرف آدمی ہی اس عمارت کو ویران
کئے دیتے ہین تالیف **فرگسن صاحب** سے منکشف ہے کہ اس مندر مین کرشن کے
بیٹے سمبہا کی پوجا ہوتی تہی یہ مندر راجہ نرسنگہ کجاتی نے ۱۲۸۲ء مین بنوایا تہا ٭
سنہری مسجد شاہجہان آباد مین کوتوالی چبوترہ کے قریب یہ مسجد دکانون پر بنی ہوئی ہے

دروازہ آمدرفت مشرق رویہ ہے اوسکی بارہ سیڑہیان ہین صحن کے گرد سنگین کٹہرا اور
جانب غرب دالان مسجد خشتی چونہ گچ کا بنا ہوا ہے اوسکی تین محرابین ہین بیچ کی بڑی محراب پر
کتبہ کندہ ہے شمالی اور جنوبی دیوارون مین روشنی اور ہوا کے واسطے خوبصورت جالیان
لگی ہین اور دالان کے اوپر تین طلائی برج مع چہوٹی برجیون کے نہایت خوبصورت بنے ہوئے ہین
جانب جنوب دوسرا صحن مع ایک دالان اور کوئین کے واقع ہے وہان لوگ وضو کرتے ہین
اس مسجد کو نواب روشن الدولہ نے محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ ۱۷۲۱ع مین بنوایا تہا نادرشاہ
نے دہلی مین قتل عام کا حکم اسی مسجد مین بیٹہکر دیا تہا

سنہری مسجد شاہ جہان آباد مین جامع مسجد کے شرق کو زیر فصیل قلعہ کے دالان اس
سنگین مسجد کا مع تین برج اور دو خوبصورت مینارون کے قایم ہے صحن اور حوض میدان مین
آگیا ہے بیچ کے در کی پیشانی پر کتبہ تعمیر کندہ ہے پہلے اس مسجد پر بہی سنہری برج تہے
اسکو نواب جاوید خان خواجہ سرا نے عرصہ سوا سو برس کا ہوا تعمیر کرایا تہا اسکے طلائی برج
برباد ہونے کے بعد ۱۸۵۲ع مین یہ سنگ باسی کے برج جواب موجود ہین حسب بیان آثار الصنادید
بہادر شاہ ثانی نے چڑہوائے ہین +

سنگہ گڈہ یا سنگدہ احاطہ بمبی مین پونا سے گیارہ میل جنوب مغرب کو یہ قلعہ تکونہ پہاڑ پر
بنا ہوا ہے اندر سے اسکا دور دو میل سے زیادہ اور فصیل بہت خوبصورت اور مضبوط مع برجون
کے قابل تعریف ہے ہنڈبک اف مرے وغیرہ سے ثابت ہے کہ اورنگ زیب نے
اس قلعہ کو تین مرتبہ یعنے ۱۶۶۵ع ۱۷۰۱ع اور ۱۷۰۳ع مین فتح کیا اور گورمنٹ نے اسپر
مارچ ۱۸۱۸ع مین قبضہ پایا اب اسکی مرمت بخوبی ہوتی رہتی ہے ❖

سورت ساگر راجستان مین قلعہ بیکانیر کے باہر شمال مشرق کو یہ پختہ تالاب چہ سو فٹ
سے چار سو بیس فٹ مربع ہے بائیلوز **ٹوران راجستان** مین لکہا ہے کہ یہ تالاب
صرف موسم برسات مین پر آب ہو جاتا ہے اسکی تعمیر راجہ سورت سنگہ والی بیکانیر نے اپنے

عہد حکومت مین کرائی تہی ❊

سورت کا دخمہ شرقی دروازہ سورت کے باہر ایک میل کے فاصلہ پر یہ مکان جسکا قطر تیس فٹ اور گرد کی دیوار بیس فٹ بلند ہے دخمہ کہلاتا ہے اس کی شکل برج نما بغیر چہت کے ہے اسمین جانب شرق ایک چہوٹا دروازہ اور گرد سوراخ بطور موریون کے بنے ہوئے ہین اسکے اندر تین درجے ہین جنکی دیوارون مین چہوٹے اور بڑے طاق بطور نشیمنون کے اور بیچ مین چوبچہ بشکل کوئین کے بنا ہوا ہے **ہنڈبک اف مرے** مین اس دخمہ کو بہت پرانا لکہا ہے جب کوئی پارسی مرجاتا ہے تو چار آدمی مردہ اوٹہانے والے اپنے پانو مین چیتہڑے لپیٹ کر مردہ کو تکفین کرکے آہنی چوکی پر جو بہت ہلکی ہوتی ہے رکہکر کندہون پر دخمہ کی جانب لیجاتے ہین اونکے پیچہے بہت سے پارسی اہستہ اہستہ دخمہ کے قریب پہنچکر ٹہیر جاتے ہین صرف وہی چار آدمی جنکے کندہون پر میت اور پانو مین کپڑے بندہے ہوتے ہین میت کو دخمہ کے اندر لیجاتے ہین مرد کو اول درجے مین اور عورت کو دوسرے درجے مین اور بچہ کو خواہ لڑکا یا لڑکی ہو تیسرے درجے مین ایک نشیمن کے اندر رکہکر دخمہ کے باہر نکل اتے ہین اونکے باہر نکلتے ہی سب پارسی اپنے گہرون کو واپس چلے جاتے ہین گد کی صورت کے جانور جو فارستان سے منگاکر پارسیون نے یہان چہوڑے ہین ایک لحظہ مین مردہ کو کہا جاتے ہین موری کی راہ سے خون بہ جاتا ہے صرف بڑی ہڈی جو باقی رہتی ہے اوسکو چوبچہ مین ڈال دیتے ہین **لنڈن نیوز** اور **گریفک وغیرہ** سے واضح ہے کہ چین مین بہی یہی رواج ہے **ارٹ جرنیل ۱۸۷۱ء** مین لکہا ہے کہ ایک ملک مین یہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو وہ جنگل مین درخت پر لکڑیان باندہ کر نعش کو رکہ آتے ہین اوسکو چیلین اور گد کہا جاتے ہین اور جو ہاتہہ یا پانو یا کوئی جزو نعش کا نیچے گر پڑتا ہے اوسکو درندے چٹ کر جاتے ہین **ہنڈبک اف مرے** سے منکشف ہے کہ اگر کوئی دشمن پارسیون کے دخمہ مین مرا ہوا کتا ڈالدیتا ہے تو اور دخمہ تیار کیا جاتا اور اوس دخمہ کو پارسی پلید سمجہتے ہین ❊

سورج کنڈ اننگ پور تحصیل بلب گڈہ ضلع دہلی مین اننگ پور کے قریب یہ کنڈ واقع ہے اسکے چارون طرف پختہ سیڑہیان اور جانب شمال بڑی عمارت کا کہنڈر کہڑا ہے **آثار الصنادید** و **ہارکورٹ ہنڈبک** و **تالیف کوپر صاحب** وغیرہ سے ظاہر ہے کہ اس کنڈ کو راجہ سورج پال نے جو راجہ اننگ پال تنور کی اولاد مین تہا ۱۰۶۱ء مین بنوایا تہا چہٹہ سدی بہادون کو یہان نہان ہوتا ہے *

سورج کنڈ گوالیار یہ کنڈ تین سو پچاس فٹ سے ایک سو اسی فٹ مربع مٹی سے اٹا ہوا بہت پرانا ہے ارکی اولاجیکل **سروے انڈیا رپورٹ** سے معلوم ہوتا ہے کہ جب راجہ پاسوتپی نے ۲۷۵ء مین قلعہ گوالیار بنایا تو اوسکے وزیر نے یہ کنڈ اور سریا دیو کا مندر جو اسکے کنارہ واقع تہا تعمیر کرایا ۱۲۳۲ء مین سلطان شمس الدین نے مندر کو توڑ کر مسجد بنائی لیکن اب نہ مسجد ہے نہ مندر فقط اوس جا ے اگ متواتر روشن رہتی ہے اور ہر سال کاتک کے مہینے مین اتوار کے دن یہان بڑا بہاری میلا ہوتا ہے *

سورج کنڈ گیا گیا علاقہ بہار مین مندر وشنو کے قریب یہ بہت گہرا اور پرانا کنڈ ہے اسمین ہندو کثرت سے نہاتے ہین اسکی ساخت مندر وشنو کے ساتہہ دوبارہ ہوئی ہے *

سورج کنڈ لکہنو شہر لکہنو سے چار کوس جنوب مغرب کو یہ کنڈ موسم برسات مین خوب بہر جاتا ہے **آرایش محفل** مین لکہا ہے کہ ہر سال بہادون کے مہینے مین ایک روز صبح سے شام تک یہان بڑا میلا ہوتا ہے کثرت سے ہندو اور مسلمان تماشائی آتے ہین *

سورج کنڈ میرٹھ میرٹہہ سے باہر تہوڑی دور یہ بہت بڑا پختہ کنڈ تہوڑے دنون کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اسکے گرد باغ اور ایک جانب سنگین دالان مین جوگی بیٹہے رہتے ہین *

سوم ناتہہ پہلے اس نام کا بہت بڑا مندر ہندون کی پرستش کا دیوپٹن علاقہ گجرات مین سمندر سے چار کوس ۱۰۲۵ء کے پہلے نہایت عمدہ اور بے نظیر تہا ہونٹر انڈیا و دیگر کتب سے ثابت ہے کہ اوسکے بیچ کا مکان چہپن چہپن ستون اور اوپر بڑا برج تہا سنگ مرمر کا نہایت خوشوضع

طلاکار وپچی کار بنا ہوا تہا اوسکے اندر سوم ناتہہ کی طلائی مورت بائیس فٹ بلند چہہ فٹ زمین مین
اور سولہ فٹ باہر نکلی ہوئی تہی اور ہسٹری اف انڈیا مارشمین مین لکہا ہے کہ تین گز باہر
اور دو گز زمین مین گڑہی ہوئی تہی مورت مذکور کے گرد اور بہت سی چہوٹی اور بڑی طلائی مورتین اور
دیوتاون کی بیش قیمت لعل ویاقوت سے جڑی ہوئی رکہی تہین اور بیچ مین ایک طلائی جہاڑ جو
رات کے وقت روشن کیا جاتا تہا سونے کی ٹہوس زنجیرون مین مورتون کے اوپر لٹکا ہوا تہا
اسمین دو ہزار برہمن پوجاری اور پانسو کنچنیان اور بجنتری اور تین سو حجام پاتریون کی حجامت
کرنے والے مقرر تہے گرہن کے وقت اوس مندر مین تین لاکہہ پاتری جمع ہوا کرتے تہے
اور اوسکے صرف کے لئے رجواڑون سے دو ہزار گانون کی معافی تہی غرضکہ وہ مندر ہندوستان
مین بڑی رونق اور ترقی پر تہا ١٠٢٤ع مین محمود غزنوی نے اوسکی رونق اور خوبی دیکہکر لوٹنا چاہا
اوسوقت رجواڑون نے کئی کرور روپیہ دینا کیا تاکہ لٹنے سے محفوظ رہے محمود نے اس امر مین
جب اپنے امیرون سے مشورہ کیا تو سب نے کہا کہ مناسب ہے مگر ایاز نے یا کسی اور نے مندر
کا لوٹنا اور بُت کا توڑنا سراسر بادشاہ کی نیکنامی سمجہکر معاوضہ لینیکو منع کیا یہی بات محمود کو پسند
آئی اور اوسنے جاکر پہلے اپنے ہاتہہ سے بڑے مورت کو توڑ ڈالا اور پہر اور لوگون نے سب
مورتون کو توڑکر درہم برہم کردیا سوم ناتہہ کی مورت مین اسقدر جواہر لاتعداد قیمت کا نکلا
کہ محمود نے خواب مین بہی نہ دیکہا تہا محمود کل جواہرات مع دیگر بیش قیمت اسباب مندر کے غزنین
کو لیگیا اور عمارت کو بالکل برباد کرگیا یہانتک کہ مندر کے کواڑ جو صندل کے بہت بڑے اور
خوش وضع تہے اپنے ہمراہ لیگیا تہا تہوڑا عرصہ ہوا کہ اونکو جنرل ناٹ صاحب نے غزنین سے لاکر
قلعہ اگرہ مین دیوان محل کے اندر رکہا ہے اب جو سوم ناتہہ کا مندر اس مقام پر بنا ہوا ہے
ٹوڈ راجستہان مین لکہا ہے کہ رانی اہلیا بائی کا بنوایا ہوا ہے جسنے اٹہارہ صدی عیسوی
مین بنارس مین بشیشر ناتہہ کا مندر بنوایا تہا اس مندر مین ایک لنگ ہے اور اب بہی یہ جگہہ
ہنود کی تیرتہہ گاہ ہے یہان سے ادہے میل کے فاصلہ پر ایک جگہہ سانگا مشہور ہے

وہان بموجب یقین اہل ہنود کے سری کشن تیر کے صدمہ سے مرا تہا اور ایک درخت پیپل کا
بہت پرانا کہڑا ہے اُسکو صاحب آرایش محفل نے پیپل سر لکہا ہے اس جگہہ بہی اکثر ہندو
جاترا کو آتے ہین ✤

ستیارام جی بریلی اور متہرا کے درمیان جو قصبہ سرون مشہور ہے وہان یہ مندر ۲۷ فٹ
مربع بنوایا ہوا ایک بنیے کا ٹیلہ پر واقع ہے **آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** سے
واضح ہے کہ ابتدا مین اس جگہہ ایک اور عمارت ۱۰۶۰ء کی بنی ہوئی اس مندر سے دوچند بڑی تہی
اسمین سولہ ستون ہین اوسمین ۳۲ تہے اوسکے چند ستون جو اس مندر مین لگے ہوے ہین اونکی
وضع راے پتہورا کی عمارت کے ستونون سے بہت ملتی ہے ✤

ستیا کنڈ چند میل منگیر سے جنوب کو یہ پختہ کنڈ جسکے اندر تک سیڑہیان ہین بنام ستیا کنڈ مشہور
ہے اسکا پانی بہت صاف لیکن بے مزہ ہے پہلے اسکے کنارہ ایک مندر واقع تہا وہ اب نابود ہے

سیناباولی قلعہ میانہ جو آگرہ اور اندور کے راستہ مین واقع ہے وہان یہ باولی مربع شکل کی
ہے اسکے ایک جانب تہ تک سیڑہیان ہین اسکو راجہ وکراما سین نے ۱۲۹۶ء مین بنوا تہا
آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے واضح ہوا کہ پہلے اس کے قریب اسی راجہ
کا بنوایا ہوا ایک مندر تہا

باب الشین

شاہ احمدہ یہ بہت خوبصورت سنگین سہ منزلہ عمارت ہر طرف سے کہلی ہوئی روشن اور
ہوادار کشمیر مین تالاب کے کنارہ واقع ہے مربع ہونے سے یہ عمارت دوچند خوبصورت
ہوگئی ہے اسکی وضع چین کی چوبی عمارتون سے بہت ملتی ہے اور اس نام کے ساتہہ
موسوم ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مسلمانون کے وقت مین بنی ہے اسکے اوپر جانے سے
دور دور کی کیفیت نظر آتی ہے اس کا ایک چہوٹا سا چوبی نمونہ دہلی کے عجایب گہر مین بہی کہا ہے

شاہجہانی مندر یہ محل قلعہ گوالیار مین شمال کی طرف جہان ہمایون بادشاہ رہتا تہا واقع ہے

یہ عمارت تین سو بیس فٹ سے ایک سو ستر فٹ مربع چونہ اور پتہر سے تعمیر کی ہوئی ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین اسکو شاہجہانی سند راس وجہ سے لکھا ہے کہ اسکو شاہجہان بادشاہ نے تعمیر کروایا تہا اس محل کی بیچ کا بُرادرجہ اکتیس فٹ سے سولہ فٹ مربع ہے یہ عمارت یہان کی ہندوانی تعمیرات سے بہتر نہین تصور کیجاتی کیونکہ اسمین گہڑا ہوا پتہر نہین ہے اور اونمین گہڑا ہوا پتہر لگا ہوا ہے ❊

شاہ مردان دہلی سے چارمیل جنوب کو مقبرہ نواب صفدر جنگ کے سامنے یہ زیارتگاہ اہل شیعہ کی ہے اور محرم مین تعزیئے بہی اسی جگہہ دفن ہوتے ہین اکثر کتب سے ثابت ہے کہ احمد شاہ بادشاہ کے زمانہ [illegible] مین کسی شخص نے ایک پتہر جسپر قدم کا نشان ہے نواب قدسیہ بیگم کی حضور مین گذرانکر ظاہر کیا کہ یہ حضرت علی مرتضی کے قدم شریف کا نشان ہے اونہنے یہان ایک سنگ مرمر کا حوض بنواکر اوس پتہر کو مثل قدم شریف رسول مقبول صلعم واقع دہلی کے نصب کرایا اور ایکطرف چبوترہ سائبان اور ایک جانب مجلسخانہ اور ایکطرف مسجد نواب جاوید خان خواجہ سرا کے اہتمام سے [illegible] مین بنوائی اسکے بعد [illegible] مین اشرف علی خان نے دوسرا مجلسخانہ کہ بہت بڑا دالان چونہ گچ کا ہے ازسرنو بنوایا نقارخانہ کی نسبت **مولوی سید احمد خان** نے لکہا ہے کہ [illegible] مین صادق علیخان نے بنوایا ہے اور اوس احاطہ کی فصیل جہان تعزیئے ٹہنڈے ہوتے ہین بہت بڑی اور مضبوط مرزا اشرف بیگ کی بنوائی ہوئی ہے درآمد و رفت شمالرویہ ہے عوام اس احاطہ کو کربلا کہتے ہین ❊

شکارناگ تبت کے پہاڑ مین یہ مشہور چشمہ ہمیشہ خشک رہتا ہے **صاحب آرایش محفل** نے لکہا ہے کہ جب جمعہ کو نو تاریخ ہوتی ہے تو یہ چشمہ صبح سے شام تک پرآب ہوجاتا ہے اور پہر یکایک پانی غایب ہوجاتا ہے اوس روز یہان بہت خلقت جمع ہوتی ہے مگر ازدحام اوسی وقت تک رہتا ہے کہ جب تک چشمہ مین پانی رہتا ہے ❊

شہر پناہ اجمیر یہ بلند فصیل شہر اجمیر کے گرد دہلی سے دوسوتیس میل جنوب غرب کو واقع ہے اسکے پانچ بہت بڑے بڑے دروازے ہین ارکے اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ

سے ثابت ہے کہ اس شہر پناہ کو راجہ اجے پال نے مہابہارت سے پہلے اپنے قلعہ کے
ساتھہ بنوایا تہا اور اجے میر نام رکہا تہا اب بہی یہ شہر بہت بارونق ہے اور اسمین صدہا مکان
عالیشان بنے ہوے ہین اسکی مردم شماری منٹر رٹیزری اف نولج مین بچیس ہزار لکہی
ہے لیکن حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی کی درگاہ کے سبب صدہا قافلے ہر طرف سے
آتے رہتے ہین اور اسی سبب سے بازار خرید و فروخت یہان گرم رہتا ہے ؂

شہر پناہ احمد اباد گجرات احاطہ بمبی مین کانسے جانب شمال یہ شہر پناہ احمداباد کے
مشہور ہے طول اس فصیل کا مرنرہنڈ بک انڈیا مین پانچ میل لکہا ہے اور بلندی پانچ فٹ کے
آثار سے پندرہ فٹ اور پچاس پچاس قدم کے فاصلہ پر برج ہین اسکے اٹھارہ دروازے مع
چوبی کواڑون کے جنپر آہنی نال جڑے ہین بڑے عالیشان ہین اس فصیل کو احمد شاہ گجراتی نے
۱۴۱۱ع مین تعمیر کرایا اور اپنے نام پر احمداباد نام رکہا ۱۸۳۲ع مین جب یہ دیوار بہت شکستہ ہوگئی
تو شہر کی کمیٹی نے چندا ڈال کر مرمت کرائی ابتدا مین یہ شہر نہایت رونق پر تہا کیونکہ اب تک
صدہا کہنڈر اور طرح طرح کی عمارتین جنکے حالات اس کتاب مین ردیف وار درج ہین موجود ہین
منٹر صاحب لکہتے ہین کہ اب اس شہر مین تخمیناً ایک لاکہہ آدمی آباد ہین ؂

شہر پناہ احمد نگر دکن مین دریاے سینا کے کنارہ یہ مشہور شہر جسمین اب بیس ہزار آدمی
آباد ہین احمد نظام شاہ نے ۱۴۹۴ع مین آباد کیا تہا اسی سبب سے اسکا نام احمد نگر مشہور ہوا اسکی فصیل
بہت مضبوط ہے اور حال اسکے قلعہ کا علیحدہ لکہا ہے اس شہر کو جنرل ویلسلی نے ۱۸۰۳ع مین فتح کیا

شہر پناہ امرتسر یہ خشتی فصیل پنجاب مین دریاے بیاس اور راوی کے درمیان
شہر امرتسر کے گرد جسکو پہلے امرت یا سرا کہتے تہے رام داس نے نہایت مضبوط بنوائی ہے
اسکے دروازے نہایت خوش قطع ہین یہ شہر بہت بارونق اور آباد ہے یہان امرت سیا تالاب
ہے جسمین سکہون کا مندر سری دربار صاحب نہایت عمدہ عمارت ہے چنانچہ اوسکا حال علیحدہ لکہا گیا ہے

شہر پناہ بیجاپور یہ فصیل دکہن مین بہت خوبصورت اور مضبوط بنوائی ہوئی علی عادل شاہ

کی ہے اوسنے بموجب تشریح تاریخ فرشتہ کے سنہ ۱۵۳۶ع مین جامع مسجد اور حوض شاہ پوری کے ساتھہ تعمیر کرائی تہی ✤

شہرپناہ بیجانگر یہ شہر بہی دکن مین نامی ہے پہلے اسکا نام ودیانگر تہا پرنسپ صاحب نے اسکو بلا ندیو کارناٹکی راجہ کا آباد کیا ہوا لکہا ہے اسکی شہرپناہ بہت مضبوط اور خوبصورت سنہ ۱۳۳۶ع کی تعمیر کی ہوئی ہے اسکے کئی دروازے ہین لیکن جیسا یہ شہر پہلے آباد تہا ویسا اب نہین ہے ✤

شہرپناہ بیکانیر یہ سنگین فصیل شہر بیکانیر کی راجہ بیکا سنگہ کی تعمیر کروائی ہوئی ہے پندرہ صدی عیسوی مین اوسنے تعمیر کروائی تہی اسکا دور ساڑہے تین میل اور بلندی پندرہ فٹ سے تیس فٹ تک اور آثار چہہ فٹ ہے اسکے تین طرف ساٹہہ فٹ کے تفاوت سے بہت گہری خندق ہے پاٹلیوز ٹوران رجستان سے ثابت ہے کہ اس شہر مین اٹھارہ کوئین ہین اور ہر ایک کنوان چار سو بیس فٹ عمیق ہے

شہرپناہ جیسلمیر اس فصیل کا دور سوا دو میل ہے اسمین چار بڑے بڑے دروازے اور اڑتیس برج دیوار سے زیادہ بلند ہین لیکن آثار ساڑہے چار فٹ سے زیادہ نہین ہے اسکی ساخت نہایت عمدہ پتہر سے ہوئی ہے مگر اب مرمت طلب ہے اسمین ۳۵ ہزار ادمی آباد ہین قلعہ جو شہر کے اندر ہے اوسکا ذکر علیحدہ لکہا جائیگا اس شہر مین چہہ مندر تین وشنو اور تین جینیون کے بہت خوبصورت بنے ہوے ہین سوائے ان مندرون کے ایک عمارت مہاراول کا محل اور ایک سلیم سنگہ تہا کی حویلی جو وزیر سنگہ نے کئی لاکہہ روپیہ لگا کر بنوائی تہی عمدہ عمارتین ہین ✤

شہرپناہ حیدراباد دکن مین یہ مضبوط اور خوبصورت شہرپناہ جسکا دور سات میل سے زیادہ ہے محمد قلی قطب شاہ بن ابراہیم قطب شاہ نے سنہ ۱۵۸۹ع مین بنوائی تہی مرے ہنڈبک مدراس سے واضح ہے کہ پہلے دکن کا دار الخلافہ گولکنڈہ تہا پانی کی تکلیف

کے سبب محمد قلی قطب شاہ نے اوسکو اوجاڑ کر یہ شہر جو اب حیدرآباد مشہور ہے دریاے موسی کے کنارہ اپنی بیگم بھاگمتی کے نام پر بھاگ نگر کے نام سے آباد کیا تھا اسکے اندر اور باہر نو عمارتین بڑی اور قابل سیر ہین اونمین سے سات محمد قلی قطب شاہ کی بنوائی ہوئی ہین اونکی نام ذیل مین درج کیے جاتے ہین

چارمینار - الہی محل - جامع مسجد - مدرسہ - لنگر خانہ - نوبت گھاٹ - داد محل

اور اٹھوین **شیر الملک بہادر** کی بارہ دری ہے جسمین اونکے پوتے سالار جنگ بہادر رہتے ہین نوین رزیڈنسی ارسطو جاہ وزیر کے وقت مین کرک پٹرک صاحب نے بنوائی تھی **ہملٹن صاحب** لکھتے ہین کہ اس شہر مین دو لاکھہ آدمی آباد ہین یہان کا کمخواب بہت نایاب ہوتا ہے ✦

شہرپناہ ڈبھائی بڑودہ سے پندرہ میل جنوب مشرق کو یہ نہایت عمدہ ہشت پہلو شہرپناہ جسکا دور دو میل ہے بہت خوبصورت اور بڑے بڑے گھڑے ہوے پتھرون سے پچاس فٹ بلند بنی ہوئی ہے اسکی ہر رُخ کی دیوار کے بیچ مین ایک دروازہ مع دو بغلی چھوٹے برجون کے اور گوشہ پر ایک بڑا برج بنا ہوا ہے اور دروازون پر ایسے خوبصورت کندہ کار پتھر لگے ہوے ہین کہ فوٹوگراف والے اونکے نقشے دور دور بھیجتے ہین شرقی دروازہ اس چار دیواری کا جسکا نام ہیرا دروازہ ہے بہت بڑا تین سو تیئیس ۳۲۰ فٹ کا کندہ کار ہے اسکے اوپر ایک قطار ہاتیون کی ایسی عمدہ بنائی ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی اسپر کہین گاڑیان اور کہین شیر اور گھوڑے اور کہین سوار تیز رفتار عجیب عجیب ہیئت سے کندہ ہین **مریز ہنڈ بک** سے منکشف ہے کہ اس شہرپناہ کی تعمیر مین ایک کرور روپیہ صرف ہوا تھا ✦

شہرپناہ شاہجہان آباد یہ مضبوط سنگین چونہ گچ کی فصیل دریاے جمن کے کنارہ لاہور سے اڑہائی سو میل جانب جنوب مشرق بنام شاہجہان آباد مشہور ہے اسکے اوپر کنگورے اور اندر کے رخ محرابین بہت معقول بنی ہوئی ہین اس دیوار کا آثار اس قدر چوڑا ہے کہ اوسکے اوپر گاڑی چل سکتی ہے اور باہر کے رخ گہری خندق اور تھوڑی تھوڑی دور بڑے اور چھوٹے برج بنے ہوے ہین اس فصیل مین کئی دروازے لاہوری دہلی کابلی کلکتہ وغیرہ کے نام سے مشہور ہین جب شاہ جہان بادشاہ نے اپنا قلعہ تیار کر لیا تو اوسکے چند سال کے بعد اس چار دیواری کو جسکا دور پانچ میل ہے تعمیر کرانا شروع کیا

اور سات برس کے عرصہ مین بصرف چار لاکہہ روپیہ کے یہ شہر پناہ تیار ہوئی جب ۱۸۰۳ء مین لارڈ لیک صاحب نے اس شہر پر قبضہ پایا تو یہ فصیل بہت مرمت طلب ہوگئی تہی سرکار کی طرف سے اسکی مرمت ہوئی اور جو دیوار اجمیری دروازہ کے باہر نواب غازی الدین کے مقبرہ کے گرد واقع ہے مولوی سید احمد خالصاحب نے لکہا ہے کہ وہ ازسرنو تعمیر ہوئی ہے ۱۸۵۷ء مین غدر کے سبب یہ دیوار پہر شکستہ ہوگئی اور بعض بعض برج بہی اسکے بہت خراب ہوگئے ہین اب تک حکام واہالیان کمیٹی کو اسکی مرمت کی طرف کچہہ توجہ نہین ہے ؛

شہر پناہ لاہور یہ فصیل شہر لاہور کی جو پنجاب کا دار الحکومت ہے دریاے راوی کے بائین کنارہ بہت مضبوط خشتی بنی ہوئی ہے اسکی بلندی پچیس فٹ اور عرض اسقدر ہے کہ اسپر توپ بخوبی چڑہ سکتی ہے اسمین خوبصورت اور مضبوط برج اور کئی دروازے ہین جو موچی دروازہ اور دہلی دروازہ اور ٹکسالی دروازہ اور اٹک دروازہ کے نام سے مشہور ہین گرد فصیل کے باغ لگانے سے زیادہ رونق ہوگئی ہے بائیس فروری ۱۸۴۶ء کو گورنمنٹ انگریزی نے اس شہر پر قبضہ پایا اب اسمین ایک لاکہہ آدمی آباد ہین اور یہ شہر بہت رونق پر ہے ؛

شیرزا بیجاپور مین مکہ دروازہ کے قریب یہ برج اوپری برج کے نام سے مشہور ہے اسپر دو شیرون کے چہرے کندہ ہین اس سبب سے شیرزا کہتے ہین بڑی توپ یعنے ملک میدان جسکا حال علیحدہ درج ہے اسی برج پر رکہی ہے بعض کتب مین اس برج کو حیدر خان کا بنوایا ہوا لکہا ہے مگر اسکے کتبہ مین جو ۱۶۶۳ء کا کندہ ہے علی عادل شاہ کا بنوایا ہوا لکہا ہے ؛

شیر مندر یہ عمارت قلعہ گوالیار مین جہانگیری مندر مشہور ہے اول یہان ایک مکان اور حوض ساٹہہ فٹ سے بیالیس فٹ مربع شیر شاہ نے اپنے عہد مین بنوایا تہا اس سبب سے اسکا نام شیر مندر ہوگیا پہر جب جہانگیر بادشاہ نے اس عمارت مین اور مکان بنائے تو اسکا نام جہانگیری مندر مشہور ہوا اب یہ سمار عمارت دوسو نوے فٹ سے سو فٹ مربع ہے اور اسکے بیچ کا مکان جو سب درجون سے بڑا ہے کل ۳۷ فٹ سے ساڑہے سولہ فٹ مربع ہے ؛

شیر منڈل شاہجہان آباد سے جنوب کو دہلی کے پرانے قلعہ مین جسکو اندرپت کہتے ہین
یہ سہ منزلہ عمارت بہت خوش وضع شیرشاہ بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہے اونسے اپنے عہد حکومت
١٥٤١ع مین تعمیر کرائی تہی اسکے پہلے اور دوسرے درجہ کے بیچ مین بڑے بڑے مکان اور گرد
غلام گردشین ہین اور تیسرے درجے کے اوپر برج بنا ہوا ہے اوپر چڑہنے کی سیڑہیان چکردار ہین
١٥٥٥ع مین اس عمارت کو ہمایون بادشاہ نے اپنا کتب خانہ مقرر کر لیا تہا اور ہمایون بادشاہ
اس عمارت پر سے گر کر مرا تہا اب یہ عمارت کہنڈر ہوتی جاتی ہے ❊

شیو پونا بمبی احاطہ مین پونا کے قریب پارتبی نامے پہاڑی پر تالاب کے کنارہ کل مندرون سے
یہ شوالا خوش وضع ہے اسمین شیوجی کی مورت بہت بڑی اور چاندی کی ہے اوسکے دونون زانون پر
دو چہوٹی چہوٹی سونے کی مورتین پارتبی اور گنیش کی بیٹہی ہوئی ہین **ہنڈبک اف مرے** سے منکشف ہے
کہ اس عمارت کو ١٧٤٩ع مین بالاجی باجے راو پیشوا نے بنوایا تہا مع مورتون کے اسکی تعمیر مین
دس لاکہہ روپیہ صرف ہوا ہر سال دیوالی کو یہان کثرت سے روشنی ہوتی ہے ❊

باب العین

عرب سراے مقبرہ ہمایون کے قریب شاہجہان آباد سے جنوب کو حاجی بیگم ہمایون کی بی بی
نے یہ شاندار سراے بنوائی تہی اسکے دروازے بڑی نمود کے بنائے ہین اسکو بنے ہوئے تین سو
برس سے زیادہ کا عرصہ گزرا **آثار الصنادید** سے واضح ہے کہ اس سراے مین نواب حاجی بیگم
کے ملازم عرب لوگ رہتے تہے اس سبب سے اسکا نام عرب سراے ہوگیا ہے ❊

عیدگاہ اگرہ اگرہ سے ایک میل جانب جنوب یہ عیدگاہ واقع ہے اسکی چاردیواری بہت مضبوط
اور پختہ تین فٹ چار انچہ چوڑی بناکر اوسکے شرقی دیوار کے بیچ مین بہت بڑا دروازہ بنایا ہے
صحن پانسو چہیاسٹہ فٹ سے پانسو اونیس فٹ مربع ہے اوسکے غرب مین عمارت عیدگاہ مسجد
کی صورت ایک سو اونسٹہ فٹ لمبی اور چالیس فٹ چوڑی بنی ہوئی ہے اوسکے بیچ کی بہت بلند محراب
بائیس فٹ نو انچہ چوڑی ہے محراب کے سامنے کا طاق جہان ممبر ہے بہت خوبصورت بنا ہوا ہے

اوسکے دائین بائین اور تین تین طاق ہین اونمین خوب خوب کارستانیان کی ہوئی ہین دالان کے کونون پر چار برجیان ہرطرف سے نمودار ہین مشہور ہے کہ یہ عیدگاہ شاہجہان بادشاہ کے حکم سے چالیس دن مین تیار ہوئی تہی آر کی اولاجیکل اسسٹنٹ سرویر انڈیا رقمطراز ہین کہ یہ عمارت بہت خراب ہوگئی تہی تہوڑا عرصہ ہوا کہ نواب صاحب بہادر والی رامپور نے اسکی مرمت کرادی ہے *

عیدگاہ ٹہٹہہ سندہ مین شہر ٹہٹہہ کے قریب پہاڑ پہ چار دیواری عیدگاہ کے نام سے مشہور ہے اسکے اندر جانب غرب محراب مع ممبر اور دائین بائین دو منیار ہین بموجب بیان ہنڈ بک آف مرے کے اس عیدگاہ کو یوسف خان حاکم سندہ نے ۱۰۴۳ ہجری مطابق ۱۶۳۳ع مین تعمیر کرایا تہا اسمین ایک خوشخط کتبہ کندہ ہے اسکے پیچہے کئی مقبرے ہین اونکے حالات علیحدہ لکہے گئے ہین *

عیدگاہ دہلی لاہوری دروازہ کے باہر جانب غرب ایک میل کے فاصلہ پر یہ چونہ گچ کی چار دیواری جسکے کونون پر چار برجیان ہین بہت بڑی اور خوبصورت کنگورون دار بنی ہوئی ہے اسکے تین طرف بیچ مین بڑے بڑے دروازے اور جانب غرب ایک طاق اور ممبر ہے ممبر کے سامنے شرق کی طرف تکبر اور وسط مین بہت بڑا حوض واقع ہے اس عیدگاہ کو شاہ عالم بادشاہ نے اپنے عہد مین تعمیر کرایا تہا اور جانب غرب چونہ گچ کا فرش حسین بخش پنجابی کا بنوایا ہوا ہے *

باب الغین

غارا پوری بمبئی بمبی کے قریب جزیرہ تہیا دہ مین یہ شمالرویہ غار برہمنون کے وقت کا مندر بشکل سہ درہ مکان کے بنا ہوا ہے بہت سخت پہاڑ تہوتہاک کے دوسو تیس فٹ سے ایک سو پچاس فٹ مربع سمندر سے ساڑہے تین سو فٹ کے فاصلہ پر بنایا ہے اسکی چہت ساڑہے سترہ اور پندرہ فٹ بلند چالیس کندہ کار ستونون پر قایم ہے مگر بعضے ستون اب گر پڑے ہین بیچ مین بہت بڑی مورت ترمورتی تین سر والی کی اور ایک مورت اردیا ایشر کی جو نصف مرد اور نصف عورت ہے اور اور خوش وضع مورتین برہما وشنو شیو اور پاربتی وغیرہ کی کندہ ہین ان مورتون کا قد سولہ اور بارہ فٹ سے کم نہین دروازہ کے قریب دیوون کی مورتین اسلحے

کندہ کی ہوئی ہین کہ وہ اس مندر کے دربان معلوم ہوتے ہین یہان بھی الورا کے مواق کیفیت
ہے اور جگہہ جگہہ بہت سے غار پوجاریون کے رہنے کے ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین
کیو انٹیٹیوٹ اینڈ موڈرن انڈیا و بھونز انڈیا سے ثابت ہے کہ ان غارون کی تعمیر
اٹھہ اور نو صدی عیسوی کے درمیان ہوئی بمبی کے باشندے ان مندرون کو غار الوری
کہتے ہین سمندر سے انکی خوب کیفیت معلوم ہوتی ہے مگر سمندر کا پانی ان مین آجاتا ہے
اس وجہ سے بہت سے غار اٹ گئے ہین ؎

غار الوپری سالسٹ جزیرہ سالسٹ علاقہ تھانہ مین بمبی سے شمال کی طرف یہ غار چھوٹے اور بڑے
دالان اور کوٹھریون کی صورت بہت پرانے ہین ان مین سب سے بڑا غار سہ درہ دالان
کی صورت کا ایک سو نوے فٹ سے اڑتیس فٹ مربع ہے اس کا نام مرینز ہنڈبک مین
جوگی سری لکھا ہے اس کی وضع غار الوپری بمبی سے ملتی ہے لیکن کندہ کاری اسکی اوسکی نسبت
زیادہ خوش وضع ہے اسمین شیو کی پوجا کا مندر اٹھائیس فٹ کا اونیس فٹ بلند بنا ہوا ہے
اور اس مین بیشمار مورتین حیوانات کی بہت خوبصورت کندہ ہین اسکے قریب ایک اور غار تہخانہ
کی صورت کا ہے اسکے نشیمنون مین مورتین بیٹھی ہین الا یہ جوگی سری کی برابر خوبصورت نہین
یہان سیاحون کو درندون کا خوف ہے ؎

غار انکائی تنکائی بمبی احاطہ مین بارہ میل چانڈور سے جنوب مشرق کو جو قصبہ انکائی تنکائی
مشہور ہے اوسکے قلعہ سے تھوڑی دور بودھون کے وقت کے یہ چھوٹے چھوٹے اٹھہ
مندر جنکے روبرو کنڈ ہین دو منزلہ اور ایک منزلہ پہاڑ تھوتھا کرکے بہت مضبوط بنائے ہین ہنڈبک
اف مرے مین لکھا ہے کہ باوجود گزر جانے صدہا برس کے ابتک انمین کچھہ نقص نہین آیا۔
غار باجا بمبی احاطہ مین کرلی گانو سے تین میل جنوب مشرق کو یہ برہمنون کے وقت کا غار
سریا کی پوجا کا مندر ہے اسمین ۲۷ استون لگے ہین جنپر کہین کہین گھوڑے اور بیل کندہ ہین
داہین بائین اس غار کے اور دو منزلے حجرے پوجاریون کے رہنے کے موجود ہین

ہنڈبک اف مرے مین لکھا ہے کہ بڑا غار نوصدی عیسوی مین تعمیر ہوا ہے
غار بادامی قصبہ بادامی احاطہ بمبی مین ہبی ہولی سے ۱۸ میل شرق کو یہ مندر غار کرلی
اور غار جبار سے چھوٹے ہین اور بہت کم خراب ہوے ہین ان مین بڑی بڑی مورتین
جنکی لمبی لمبی ٹوپیان ہین جگہہ جگہہ دیوارون مین سطح کندہ کی ہوئی ہین کہ اندر جانے والے
کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب مورتین سیری طرف دیکھہ رہی ہین ان غارون کی چھتین بالکل ہوا
ہین اور بڑے غار کی وضع سب غارون سے عمدہ ہے ان مین ٹوپیون دار مورتین کندہ
ہونے سے مرے صاحب کی راے ہے کہ بہت پرانے ہین +
غار باداوار احاطہ بمبی مین بالاے جوتیا پہاڑی باداوار گانو مین سفید مندر کے قریب نالہ کے
کنارہ یہ غار ہری پانڈو کے مندر کہلاتے ہین بیچ کا غار جسکے روبرو چند خراب سیڑہیان
ہین اوسکے اندر کا پہلا درجہ چالیس فٹ سے تیس فٹ مربع اور چھت فرش سے سات فٹ
بلند ہے اور دوسرا درجہ جو دس فٹ مربع ہے اوسمین چھہ ستون علیحدہ بناکر لگاے ہین اسکے
دائین طرف ایک اور غار جسکی چھت فرش سے سات فٹ ۱۸ انچہ بلند ہے چالیس فٹ سے
سترہ فٹ مربع ہے اسکے اندر کا درجہ جو کوٹھری کے طور پر ہے اوسمین چھہ ستون اور ایک
استھان بغیر مورت کا اتبک موجود ہے یہ دونو مندر بہت عمدہ اور بڑے ہین ان مین کچھہ نقص
نہین معلوم ہوتا ان کے دائین بائین اور چھہ چھہ فٹ کی مربع کی کوٹھریان پوجاریون کے رہنی کی
ہین اور اس جگہہ قدمون کے چند نشان ہین اس وجہ سے لوگ بیان کرتے ہین کہ یہان دیوتے تھے
غار باگھا بمبی احاطہ مین شہر ماندو کے کھنڈرات سے پچاس میل شرق کو باگھ مین
یہ چار مندر کھنڈر جنمین بھدے ستون مین کنگی کے سبب اٹے پڑے ہین انکے اندر جانے
سے دم گھبراتا ہے کہین کہین سے انکی چھتین بھی گر پڑی ہین اور مورتین بھی سٹ گئی ہین
انہین کا صرف ایک مندر خوش وضع اور دیکھنے کے لایق ہے +
غار برسا بمبی احاطہ مین وراگانو سے چھہ میل جنوب مغرب کو برسا گانو مین یہ غار واقع ہین

ایک مندر ان مین جو کرلی کی صورت بہت بڑا ہے قابل دید ہے اوسمین ۲۶ ستون ہشت پہلو
دس دس فٹ بلند ہین لیکن اگلے چار ستون جو ۲۵ فٹ بلند ہین اونپر گہوڑے بیل اور ہاتیون کی
تصویرین اسطرح کندہ ہین کہ پہلے ستون پر ایک گہوڑا اور ایک بیل گہوڑے پر مرد اور بیل پر عورت
سوار ہے اور دوسرے ستون پر ایک گہوڑا اور تین ہاتہی ایک ہاتہی پر عورت اور دوسرے پر
مرد سوار ہے اور تیسرے ستون پر ایک ہاتہی اور تین گہوڑے ایک پر عورت اور دوسرے پر
مرد اور چوتہے ستون پر دو گہوڑے ایک پر عورت اور دوسرے پر مرد ہے یہ مندر یہان کے
سب غارون سے خوبصورت ہے ان غارون کی تعمیر بہونرانڈیا مین نو صدی عیسوی کی لکہی ہے
غار پاٹن بمبئی احاطہ مین چالن سے کراد کو جاتے ہوے غار چالن سے تہوڑی دور یہ
بہت پرانے غار ہین انمین کا بڑا مندر جو دیکہنے کے قابل ہے اوسکا شالا یعنے بیچ کا مکان
۱۹ فٹ سے ۱۸ فٹ مربع ہے اسمین تین طرف نشین اور ایک طرف کونے مین ایک استہان
بغیر مورت موجود ہے ہنڈبک آف مرے مین یہہ غار بودہون کے وقت کے مندر لکہے ہین *
غار پنا لاواری کولا پور سے ۷ میل پنالاواری گانو کے قریب یہ چند غار پہاڑی پر واقع ہین
ان مین چہٹا غار ۲۷ فٹ سے ۲۶ فٹ مربع بہت بے نظیر ہے اسکی چہت سطح فرش سے ۱۱ فٹ
بلند ہے اور بیچ مین ۸ فٹ کا بلند ڈاگوپ پاگوڈے کی صورت موجود ہے اس غار کی داہین
جانب ایک اور غار ۴۴ فٹ سے ۴۱ فٹ مربع ہے اوسکی چہت سطح فرش سے ۹ فٹ بلند
۸ ستونون پر قایم ہے اور اوسکے اندر ایک اور درجہ موجود ہے جسکا ۱۰ فٹ بلند ۵ فٹ چوڑا
دروازہ ہے داہین بائین اس دروازہ کے چار چار فٹ مربع کہڑکیان روشندانون کے طور پر
بنائی ہین سوا ے ان غارون کے اور بہی چہوٹے چہوٹے کئی غار یہان موجود ہین مگر وہ شہرت
کے قابل نہین ہین ہنڈبک اف مرے سے واضح ہے کہ یہ غار بہت پرانے
برہمنون کے وقت کے آٹہوین اور نوین صدی عیسوی کے بنے ہوے ہین *
غار جگیشوار غار ماگاتانی سے ۶ میل جنوب کو ان غارون کی وضع غار اپوری بمبی سے بہت ملتی ہے

ان مین کا بڑا غار جو ایک سو بیس فٹ مربع ہے اوسکو مرے ہنڈبک مین مہادیو کا مندر لکھا ہے اوسکے اندر چوبیس ستون اور ایک اور درجہ بیس فٹ مربع بنا ہوا ہے جسمین سیتا راون اور بدہ وغیرہ کی پُرانی مورتین کندہ ہین

غار جنیر یہ غار ہنڈبک اف مرے مین بودہون کے وقت کے مندر لکھے ہوے ہین اور بمبی سے جانب شرق قصبہ جنیر کی شمال مین واقع ہین بہت بڑا غار جو کرلی غار کی صورت ہے اوسکی چہت ہشت پہل ستونون پر قایم ہے اس جگہہ کئی اور چہوٹے چہوٹے غار پوجاریون کے رہنے کے بہی موجود ہین ان مین کتبے کندہ ہین ٭

غار چپالن احاطہ بمبی مین قصبہ چپالن سے پاو میل جنوب کو یہ غار بہی بہت پُرانے مندر مین بڑا غار ۲۲ فٹ سے ۱۵ فٹ مربع ہے اُس کی چہت فرش سے ۱۰ فٹ بلند ہے اوسکے روبرو ایک کنڈ تیرہ فٹ مربع پہاڑ کاٹ کر بہت خوبصورت بنایا ہے بڑے مندر کے داہین بایین چند حجرے پوجاریون کے رہنے کے اب مٹی سے اٹگئے ہین ہنڈبک اف مرے مین انکو بودہون کے وقت کا بنا ہوا لکہا ہے ٭

غار دہمنار راجستان مین جہالرا پاٹن سے ۵۰ میل جنوب مغرب کو دہمنار کے پہاڑ پر یہ ۱۴ غار بودہون کے وقت کے مندر دو سو فٹ کے فاصلہ تک برابر لشکل یک رخہ بازار کے واقع ہین انکی صورت اور کیفیت بیان کے قابل ہے بڑا غار جسکو رپوٹ ارکی اوجیکل سروے انڈیا مین بہیم بازار لکہا ہے ایک سو پندرہ فٹ سے ۸۰ فٹ مربع ہے اسکے اندر بدہ کی مورت اور گرد بہت سے مکان کوٹہریون کی قطع کے جنمین اب کہین کہین نقص آگیا ہے پہاڑ تہوتہا کر کے بہت خوبصورت بنائے ہین اس غار سے چہوٹے غار کو بڑی کچہری کہتے ہین اوسکا شالا یعنے بیچ کا مکان جسمین تین طرف اندہیری کوٹہریان ہین بیس فٹ مربع ہے اوسمین روشن دان کہڑکیون کی صورت کٹہرے دار بنائے ہین اور شالے کی ہموار چہت ستونون پر قایم ہے غرضکہ یہان یہ مندر بہت بڑے اور زیادہ خوشوضع ہین باقی اور مندر جوجدی جدی

صورت کے مختلف زمانون مین بناے گئے ہین ان دونو کو نہین پہنچتے ارکی اولاجیکل سروے
انڈیا لکھتے ہین کہ ان غارون مین سب سے پرانا مندر بارہ سو برس کا ہے یہان ایک کندہ بہی بہت
خوبصورت پہاڑ کاٹ کر بنایا ہے ٭

غار کرلی بمبئی اور پونا کے درمیان جو پہاڑ کرلی کے نام سے مشہور ہے وہان یہ غار بہت
بے نظیر بنے ہوے ہین یہین بڑا مندر ایک سو دو فٹ سے ۴۵ فٹ ۷ ۱ انچہ مربع اندر سے
جلاساز بنا ہوا ہے اسکی چہت ایک سینتیس ۳۷ خوشقطع ستونون پر مبنی ہے اسکے دونو طرف
ہاتیون کی مورتون پر ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت گلبیان ڈالی بیٹہے ہین اندر جاکر کئی درجے
معلوم ہوتے ہین ان مین طرح طرح کی کندہ کاری ہے اور مورتین نہایت خوش قطع کندہ ہین بہنوز
انڈیا مین انکو ۱۳ صدی علسوی کا بنا ہوا لکہا ہے سلستمبا اسی جگہہ نصب ہے اوسکا حال علیحدہ درج ہے

غار کنیری یہ مسمار غار جو بمبی سے تہوڑی دور شمال کی طرف واقع ہین ہنڈبک اف مرے
مین لکہا ہے کہ بودہون کے وقت کے مندر ہین ان مین بڑا مندر ۸۸ فٹ ۶ انچہ سے ۳۹ فٹ
۱۰ انچہ مربع ہے اور چہت سطح فرش سے ۵۰ فٹ اونچی ہے ٭

غار گوالیار گوالیار کے پہاڑون مین کئی مجموعے غارون کے ہین جو اگلے زمانہ مین بڑے
مندر تہے ان مین مورتین ایسی بڑی بڑی بنائی ہین کہ اونکو دیکہکر تعجب آتا ہے ابہی یہ غار سیر لائق ہین

غار ماگاتانی یہ غار بمبی احاطہ مین غار منت پزیر سے دو میل جانب مشرق ماگاتانی گانو کے
قریب کہنڈر پڑے ہین ہنڈبک ۔۔۔ ن لکہا ہے کہ برہمنون کے بنوائے ہوے
ہین مگر بربادی کے سبب اب القاف ۔۔۔ ن ہے

غار مہد اندر پور سے ہین منجملہ بارہ ننگے سڑک کے داہنی طرف یہ دو بد شکل اور
چہوٹے چہوٹے بودہون کے وقت کے مندر ہین اور دونو پر پرانے کتبے کندہ ہین ٭

غار منت پزیر بمبی احاطہ مین کنیری سے ۴ میل شمال مغرب کو منت پزیر مین یہ غار واقع ہین
انکے ستونون کی وضع غار الوری بمبی سے بہت ملتی ہے انکے اندر وشنو برہما پاربتی وغیرہ

مورتین بہت کندہ ہین اور اکثر جگہہ سے یہ غار ناقص ہی ہوگئے ہین ہنڈبک اف مرے
مین لکھا ہے کہ یہ غار برہمنون کے بنائے ہوئے اور ہزار برس کے بنے ہوئے ہین ٭

غار ناسک بمبی احاطہ مین قصبہ ناسک سے پانچ میل کے فاصلہ پر بیسیمار غار اندر سے کندہ کا
اور وضعدار بودہون کے وقت کے مندر ہین کیونکہ ان مین بدہ کی مورتین اب تک موجود ہین
بعضے غارون مین ستون لگائے ہین اور بعضے کوٹہریون کے طور پر بنائے ہین اب بہی یہان
برہمنون کی ریاست اس وجہ سے ہے کہ یہان دریائے گنگا کے کنارہ اور بہت سے
مندر واقع ہین ہنڈبک اف مرے سے منکشف ہے کہ ان غارون کو راجہ وبانا کا
نے جسکو بہت مدت ہوئی بنوایا تہا ٭

غریب ناتھ تہانیسر سے ۴ میل جانب مشرق قصبہ پہوا سے باہر یہ مندر
گورکہہ ناتہہ کے چیلہ غریب ناتہہ کا ہے اسکی دیوار مین ایک کتبہ کندہ ہے اوسکا خلاصہ
آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپوٹ مین لکھا ہے کہ اس مندر کی تعمیر ۱۸۰۰ء مین ہوئی ہے ٭

باب الفاء

فتح گڈہ یہ بلند سنگ سرخ اور سنگ مرمر کی عمارت شاہ جہان آباد کے شمال غرب سبزی منڈی
کی طرف جاتے ہوئے پہاڑی پر جہان مورچہ تہا فتحگڈہ کے نام سے مشہور ہے اسکو بہت بڑے
مربع چبوترے پر بنایا ہے اور اسکے گرد ایک جالیدار خوش وضع آہنی کٹہرا لگایا ہے اصل مین یہ
عمارت ۱۸۵۷ء کی فتح کی یادگار ہے [illegible] سو پندرہ فٹ [illegible] نے چندسال کے بعد تعمیر کرائی اسکی
بنیاد کیمبل صاحب گڈہ کپتان نے [illegible]کان کوٹہریون کی قطع [illegible] محافظ رہتا ہے اسکے جانب شمال
جولاہہ چہوٹے سے چبوترے پر قایم [illegible] مین اس غار [illegible] سجدہ لکھا ہے ٭

فخر المساجد شاہ جہان آباد مین کشمیری دروازہ کے قریب لب سڑک یہ سنگ مرمر اور
سنگ سرخ کی مسجد بنوائی ہوی نواب فخر النسا بیگم بنت نواب شجاعت خان کی ہے اوس نے
۱۱۴۱ء مین تعمیر کرائی تہی اسکے نیچے بطور حجرون کے محراب وار دوکانین بنی ہوئی ہین شمال کی

طرف ایک چھوٹا سا باولی کی صورت کا حوض اور صحن کے دائین بائین دو رخے دالان ہین
اور جانب غرب دالان مسجد پر تین گنبد اور کئی برجیان مع سنہری کلیسون کے بہت خوبصورت
بنائی ہین مسجد کا دالان ایسا خوش قطع اور بچی کار بنا ہوا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی اسکی
پیشانی پر کتبہ کندہ ہے +

فورٹ جارج یہ قلعہ بمبی کے قلعہ سے جانب شمال واقع ہے اور اسکے گرد خندق بہت
گہری ہے اسکو فورٹ جارج اس وجہ سے کہتے ہین کہ اسکی تعمیر جارج فورتھ شاہ انگلستان
کے عہد مین ہوئی تھی ہنڈبک اف مرے سے منکشف ہے کہ اس قلعہ کی تعمیر کے واسطے
سیر کیمبل چیف انجنیر بنگال ۱۷۶۹ء مین کلکتہ سے آئے تھے اب اس قلعہ مین بہت خوبصورت
بارکین اور میگزین ہے +

فورٹ ولیم یہ عالیشان اور بے نظیر قلعہ شہر کلکتہ مین جانب جنوب بہت مضبوط اور خوش قطع بنا ہوا ہے
کہ باہر سے صرف مٹی کے پشتے بنے ہوے دکھائی دیتے ہین اور اندر سے اسکی فصیلین ایسی
بلند ہین کہ اونکی بلندی دیکھنے کو سر پر ہاتھ رکھنا پڑتا ہے درحقیقت یہ قلعہ لڑائی کے کام کا
ہے اسکی تعمیر جنگ پلاسی کے بعد ۱۷۵۷ء مین ہوئی بعہد کرنیل کلایو عمل مین آئی اس قلعہ کو
فورٹ ولیم اس وجہ سے کہتے ہین کہ جب یہ قلعہ تیار ہوا تو انگلستان مین ولیم فورتھ بادشاہ تھا
اسکے اندر بڑی عالیشان عمارتین اور سیر کے جگہہ ہے فصیلون پر توپین چڑہی ہین اندر جانے کے
واسطے ہر ایک شخص کو حکم نہین ہے +

باب القاف

قبر پیر گوہر سلطان شہر ملتان مین منجملہ بارہ نوگزی قبرون کے یہ قبر بہت پرانی ہے
چنانچہ رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ پیر گوہر سلطان
محمد قاسم کے حملہ مین شہید ہوے تھے اس حساب سے یہ قبر ۱۲ سو برس کی پرانی ہے اسکا
طول ساڑہے پینتیس فٹ ہے شہر کے دہلی دروازہ سے ساڑہے چارسو فٹ کے فاصلہ پر

واقع ہے اس سے بڑی قبر پیر دیندار کی ہے جو بور دروازہ کے متصل ہے اوسکی لمبائی ساڑھے چون فٹ ہے اور ایک قبر سندا محلہ مین پیر رمضان غازی کی مشہور ہے وہ ۱۱ فٹ ۳ انچہ لمبی ہے اور ایک قبر پیرادہم کی شہر کے اندر ہے اور قبرین جو قلعہ کے اندر اور قریب تہین اب دب گیئن باقی اور قبرین تین تین چار چار گز کی موجود ہین پیر گوہر کی قبر کے قریب ایک گول تہر جسکے بیچ مین سوراخ ہے ۲۷ انچہ کے قطر کا ۱۸ انچہ موٹا ہے لوگ اسکو پیر کا پہلا اور ٹنکا کہتے ہین ان قبرون کو یہان کے ہندو بہی سلمانون کی مانند مانتے ہین جمعہ اور جمعرات کو چراغ روشن کرتے ہین یہ قبرین شہیدون کی ہین +

قبر کبیر جولاہہ بنارس مین یہ قبر بہت بڑی اور متبرک ایک موحد اور بزرگ مسمی بہ کبیر جولاہہ کی ہے جو سکندر لودی کے عہد مین موجود تہا کبیر جی کی شاعری مشہور ہے - دور دور سے لوگ زیارت کو آتے ہین ہر وقت انکے مزار پر فقیرون کا ہجوم رہتا ہے ٭

قبر محمد شاہ یہ قبر نوگزی شہید کی مشہور ہے راوربوانی علاقہ پنجاب مین ایک ٹیلہ پر واقع ہے اسکا طول ۳۲ فٹ ہے ٭

قبر نور شاہ پنجاب مین دریاے راوی کے قریب ہراپا کی عیدگاہ کے متصل یہ قبر ۴۴ فٹ لمبی اور ساڑہے تین فٹ چوڑی ہے حضرت نور شاہ بہی غازی اور شہید ہوے ہین ارکی اولاجیکل سروے رپوٹ سے ثابت ہے کہ یہ قبر اکبر بادشاہ کے عہد کی ہے

قبور شیث ایوب اودہ مین جہان کہگرا اور سرجو دریا ملتے ہین وہان ایک چار دیواری کے اندر یہ دو خشتی قبرین ایک تیرہ فٹ اور دوسری بارہ فٹ لمبی ہے سروے رپورٹ انڈیا مین لکہا ہے کہ انکو لوگ شیث ایوب پیغمبرون کی قبرین کہتے ہین

قدم رسول بکیری علاقہ دکن مین چینی کنبند کے قریب باغ کے اندر یہ عمدہ عمارت مسلمانون کی زیارتگاہ ہے **اسٹوکس ہسٹری کل اکاونٹ اف بلگام** سے واضح ہے کہ اس عمارت کو رستم زمان حاکم بیجاپور نے ۱۶۵۵ع اور ۱۶۶۰ع کے درمیان بعد فتح کرنے بکیری کے بنوایا تہا

قدم شریف شاہجہان اباد سے غرب رخ تہوڑی دور یہ درگاہ دراصل فتح خان

کرایا تہا اسمین صحن کے
ت پاکیزہ سنگ مرمر سفید
ہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیتے ہین

نقشہ قصر ہزار ستون متعلقہ صفحہ ١٠١

نقشہ شہر منڈل متعلقہ صفحہ ٩١

جانب شرق واقع ہے
لی تین محرابین ہین بہت
بی اور فارسی کتبہ کندہ ہے
مین اس قلعہ کو احمد شاہ گجراتی نے بنوایا تہا

قلعہ احمد نگر بمبئی احاطہ مین یہ قلعہ احمد نگر کا پہار پر نہایت مضبوط اور خوبصورت

بن فیروزشاہ تغلق کا مقبرہ ہے جو فیروزشاہ نے ۱۳۵۳ء مین تعمیر کرایا تہا اسمین صحن کے
چارون طرف مکانات اور بیچ مین برج ہے اوسمین فتح خان کی قبر پر بہت پاکیزہ سنگ مرمر سفید
کا حوض بنا ہوا ہے اوسکے بیچمین وہ پتہر نصب ہے جسپر نقش پاے مبارک نبی اخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہے، یہ حوض چند مشک پانی سے بہرا رہتا ہے لوگ اس پانی کو تبرک جانکر پیتے ہین
اور صدہا مریض کہنہ دور دور سے منگواتے ہین اور شفا پاتے ہین - درگاہ کے قریب
مسجد اور گرد بہت بڑی اور بلند چار دیواری ہے جسمین کئی بڑے دروازے ہین درگاہ کے باہر
شرقی دیوار کے نیچے ایک بڑا حوض مسمار پڑا ہے اور اندر صدہا مکان اور ہزارون قبرین ہین
غدر کے بعد سے بیرون دہلی کے باشندے یہان آباد ہوگئے ہین ہر سال ربیع الاول کی پہلی
سے بارہوین تاریخ تک خلقت زیارت کو آتی ہے اور ساتوین اور گیارہوین کو بڑی دہوم دہام
سے پنکہے چڑہتے ہین اور بہت سے ملنگ فقیر دروازہ درگاہ کے روبرو جہان نقارخانہ ہے
دہمال کرتے ہین ؀

قصر ہزار ستون پہلے یہ نہایت عمدہ محل تہا یہ عمارت محمد عادل تغلق شاہ نے اپنے
عہد ۱۳۲۵ء مین بنوائی تہی اسمین ہزار ستون تہے دہلی سے چند میل تغلق آباد کے جنوب کو
اسکا ڈہیر پڑا ہے اکثر کتب سے واضح ہے کہ یہ عمارت پانی کے قریب بطور سیرگاہ تعمیر
کی گئی تہی چنانچہ اب تک اسکا پل جو تغلق آباد اور غیاث الدین تغلق شاہ کے مقبرہ کے درمیان
واقع ہے اوسوقت کا تعمیر کیا ہوا ہے ؀

قلعہ احمد اباد یہ قلعہ گجرات مین شہر احمد اباد سے جانب شرق واقع ہے
اسکی دیوار بہت مضبوط اور بلند خشتی بنی ہوئی ہے شرقی دروازہ جسکی تین محرابین ہین بہت بڑا
اور تین دروازہ کے نام سے مشہور ہے اوسکی پیشانی پر عربی اور فارسی کتبہ کندہ ہے
ہنڈ بک اف مرے سے منکشف ہے کہ ۱۴۱۳ء مین اس قلعہ کو احمد شاہ گجراتی نے بنوایا تہا

قلعہ احمد نگر بمبئی احاطہ مین یہ قلعہ احمد نگر کا پہاڑ پر نہایت مضبوط اور خوبصورت

تعمیر کیا ہوا ہے اسکی فصیل ۳۰ فٹ بلند اور خندق ۲۰ فٹ گہری چالیس فٹ چوڑی پہاڑ کاٹکر نہایت مضبوط بنائی ہے ہنٹڈ بک اف مرے سے ظاہر ہے کہ احمد نظام شاہ نے ۱۴۹۰ء مین یہ قلعہ بنوایا تہا اسکے اندر تالاب کے بیچ مین ایک محل بنا ہوا ہے یہ عمدہ عمارت مسلمانون کی بنوائی ہوئی ہے +

قلعہ اکبرآباد یہ بے نظیر سنگ سرخ کی فصیل ۷۰ فٹ بلند اور کنگورہ دار ہے بموجب رپورٹ **اسسٹنٹ سرویر انڈیا** کے ۱۵۶۶ء مین اکبر بادشاہ نے اسکو تعمیر کرایا ہے اسکی وضع قلعہ شاہجہان آباد سے بہت ملتی ہے مگر یہ قلعہ اوس سے بہت بڑا ہے اسمین باگین بن گئی ہین اور سپاہ رہتی ہے +

قلعہ الہ آباد شہر الہ آباد مین جسے اگلے زمانہ مین پراگ اور تربنی کہتے تہے یہ قلعہ اوس جگہہ واقع ہے کہ جہان اکبر نے ۱۵۷۵ء مین قلعہ بنایا تہا ۱۸۰۱ء مین جب وہ قلعہ شاہ عالم کے قبضہ سے نکلکر گورمنٹ کے قبضہ مین آیا تو سرکار نے اوسکواز سر نو تعمیر کروایا پہلا قلعہ مکان بود و باش تہا اور یہ قلعہ لڑائی کے کام کا ہے اسکی فصیل توپون سے آراستہ ہے اندر سپاہ رہتی ہے اسمین چند قدیمی عمارتین اب بہی باقی ہین مکان دربار جسکی چہت ستونون پر قایم ہے چبوترہ پر ایسا عالیشان بنا ہوا ہے کہ ہزارون آدمی اوسمین آسکتے یہان بڑ کا ایک پرانا درخت جسکو ہنود اکشا بات کہتے ہین عجائبات سے ہے یہ درخت مدت سے سرسبز ہے اور ہنود کا عقیدہ ہے کہ قیامت تک سبز رہے گا **آرایش محفل** کا بیان ہے کہ نور الدین جہانگیر نے اس درخت کو کٹوا کر اسکے اوپر آہنی چادر ڈلوادی تہی تاکہ پہر سرسبز نہو لیکن تہوڑے دنون کے بعد پہر پہوٹ نکلا اور بڑہ گیا یہان صدہا ہندو اپنی قربانی کرتے تہے اور یقین رکہتے تہے کہ اس جگہہ مرنے سے کسی امیر کبیر کے ہان جنم ملیگا مگر یہ رواج شاہ جہان بادشاہ کے عہد سے موقوف ہوگیا +

قلعہ برہمن آباد سندہ مین یہ عالیشان اور پرانا قلعہ اب بالکل کہنڈر ہوگیا ہے

ابتدا مین یہ ٹھٹھہ کا دار الخلافہ تہا ہنٹر بک اف مرے کا بیان ہے کہ اسکی فصیل کے
چودہ سو برج تہے جنکے کہنڈر کہین کہین ابتک موجود ہین لیکن اسکی تعمیر کا صحیح حال کسی کتاب سے
دریافت نہین ہوا ✣

قلعہ بلگام یہ شہر بلگام کا قلعہ سمندر سے دو ہزار پانسو فٹ کی بلندی پر واقع ہے اسکی فصیل
سنگین ۳۲ فٹ بلند مع پشتے کے بہت مضبوط بنائی ہے **ہسٹری اف بلگام** سے ثابت
ہے کہ تین سو ساٹھہ جینی مندر اور بتخانے توڑ کر یہ چار دیواری بنائی ہے اسمین تمام پتہر کندہ کار بغیر انتظام
بیل بوٹہ کے لگائے ہین یعنے اونکے نقش و نگار کا سلسلہ قایم نہین رکہا ہے رخ بیرخ برابر
لگا دیے ہین اسکے گرد بہت سی چوڑی خندق ہے اور اندر ہموار زمین تین ہزار فٹ سے
دو ہزار چار سو فٹ مربع ہے حقیقت مین اس قلعہ کا جواب دکن مین تو کیا دور دور نہین ہے
سنہ ۹۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۹ع مین نواب یعقوب علیخان نے حسب فرمائش نواب اسد خان
کے اس قلعہ کو تعمیر کروایا تہا اور سنہ ۱۶۳۱ع مین نواب بندہ علیخان نے اسکا بڑا دروازہ بنوایا اور
جانب شمال ایک کتبہ بہی کندہ کرا دیا سنہ ۱۶۴۸ع مین جب یہ چار دیواری شکستہ ہوگئی تو عبد الحی
یہان کے امین نے مرمت کروائی اس قلعہ کے شمال کو دروازہ کے باہر شاہ پور گانو کے
قریب بہت بڑا تالاب ہے بعض نے اسکا نام مصطفے آباد اس وجہ سے لکہا ہے کہ پہلے یہان
مصطفے خان نامے ایک قلعدار تہا ✣

قلعہ بمبی یہ نہایت مضبوط اور نامی قلعہ شہر بمبی کا سمندر کے کنارہ فورٹ جارج سے ملا ہوا
ایک میل لمبا اور تہائی میل چوڑا ہے سنہ ۱۷۱۶ع مین سرکار کمپنی نے تیس لاکہہ روپیہ صرف کر کے
اسکو درست کرایا تہا پہلے اسکے گرد خندق نہ تہی اس سبب سے سنہ ۱۷۳۹ع مین جلیل القدر
سوداگرون نے مرہٹون کے خوف سے تیس ہزار روپیہ کا چندہ ڈال کر سرکاری انتظام سے
اسکی خندق بنوا دی **ہنڈ بک اف مرے** سے ظاہر ہے کہ اب اسکے اوپر بہت
توپین چڑہی ہوئی ہین اسکے تین دروازے شمالی جنوبی اور غربی دیوار کے بیچ مین بنے ہوئے

ہین ٹکسال ٹاون ہال اور بہت سے دفاتر اسی قلعہ کے اندر ہین مگر پرانی عمارتون مین سے صرف ایک ہی محل سمندر کی طرف دکہائی دیتا ہے *

قلعہ بیجاپور یہ بہت مضبوط عمدہ وضع کا دکنی قلعہ شہر بیجاپور کے اندر واقع ہے ہنڈبک اف مرے ناقل ہے کہ اسکو یوسف عادل شاہ نے اپنے عہد سلطنت ۱۵۰۱ع اور ۱۵۱۱ع کے درمیان بنوایا تہا اسکے گرد ایک سو بیس فٹ چوڑی خندق اور اندر کئی کہنڈر مندر مع سیاہ ستونون کے تعمیر قلعہ سے پہلے کے اب تک موجود ہین مگر علاالتخانہ اور سونا محل جو بہت عمدہ عمارتین قلعہ کے ساتہہ تعمیر ہوئی تہین بالکل برباد ہوگیئن علاوہ ازین جو عمارتین اس قلعہ مین اب موجود ہین اونکے حالات اس کتاب مین ردیف وار درج ہین *

قلعہ بیکانیر راجستان مین شہر بیکانیر سے نصف میل شمال مشرق کی جانب یہ نہایت مضبوط اور بہت عمدہ قلعہ واقع ہے اسکی فصیل بہت بلند اور سنگین ہے اور دو دروازے ایک گوشہ جنوب غرب مین جہان سے اصطبل مین جاتے ہین اور دوسرا جانب شرق جہان سے قلعہ کے اندر پہونچتے ہین بہت خوبصورت بنے ہوے ہین پہلے یہ قلعہ اٹھہ سو دس فٹ لمبا اور اٹھہ سو دس فٹ مربع تہا اب زیادہ بڑہانے سے بارہ سو فٹ سے نو سو فٹ مربع ہو گیا ہے

بائیلوز ٹوران راجستان مظہر ہے کہ سب سے پہلا قلعہ جو شہر کے ہمراہ بنا تہا وہ شہر کے بیچ مین تہا اوسکا اب نشان بہی نہین اگرچہ یہ قلعہ شہر کے بعد تعمیر ہوا مگر اسکی وضع بہی پرانی ہے کیونکہ اسکی فصیل مین برج بہت قریب قریب بنے ہوے ہین اور گرد ۳۰ فٹ چکلی خندق ۲۰ فٹ سے ۲۵ فٹ تک گہری ہے عرصہ تخمیناً ڈہائی سو برس کا ہوا کہ اس قلعہ کو مہاراجہ رای سنگہ نے بنوایا تہا اسکے اندر مہاراجہ صاحب رہتے ہین اور بہت سی عمدہ عمارتین خصوصاً شیش محل راجہ گج سنگہ کا بنوایا ہوا اور مکان دربار راجہ سورت سنگہ کا بنوایا ہوا اور خوابگاہ راجہ رتن سنگہ کی یادگار موجود ہین شیش محل مین جسکو گج محل بہی کہتے ہین دو درجے اور چند کوٹہریان ہین اونکے گرد غلام گردش ہے اور چوکہٹون مین روشنی کے واسطے آئینے جڑے ہین اور جگہہ جگہہ

رنگین اینٹین ایسی خوبصورتی سے لگائے ہین کہ سنگ مرمر مین جواہرات بے بہا جڑے دکھائی دیتے ہین اس مکان مین اسباب آرایش و زیبایش بھی بہت ہے اسکو بنے ہوے سوا سو برس کا عرصہ ہوا تخت گاہ شیش محل سے کم ہے کیونکہ یہ مہارانا سورت سنگہ کے فوت ہوجانے سے ناتمام رہگئی ہے اسکی دیوارون پر طلا کاری اور سرخ نقاشی بہت خوبصورت کی ہوئی ہے خوابگاہ مین نہایت خوبصورت طرح طرح کی تصویرین اور اوتارون کی مورتین رکھی ہین وشنو اور بدری ناتھ کی مورتین بہت بڑی ہین عمارت خوابگاہ مین ایسی عمدہ پچی کاری ہے کہ وہ تاجگنج آگرہ سے بہت کم نہین پہنچتی

قلعہ پوربندر بمبئی احاطہ مین ساسود سے پانچ میل پہاڑ پر یہ خوبصورت اور مضبوط قلعہ واقع ہے اسکے برج بہت مستحکم اور پکے ہین پہلے اس قلعہ پر سیواجی مرہٹہ قابض تھا اب کار انگریزی کے قبضہ مین ہے

قلعہ تالنیر خاندیس مین چار میل سدپور کے مشرق کو یہ قلعہ دریاے تاپتی کے شرقی کنارے شہر سے ڈیرہ سو فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی فصیل ساٹھہ فٹ بلند ہے بہت بڑا دروازہ جانب شرق ہے ۱۸۱۸ع مین یہ قلعہ گورنمنٹ کے تحت مین آیا اس سے پاؤ میل کے فاصلہ پر مسلمانون کے قبرستان مین ایک مقبرہ ہے کتبہ کی رو سے ثابت ہے کہ اوسکی تعمیر مین ایک لاکھ روپے صرف ہوے

قلعہ تھانیسر پنجاب مین تھانیسر بہت پرانی اور مشہور جگہہ ہے وہان یہ قلعہ کئی ہزار برس کا پرانا راجہ دلیپ کا بنوایا ہوا ہے اب اسکے چند برج اور کہین کہین دیوار کے نشان باقی ہین یقین ہے کہ چند روز مین وہ بھی جاتے رہین گے **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** سے ثابت ہے کہ اس قلعہ کے باون برج تھے اسکے گوشہ شمال مشرق مین چند عمارتین مسلمانون کے وقت کی موجود ہین اونکی حالات اس کتاب مین علیحدہ لکھے گئے ہین +

قلعہ جیسلمیر راجپوتان مین جیسلمیر کے اندر جانب جنوب جو پہاڑی بنام موئی ڈونگری مشہور ہے اوسپر یہ مثلث قلعہ واقع ہے **بائیوز توران راجپتان** مین لکہا ہے کہ اسکا دور تین ہزار نو سو فٹ اور فصیل سنگین بہت مضبوط پندرہ فٹ سے ۳۰ فٹ تک بلند چھہ فٹ موٹے آثار کی ہے بڑا دروازہ اس قلعہ کا جانب شمال واقع ہے اوسکے چار در ہین قلعہ کے اندر ۲ کوین تین سو چار فٹ گہرے ہین

قلعہ چکن یہ چہوٹا سا مربع اور خوبصورت قلعہ پونا سے ۸ میل شمال کو واقع ہے اسکی دیوار کے کونون پر چار خوش وضع برج بنے ہوے ہین اور گرد پندرہ فٹ گہری ۳۰ فٹ چوڑی کہائی ہے بعضون نے اس قلعہ کو ملک التجار کا بنوایا ہوا لکہا ہے اور **ہنڈ بک آف مرے** سے ثابت ہے کہ اس قلعہ کو ۱۵۹۵ء مین ایک حبشی نے تعمیر کرایا تہا اس قلعہ پر کئی لڑائیان ہوئین کیونکہ اسکے دروازہ پر تین فتحنامے مغلون کے کندہ ہین ❊

قلعہ چمپانیر یہ قلعہ پہلے گجرات کا دار الحکومت تہا اب سطح زمین سے ڈہائی کوس بلند پہاڑ پر سماٹ پڑا ہے اسکی دیوار مین کئی دروازے ہین کنگلی مین یہ قلعہ بہی قلعہ رہتاس سے کم نہین اب یہان جنگل ہے

قلعہ چندن بہی احاطہ مین ستارا کے قریب یہ قلعہ چندن نامی پہاڑی پر واقع ہے اور اسی سبب سے اسکو قلعہ چندن لکہا ہے اسکی عمارت بہی قابل دید ہے **ہنڈ بک آف مرے** مین لکہا ہے کہ یہ قلعہ ۱۱۹۰ء مین پنالا کے ایک راجہ نے بنوایا تہا ❊

قلعہ حیدرآباد سندہ مین یہ خشتی قلعہ شہر احمد آباد کا بہت طول طویل لڑائی کے مطلب کا ہے اسکی دیوار ۱۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک بلند بنی ہوئی ہے اور سکے اندر مٹی کا پشتہ باندہ کراوپر توپین چڑہائی ہین

قلعہ دولت آباد شہر روضہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہ دکنی قلعہ پہاڑ پر ڈیڑہ سو فٹ بلند بہت پرانا اور مضبوط بنا ہوا ہے اسکی چار فصیلین برجون دار نہایت مضبوط بنائی ہین اول فصیل جو ۴۸ فٹ بلند اور نیچے سے ۵ افٹ چوڑی ہے اوسکا دور پندرہ ہزار فٹ ہے اسکے اندر بہت بڑا پہاڑ ہے اور تہوڑی تہوڑی دور تین اور فصیلین جو اس فصیل سے کم بلند ہین بہت مضبوط بنائی ہین علاوہ ازین چڑہائی کے واسطے ایک چکردار رستہ پہاڑ تراش کر ایسا عمدہ بنایا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی اس رستہ کے دونون طرف بڑے بڑے غار کوٹہریون کے طور پر بنا کر اونہین سنگزین رکہا ہے قلعہ کے بیچ مین پہاڑ کی چوٹی پر جو کوٹہی بنی ہوئی ہے اوسمین قلعہ دار رہتا ہے اور ایک جہنڈا نظام الملک کا مع ۲۴ پنی برنجی توپ کے دور سے نظر آتا ہے اس توپ کے علاوہ اسکی فصیلون پر اور بہت سی توپین چڑہی ہوئی ہین **میجر جان سیلی صاحب** رقمطراز ہین کہ

یہ قلعہ سنہ ۱۲۹۴ع تک ہندون کے قبضہ مین رہا پہر اسکو مسلمانون نے فتح کیا اسکے چند مدت بعد فرنچ قابض ہوگئے پہر مرہٹے اور شیدی قابض رہے اب نظام الملک کے تصرف مین ہے اس قلعہ کا ثانی دکن مین توکیا دور دور نہین معلوم ہوتا ❊

قلعہ رانی گہاٹ بازار سے بارہ میل جنوب مشرق کو اور اوہند سے سولہ میل یہ قلعہ رانی گہاٹ پہاڑی پر بہت مضبوط اور بڑا اسمار پڑا ہے ایک میل اسکا دور ہے اسکے ایک طرف دور تک ایک پہاڑ بجاے دیوار ہے اور تین طرف سمار دیوار مع برجون کے جنمین بڑی بڑی ٹولیان تراش کر لگائی ہین موجود ہے اس قلعہ کے اندر اب تک مندر اور محلون کے کہنڈر اور جانب شمال تین مربع کنوئین برابر موجود ہین رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ثابت ہے کہ بہت مدت ہوئی جب اس قلعہ کو راجہ ہودی نے بنوایا تہا اور اسی وجہ سے اسکو ہودی دی گڈہی کہتے ہین ❊

قلعہ راے تہوراش جہان آباد سے ۱۱ میل قطب صاحب کی مینار سے تہوڑی دور راے تہورا نے یہ قلعہ قلعہ لال کوٹ کے شمال غرب کو اپنے عہد حکومت سنہ ۱۱۴۴ع مین اس طور سے بنوایا تہا کہ لال کوٹ اسکا شہر ہوگیا اس قلعہ کا دور ساڑہے چار میل اور دیوار کا اثار لال کوٹ کی دیوار سے نصف ہے اسمین مدت تک مسلمان بادشاہون نے سلطنت کی اونکی بنوائی ہوئی عمارتون مین سے اس جگہہ اب کوئی عمارت باقی نہین ❊

قلعہ رہتاس اس قلعہ کو رہتاس گڈہ بہی کہتے ہین یہ قلعہ بہار مین پہاڑ پر نہایت پرانا راجہ وہت کا بنوایا ہوا ہے اسکا دور ۴ میل سے کم نہین ہے اسکے اندر بہت سے تالاب اور چشمے موسم برسات مین پرآب ہوجاتے ہین اور تہوڑی سی زمین کہودنے سے پانی نکل آتا ہے

قلعہ ستارا بمبی احاطہ مین شہر ستارا کے مشرق کو یہ قلعہ پہاڑ پر واقع ہے طول اسکا تین ہزار تین سو فٹ اور عرض پندرہ سو فٹ ہے دروازہ آمدورفت جانب غرب ہے اسکے اندر ایک طرف پرانا محل اور سولہ مندر گیارہ شیو کے اور پانچ بہوانی کے بنے ہوے ہین ہنڈبک آف مرہٹے

سے منکشف ہے کہ اس قلعہ پر کئی لڑائیان ہوئین مدت تک مرہٹون کے قبضہ مین رہا اور کئی دفعہ اسکو اورنگ زیب نے فتح کیا سنہ ۱۱۹۰ع مین پنالا کے ایک راجہ نے یہ قلعہ تعمیر کروایا تھا ۞

قلعہ سرہند پنجاب مین یہ سرہند کا قلعہ جواب ویران ہوتا جاتا ہے بموجب بیان رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا کے سنہ ۱۱۳۹ع مین ایک چوہان راجہ نے بنوایا تھا جب سنہ ۱۱۹۱ع مین محمد غوری نے راے پتھورا پر فتحیاب ہوکر اس قلعہ کو لیا تو یہ بہت شکستہ ہوگیا تھا سنہ ۱۲۴۶ع مین شیر علیخان قلعہ دار نے اور سنہ ۱۳۶۱ع مین فیروز شاہ تغلق نے بخوبی اسکی مرمت کروائی

قلعہ سوارنا درگم دکن مین بیجاپور سے تھوڑی دور ایک چھوٹے سے جزیرہ مین یہ قلعہ بنام سوارنادرگ اور سونے کا قلعہ مشہور ہے ہنڈبک اف مرے سے منکشف ہے کہ اس پرانے خوبصورت قلعہ کی مرمت سنہ ۱۶۶۲ع مین ہوئی تھی سنہ ۱۷۱۳ع مین اسپر کانوجی انگریا مرہٹہ قابض ہوا اور سنہ ۱۸۱۸ع مین سرکار کے قبضہ مین آیا کتبہ کے نہونے سے صحیح حال ظاہر نہوا۔

قلعہ سورت اس قلعہ کو مرے صاحب نے تین سو برس کا پرانا لکھا ہے اسکی مرمت متواتر ہوتی رہتی ہے اور واضح ہو کہ شہر سورت کی عمارتون مین کوئی عمارت اس سے زیادہ پرانی نہین ہے

قلعہ شاہجہان آباد شاہجہان آباد مین دریاے جمن کے غربی کنارہ یہ خوبصورت قلعہ جسکو لوگ لال قلعہ بھی کہتے ہین شہاب الدین شاہجہان بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے اوسنے اپنے سنہ ۱۲ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۴۸ ہجری و سنہ ۱۶۳۸ع مین بنوانا شروع کیا اور دس برس کے عرصہ مین تیار ہوا تین طرف اس قلعہ کے فصیل جسمین اندر کے رخ محرابی حجرے ہین بالکل سنگ سرخ کی کنگورہ مدارہ ۷۵ فٹ بلند یعنے قلعہ اگرہ کی دیوار سے ۵ فٹ کم ہے اوپر سے دیوار کا آثار ۳۰ فٹ ہے اسکی وضع قلعہ اگرہ سے بہت ملتی ہے اسکے دو عالیشان دروازے ہین جنپر خوبصورت مکان بنے ہوے ہین جنوبرویہ دروازہ کا نام دہلی دروازہ اور غرب رویہ کا نام لاہوری دروازہ ہے اسکے اندر جاکر بہت بلند اور خوبصورت لداو کا چھتا ہے اسمین سڑک کے دونون طرف نیچے دو کانین اور اوپر مکان ہین اس چھتے کے وسط مین ہشت پہلو روشندان ہے اور چوک کے نام سے

اسلئے مشہور ہے کہ یہان سے اور دو راستے ایک جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب جاتا ہے
چہتہ کے سامنے نقارخانہ مین ایڈجوٹنٹ کا دفتر ہے اس قلعہ مین کئی مکان ایسے عمدہ اور بے نظیر
تہے کہ روے زمین پر بہی نہونگے خصوصاً موتی محل اور رنگ محل جنکے نام ونشان بہی باقی نہین رہے
مگر جو عمارتین اب موجود ہین اونکے حالات علیحدہ درج ہین سواے انکے یہان بڑی بڑی دو منزلہ
سہ منزلہ بارگین جال کی تعمیر ہین جنمین سپاہ رہتی ہے دروازہ کے اگے جو عالمگیر نے سنگین گہوگس بنواے
تہے سرکار نے ۱۸۵۷ء کے بعد اونکو گڈہ گچ بناکر اونپر توپین چڑہائی ہین ٹا می کی توپ وہان
سے سر ہوتی ہے گوشہ شمالی اس قلعہ کا ریل کی سڑک مین اگیا ہے - پہلے دہلی دروازہ کے
سامنے ہاتہی کی برابر دو پتہر کے ہاتہی کہڑے تہے اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے عہد مین اونکو
توڑوا کر دفن کرادیا تہا اب اونمین کی ایک مورت دہلی کے کمپنی باغ مین بارہ دری کے قریب چبوترہ
پر کہڑی ہے اُسکے چبوترہ پر ایک کتبہ انگریزی سرکار نے کندہ کرادیا ہے ٭

قلعہ عادل آباد یہ قلعہ جسکا دور نصف میل ہے دہلی سے ۵ میل کے فاصلہ پر تغلق آباد کے
قریب واقع ہے اسکی وضع تغلق آباد کی عمارت سے بہت ملتی ہے **آثار الصنادید** وغیرہ سے
منکشف ہے کہ اس کو محمد عادل تغلق شاہ نے ۱۳۲۷ء مین تعمیر کرایا تہا -

قلعہ کہرلا یہ پرانا قلعہ برار مین پہاڑ پر بہت مضبوط اور نامی ہے تاریخ تعمیر تو صحیح نہین معلوم ہوتی
مگر یہ کئی ہزار برس کا بنا ہوا ہے **آرائش محفل** سے ظاہر ہے کہ اس قلعہ کے اندر ایک
پہاڑی پر بہت سی خلقت جاکر گریہ وزاری کرتی ہے اور دعائین مانگتی ہے

قلعہ کہیڑا یا کہیرا بمبئی احاطہ مین یہ عمدہ قلعہ جسکے پانچ دروازے ہین کابی سے تہوڑی
دور واقع ہے اسکا دور سات ہزار چار سو پچیس فٹ ہے **ہنٹر بک اف مرے** سے
منکشف ہے کہ اس قلعہ کو ۱۴۳۶ء مین محمود خان نے تعمیر کرایا تہا ٭

قلعہ گوالیار یہ بہت بڑا اور مشہور قلعہ شہر گوالیار سے تین سو فٹ بلند گوپاگیری نامی پہاڑی
پر جسکو ڈایرکٹر جنرل کننگہم صاحب نے گوپاچالا ہی لکہا ہے واقع ہے اسکا طول نو ہزار فٹ سے

زیادہ اور بلندی فصیل کی جو بہت مضبوط ہے تیس اور پینتیس فٹ ہے اس قلعہ کا ایک شرقی
اور دو غربی دروازے بڑے ہین شرقی دروازہ جو ہتھیشہ کہلاتا ہے سب سے بڑا ہے اور
جنوبی دروازہ کے روبرو جسکو جھلمل کہڑکی کہتے ہین سیڑہیان ہین اس قلعہ کے دروازون کے
نام اسطرح مشہور ہین عالمگیری بادل گڈہ ہنڈولا بہیرون بانسور گنیش لکھشمن ہتیا
ریوٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس عالیشان قلعہ کو راجہ پانسوپی
نے [illegible]ء مین بنوانا شروع کیا تہا اور اسکا نام گوالیا وار اور گوالیار اس وجہ سے ہو گیا کہ اسجگہہ
ایک مندر گوالیا نام کا تہا اس قلعہ مین کئی عمدہ عمارتین ہین اونکے حالات ردیف وار لکھی گئی ہین ؞

قلعہ منتوش بہی احاطہ مین یہ خوبصورت اور عمدہ قلعہ قلعہ منوہر سے تہوڑی دور واقع ہے
یہ قلعہ قلعہ منوہر سے چہوٹا تو ہے مگر اسکی خوبصورتی اوس سے بہت زیادہ ہے ابتدا مین کولاس
کے متعلق تہا اب ریاست سانوت واری کے قبضہ مین ہے مرے صاحب نے اسکو
کئی سو برس کا پرانا لکہا ہے ؞

قلعہ منوہر یا مندرا یہ قلعہ بہی احاطہ مین سانوت واڑی سے ۱۲ میل شمال مشرق کو
پہاڑ پر بہت عمدہ بنا ہوا ہے اسکا طول ایک ہزار تین سو بیس فٹ اور عرض ایک ہزار پچاس
فٹ ہے اسکے دروازہ کی دو محرابین ہین اونکے روبرو پہاڑ کاٹ کر بہت خوبصورت سیڑہیان
بنائی ہین ریاست سانونت واری مین کوئی قلعہ اسکی برابر نہین معلوم ہوتا اسکی مضبوطی قابل تعریف
ہے قلعہ سانونت واری کچہہ خوبصورت اور عمدہ نہین ہے اس سبب سے اوسکا حال نہین لکہا گیا ؞

قلعہ منہورا یہ قلعہ کرانچی مین ایک پہاڑ پر واقع ہے اور اسکے قریب چند اور عمارتین ہین بالیف
مرے صاحب سے واضح ہے کہ یہ قلعہ [illegible]ء مین تعمیر ہوا تہا اور ۵ فروری [illegible]ء کو
سر اڈمیرل بیل ٹی نے اسکے جنوبی دروازہ کو توڑ کر فتح کیا اب سرکار کے قبضہ مین ہے۔

قلعہ مورادہج یہ چہوٹا اور خوبصورت خشتی قلعہ روہیلکھنڈ مین نجیب آباد سے ۱۰ میل شمال مشرق
کو واقع ہے اسکا طول اٹہہ سو فٹ اور عرض چہہ سو پچیس فٹ ہے اسکی دیوار ۱۵ فٹ بلند ہے

اوسکے گرد خندق ساٹھہ فٹ چوڑی کہودی ہے دروازہ آمدورفت جانب شرق ہے اوسکے اندر کئی ٹیلے پرانے مندرون کے نظر آتے ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ اس قلعہ کو راجہ مورا دہج نے نوین صدی عیسوی مین تعمیر کرایا تہا ؞

قلعہ مہوبا بوندیلکھند مین شہر مہوبا کا یہ سنگین قلعہ بہت پرانا مدنساگر کے شمال کو واقع ہے اسکا طول بہانیا دروازہ سے دربیہ دروازہ تک ایک ہزار چہہ سو پچیس فٹ اور عرض ۹۰۰ فٹ ہے اسکے اندر ایک محل راجہ پرمل کا بنوایا ہوا موجود ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا نے اسکو ۱۱۳۰ء کا بنا ہوا لکھا ہے ؞

قلعہ میانا یہ قلعہ اگرہ اور اندور کے درمیان خشتی بنا ہوا ہے اسکے کونون پر چار خوب صورت برج اور اندر کئی منڈہ ستیون کے بنے ہوے ہین اور ایک باولی جسکو سنیا باولی کہتے ہین اس قلعہ کے ساتہہ بنی تہی رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ثابت ہے کہ اس قلعہ کو راجہ وکرماسین نے ۱۴۹۳ء مین بنوایا تہا ــ

قلعہ میراج دکن مین یہ قلعہ شہر میراج کے اندر واقع ہے یہ عمارت عمدہ اور مضبوط ہے اسدخان نے اسکو ۱۵۳۰ء مین بنوایا تہا ؞

قلعہ سیلگام دکن مین شہر سیلگام کا یہ قلعہ شہر کے قریب لب دریا واقع ہے اسکی دو فصیلین ہین باہر کی فصیل مٹی اور پتہر کی بنی ہوئی ہے اور اندر کی فصیل سنگین ساٹہہ فٹ بلند ہے دروازہ تین گارد رہتا ہے جب تک برگڈ میجر کا حکم نہین ہوتا کسیکو اندر نہین جانے دیتا اسکی دیوار کہین کہین سے ناقص ہوتی جاتی ہے ہنڈبک آف مرے مین لکہا ہے کہ ۱۷۸۰ء مین اس قلعہ کو راجہ بالوشنکر نے بنوایا تہا ؞

قلعہ نالاپور یا نرور یہ قلعہ گوالیار سے پچاس میل غرب جنوب کو دریاے سندہ کے قریب پہاڑ پر واقع ہے اسکا دور پانچ میل ہے اندر کئی درجے ہین ایک کا نام باجا محل دوسرے کا نام بالاحصار اور تیسرے کا نام مدار احاطہ ہے جسمین شاہ مدار کا مزار ہے چوتھے درجہ کا نام

دولہ کوٹ ہے اس قلعہ کے چارون دروازون پر مسلمانون کے فتحنامے کندہ ہین پرانی عمارتون مین سے یہان ایک کنڈ ہے اور عمارات جدید انگریزی قبرستان اور گرجاگھر عمدہ بنا ہوا ہے راجہ جینگہ سوائی کی پہاڑی کی جنگ توپ بہی اسی قلعہ مین رکہی ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ثابت ہے کہ اس قلعہ کو راجہ نالا نے جو راجہ کوسی کی اولاد مین تہا شہر کے ساتہہ بنوایا تہا اسکی مرمت مسلمانون نے بہی کرائی ہے ۞

قلعہ وندن بمبی احاطہ مین ستارا کے قریب یہ خوب صورت قلعہ وندن نامی پہاڑی پر واقع ہونے سے قلعہ وندن کے نام سے مشہور ہے **ہنڈبک اف بمبی** مین لکہا ہے کہ ۱۱۹۲ء مین پنالا کے ایک راجہ نے بنوایا تہا ۞

قوۃ الاسلام دہلی سے ۱۱ میل جنوب کو زیر منیار قطب صاحب دراصل یہ مسجد رائے پتہورا کا بتخانہ تہا ۱۱۹۱ء مین بعد فتح دہلی کے مسلمانون نے اسکو توڑکر مسجد بنائی اور مورتین نکالکر جابجا اپنی فتوحات کے کتبے کندہ کرائے چنانچہ سلطان قطب الدین کا کتبہ شرقی دروازہ پر جو بہ نسبت شمالی اور جنوبی کے بڑا ہے اب تک موجود ہے اسکی غربی دیوار مین پانچ محرابین بنائی ہین بیچکی محراب بائیس فٹ چوڑی اور ۵۳ فٹ بلند ہے اور دائین بائین ہر ایک محراب دس فٹ چوڑی اور چوبیس فٹ بلند ہے **جنرل کننگھم صاحب آرکی اولاجیکل سرویر انڈیا** رقمطراز ہین کہ ان محرابون کے پیچھے دالان مسجد پانچ گہہ کا ایک سو ۴۳ فٹ لمبا اور ۳۱ فٹ چوڑا تہا صحن جہان لوہی کی لاٹہہ ہے ایک سو ۴۵ فٹ سے ۹۶ فٹ مربع ہے اوسکے گرد ہندوانی دالان سنگ خارا کے جنمین ستون لگے ہوئے ہین راے پتہورا کے وقت کے بہت خوبصورت بنے ہوئے ہین دروازہ اس صحن کا مدت سے ندارد ہے **اثار الصنادید وغیرہ** مظہر ہین کہ جب ۱۱۹۵ء مین سلطان شمس الدین التمش سلطان قطب الدین کا خویش تخت پر بیٹہا تو اوسنے اس مسجد کو اور بڑہا کر یعنے بڑے دالان کے دائین بائین تین تین محرابون کے دالان اور بناکر منیار قطب کو مسجد کے اندر لیلیا ان دیوارون مین بہی بیچ کی محرابین زیادہ بڑی ہین آثار ان دیوارونکا اور بیچ کی دیوار کا جو قطب الدین نی بنائی تہی یکسان یعنے

نقشہ کالی مسجد صفحہ ۱۱۳
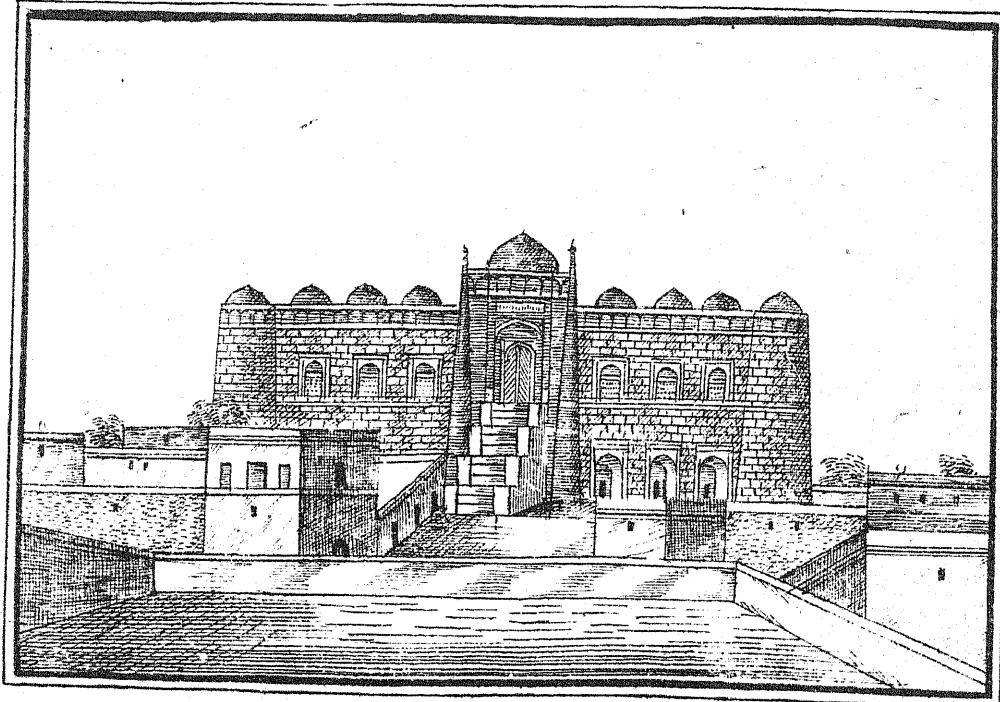
نقشہ مقبرہ سلطان شمس الدین التمش صفحہ ۱۴۱
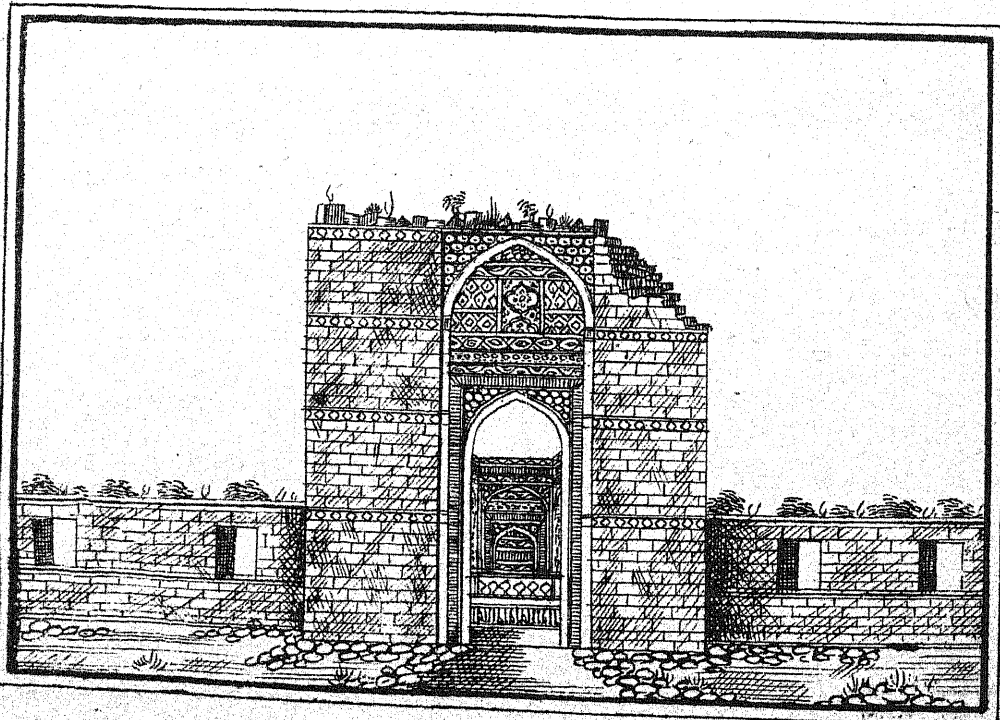
۵ فٹ ہے اسکے بڑہانے سے یہ مسجد تین سو چوراسی فٹ سے دو سو تیس فٹ مربع ہو گئی تہی بعدازان سنہ ۱۳۱۰ع مین سلطان علاء الدین خلجی نے اس مسجد کو جسقدر التمش نے بڑہایا تہا اوس سے نصف حصہ اور بڑہایا اور تینون طرف بڑے بڑے دروازے نہایت عمدہ کندہ کار اور دوسرا مینار جو ناتمام رہگیا تہا بنانا شروع کیا تہا مگر اوسکے فوت ہو جاتے کی سبب یہ مسجد ناتمام رہگئی اور اب تو بالکل مسمار پڑی ہے کیونکہ جگہہ جگہہ اسکی دیوارین اور مکانات کہنڈر پڑے ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ثابت ہے کہ اس مسجد مین ہندون کے وقت کے چہہ سو ستون لگے تہے اسکی محرابون پر ایسی عمدہ گلکاری کی ہوئی ہے اور آیات قرانی اتنی نادر کندہ کی ہین کہ دیکہنے والے کو حیرت آتی ہے ❊

باب الکاف

کاکرا مار یہ مندر بوندیلکہنڈ مین شہر مہوبا کے جنوب کو تالاب مدن ساگر کے قریب شوالہ ہے اسکی عمارت اکیسو تیس فٹ سے ۴۲ فٹ مربع ہے رپورٹ ارکی ولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس شوالہ کو راجہ مدناورما یا مدن مرن نے اپنے زمانہ حکومت یعنے سنہ ۱۱۳۰ع اور سنہ ۱۱۶۵ع کے درمیان تعمیر کرایا تہا ❊

کالکا دہلی سے چہہ میل جانب جنوب موضع بہاپور مین ایک پہاڑ پر یہ مندر واقع ہے اور سال مین دو بار اسوج اور چیت کی اشٹمی کو یہان میلا ہوتا ہے آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ اہل ہنود کا یہ عقیدہ ہے کہ اس جگہہ دواپر جگ مین جسکو پانچ ہزار برس کا عرصہ ہوا کالی دیوی رہتی تہی اور جبہی سے یہان پوجا ہوتی ہے اس مندر مین ایک سنگین کٹہرا سنہ ۱۸۱۶ع کا بنا ہوا ہے اوسپر کتبہ کندہ ہے اور برج معہ سنگین غلام گردش کے جسمین ۳۶ در ہین سنہ ۱۷۶۴ع مین راجہ کدارناتہہ اکبر شاہ ثانی کے دیوان نے بنوایا تہا اسکے قریب دہلی کے مہاجنون نے مکانات بنوائے ہین میلے کے دنون مین یہان اکر قیام کرتے ہین دروازہ مندر کے سامنے ایک مکان کے اندر گہنٹال لٹکا ہوا ہے اوسکے نیچے ترسول اور دو شیر کی مورتین رکہی ہین جاتری گہنٹال ہلا کر دیوی کی

کی جے پکارا کرتے ہین انکا عقیدہ ہے کہ دیوی مائی شیرون کے رتہہ مین بیٹھکر یہان آئی تہی
مولوی سید احمد خانصاحب لکہتے ہین کہ اس مندر مین ایک بن گہڑا پتہر مورت ہے
جسکو پوجاری بہت اچہی پوشاک پہنا کر چہتر کے نیچے بٹہاتے ہین اور رات کے وقت ایک
چہوٹی سی پلنگڑی پر سلاتے ہین اس دیوی کے سامنے ایک گہی کا چراغ ہر وقت جلتا رہتا ہے
کالی کلکتہ شہر کلکتہ سے تین کوس کے فاصلہ پر کالی گہاٹ بہوانی پور سے آگے جہان
کئی مندر ہین اون سب مین یہ بڑا اور پرانا کالی مائی کا مندر ہے **پیپس ایڈاے فارلیسٹ**
وغیرہ سے واضح ہے کہ یہان کئی ہزار برس سے پوجا ہوتی ہے بنگالی کالی مائی کو وشنو کی بی بی
کہتے ہین یہ مندر اوسکے استہان کی جگہہ بنا ہوا ہے اور اسی وجہ سے یہ مقام بنگالیون کے
نزدیک متبرک ہے اس جگہہ ایک مکان بطور بارہ دری کے بنا ہوا ہے برج کے اندر کالی مائی
کی مورت رکہی ہے اسکا چہرہ سیاہ اور بال لمبے لمبے اور زبان سرخ تہوڑی تک لٹکی ہے
چار ہاتہہ ہین ایک مین شمشیر دوسرے مین ایک دیو کا سر چوٹی پکڑ کر لٹکا رکہا ہے کانون مین
بندون کی جگہہ دو چہوٹی چہوٹی مردون کی مورتین ہین اور بہون پر سیندور ملا ہوا ہے غرضکہ
اسکی صورت بہت دہشت ناک بنائی ہے اکثر کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ ابتدا مین یہان
آدمیون کی قربانی ہوتی تہی اب مدت سے جانور مثل بہیڑ بکری وغیرہ کے چڑہاے جاتے ہین
اور پہلے دنون مین بڑے جانورون کی بہی قربانی کرتے ہین لیکن دس بیس بہیڑ بکریون کی روز جان
جاتی ہے جنکے سر کاٹ کر پوجاری لیلیتا ہے اور باقی جسم چڑہانے والے کو ملجاتا ہے خون
ان جانورون کا کچہہ تو مورت پر چہڑکتے ہین اور باقی مورت کے روبرو ایک تہانولہ مین جمع رہتا ہے
کالی لکہنو لکہنؤ مین شہر کے باہر یہ پرانا مندر واقع ہے **آرایش محفل** سے واضح ہے کہ
اسمین پیر کے روز بڑی پوجا ہوتی ہے اور ہولی کے بعد کئی روز تک روشنی ہوتی ہے اسکی عمارت
بہی اچہی بنی ہوئی ہے ٭

کالی مسجد یہ مسجد شاہجہان آباد مین ترکمان دروازہ کے قریب آبادی شہر سے پہلے کی بنی ہوئی

ہے آثار الصنادید وغیرہ سے منکشف ہے کہ خان جہان فیروز شاہی نے سنہ ۱۳۷۰ء مین اس مسجد کو شہر فیروز آباد مین بنوایا تہا اسکو اسقدر کرسی دیکر بنایا ہے کہ ۳۲ سیڑہیان چڑہ کر اسکے اندر جاتے ہین اندر سے مسجد بہت خوشنمائی ہوئی ہے جانب غرب تین گہہ کا دالان ۴۱ فٹ عرض مین اور ۱۷ فٹ طول مین بہت مضبوط بنا ہوا ہے اور بیچ مین بلند ممبر ہے باقی تینون طرف ایک گہے دالان ہین دالانون مین چوپہل ستون لگے ہوے ہین اور اوپر برابر برابر گنبد ہین صحن مسجد مین کئی قبرین ہین اور باہر کے رخ زیر مسجد حجرے ہین دروازہ کی پیشانی پر کتبہ لگا ہوا ہے

کالی مسجد کوٹلہ نظام الدین یہ مسجد اوسی شکل کی جسکا بیان اوپر کیا گیا دہلی سے جانب جنوب متصل درگاہ سلطان نظام الدین اولیا کے واقع ہے اسکے دروازہ پر کتبہ کندہ ہے اسکو خان جہان فیروز شاہی نے سنہ ۱۳۷۰ء مین بنوایا تہا ❊

کالنج کی مسجد یہ خشتی چونہ گچ کی مسجد گجرات مین احمد آباد کے جنوب کو واقع ہے ایک برج کے مسمار ہوجانے سے اسمین نقص آگیا ہے برجون کی وضع بالکل ترکستان کے مساجد کے برجون کے موافق ہے کالنج کی مسجد مشہور ہونیکا یہ سبب ہے کہ پہلے اسکے برجون پر نیلی رنگت کی ہوئی تہی یہ مسجد آبادی احمد آباد سے بہت پیچہے تعمیر ہوئی ہے ❊

کیپلا دیوی بوبانیسوار علاقہ اوڑیسہ مین یہ بلند اور شاندار خشتی عمارت ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً چہہ سو برس کا عرصہ ہوا اب تک اسمین کوئی نقص نہین آیا ہے صرف دروازہ منہدم ہوگیا تہا اب وہ بہی بنگیا ہے ہمیشہ مرمت ہوتی رہتی ہے **فرگسن صاحب** کی تالیفات سے واضح ہے کہ ہندون کا یہ عقیدہ ہے کہ جس جگہہ مندر واقع ہے اسی جاے جنیجہ راجا رجن کے پوتے نے کچہہ نصیحت کی تہی ❊

کٹورا تالاب یہ تالاب قلعہ گوالیار مین گنگولا تالاب سے جانب غرب واقع ہے اور بالکل گول بنا ہوا ہے اسکا دور ایک سو پچاس فٹ اور عمق ۲۲ فٹ ہے رپورٹ ارکیالوجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ بہت پرانا ہے مدور ہونیکی سبب اسکو کٹورا تالاب کہتے ہین ❊

کٹی گھاٹی مالوہ مین چندیرے سے جنوب کی طرف یہ شاندار دروازہ ایک سو بانوے فٹ سے ۹۰ فٹ مربع پہاڑ کاٹ کر ۲۰ فٹ بلند اسطرح بنایا ہے کہ اول دونون طرف سے پہاڑ کہود کر بیچ کی دیوار کے اندر محراب ۱۰ فٹ سے ساڑہے گیارہ فٹ تراشی ہے اور اوسکے داہنے باہین دو گولہ نما برج بنائے ہین اسکے جانب شمال اوپر جانے کے واسطے زینہ بنا ہوا ہے اور دونو طرف کتبے ناگری اور فارسی کندہ ہین انہین لکہا ہے کہ اس دروازہ کو جہمن خان بن شیر خان نے شاہ غیاث الدین کے عہد مین بنوایا تہا اسکو بنے ہوے تین سو چراسی برس کا عرصہ ہوا

کدار ناتھ گڑہوال مین ہمالیہ پہاڑ پر یہ مندر کدار ناتہہ وشنو کے اوتار کا دریاے کالی گنگا کے کنارہ واقع ہے موافق راول مندر بدری ناتہہ کے اس مندر کا راول **فریزرز** ہمالایا ما او ڈمینز مین مالابار کا برہمن لکہا ہے یہان درشن کرنے کو ہندو بکثرت آتے ہین موسم سرما مین یہان بشدت برف پڑتی ہے ✤

کردلیشور دکن مین مہابالیشوار پہاڑی پر یہ مندر بہت عمدہ سنگین بنا ہوا ہے **ہنڈبک اف مرے** سے ثابت ہے کہ اسّی برس کا عرصہ ہوا کہ اسکو اہلیا بائی راجہ اندر کی رانی نے تعمیر کرایا تہا ✤

کرشنا دوارکا گیا علاقہ بہار مین یہ مندر پرانا اور سنگین بنا ہوا ہے اسمین کئی کتبے کندہ ہین ایک کتبہ بہت بڑا ہے اوسکا حال **جنرل کننگہم صاحب** نے اپنی رپورٹ مین لکہا ہے

کرنا چوپار بنگال احاطہ مین گیا سے سولہ میل جانب شمال برابر پہاڑ پر یہ غار اندر سے صاف و مجلا بودہون کے وقت کا مندر ہے اسکا دروازہ نہایت خوش قطع شمالرویہ بہت عمدہ ۳۳ فٹ ساڑہے چھ انچھ لمبا اور ۱۴ فٹ چوڑا ہے اور چہت لداونا سطح فرش سے ۱۰ فٹ ۹ انچھ بلند ہے اسکے اندر جانب غرب ایک سنگیاسن بے مورت ایک فٹ ۱۲ انچھ بلند ۷ فٹ ۱۶ انچھ سے دو فٹ ۶ انچھ مربع ہے **رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ اسکی تعمیر کو دو ہزار برس سے زیادہ ہوے اسکے دروازہ پر راجہ اسوکا عرف

پیا داسی کا کتبہ کندہ ہے ❖

کرن مندر یہ دو منزلہ عمارت قلعہ گوالیار مین دوسو فٹ سے ۳۵ فٹ مربع کرن مندر اور کرن محل کے نام سے مشہور ہے اسمین بڑا مکان دو گھیا ۴۳ فٹ سے ۲۰ فٹ مربع ستونون دار ہے اسکے دونون طرف اور چھوٹے چھوٹے مکان ۲۰ فٹ سے ۱۵ فٹ اور ۲۸ فٹ سے بارہ فٹ مربع ہین جانب شمال ایک اور عمارت اسی محل کے متعلق تھی مدت سے اسکو حمام بنالیا ہے **رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا** سے ثابت ہے کہ یہ عمارت سرتاپا منقش وملون تھی اور راجہ کرن سنگہ نے ۱۴۵۵ و ۱۴۹۰ع کے درمیان اپنے حکومت کے عہد مین بنوائی تھی ❖

کلیان ساگر یہ چھوٹا تال بوندیلکھنڈ مین شہر مہوبا سے مشرق کو بجے ساگر تالاب کے قریب واقع ہے یہ تال بہت پرانا راجہ کلیان کا بنوایا ہوا ہے ❖

کلیان کوٹ ٹھٹھہ مین یہ پرانا قلعہ کلان کوٹ کے نام سے بہی مشہور ہے اسکو اکثرون نے سکندر کا بنوایا ہوا لکھا ہے جب فیروز شاہ تغلق نے اسکو اپنے عہد مین درست کروایا تھا تو اسکا نام تغلق آباد مشہور ہوگیا تھا اب یہ قلعہ بہت شکستہ حال اور ویران ہوگیا ہے ❖

کنڈالورا یہ بے نظیر اور نہایت خوبصورت وضع کا کنڈالورا علاقہ دکن مین ۱۵ فٹ مربع ہے اسکے چارون طرف ۳۰ سیڑھیان ہین اور کونون پر چھوٹے چھوٹے مندر چارون طرف سے کہلے ہوے بنائے ہین ہر مندر مین چار چار ستون منبت کار لگے ہوے ہین اور گوشون پر تہانون مین درخت نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہین **جان سیلز وڈ رزاف الورا** مین اس کنڈ کو اوسی وقت کا بنا ہوا لکھا ہے کہ جب نو صدی عیسوی مین یہان مندر بنائے گئے تھے فجر کے وقت اس جگہہ سینکڑون حسین عورتین نہاتی ہین عجب طرح کی کیفیت ہوتی ہے ❖

کنڈریا مہادیو کہجوراہو علاقہ مالوہ مین یہ مندر ایک اور پرانے مندر کی جگہہ ہے پہلے شوالہ کا لنگ سنگ مرمر سفید کا ساڑھے چار فٹ مدور اس مندر مین ابتک موجود ہے

یہ عمارت سنگین اور شاندار بنی ہوئی ہے اسمین شیو وشنو اور برہما کی مورتین رکھی ہین اسکی شمال کو
دیوی جگت آکا بہی مندر ہے اوسکی عمارت اس سے بہت کم ہے ؛

کنڈ نزور گوا یبار سے ۵۰ میل جنوب کو نالا پور کے قلعہ مین یہ کنڈ پہاڑ کاٹ کر تین سو فٹ مربع
بنایا ہے اسکی گہرائی ۲۶ فٹ ہے مگر اب مٹی سے اٹ گیا ہے آرکی اولاجیکل سروے
انڈیا رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس کنڈ کو راجہ نالا نے اپنے قلعہ کے ساتہہ بنوایا تہا -
کئی مندر اس جگہہ مسلمانون کے عہد مین برباد ہو گئے اونکے ٹیلے اب تک باقی ہین

کنڈ وانا تیرتہہ یہ چہوٹا کنڈ مع سیڑہیون کے بہی احاطہ مین مالابار پہاڑ کے غرب مین
مندر والوکیشوار کے قریب واقع ہے اسکی نسبت ہندون کا عقیدہ ہے کہ جب لچھمن
لنکا کو جاتے ہوے یہان شب باش ہوا اور اوسکو پیاس لگی تو اوسنے اس جگہہ زمین مین
تیر مارا یہان پانی نکل آیا بعدہ یہ کنڈ بنا اسکے گرد چہوٹے چہوٹے مندر درختون بہت بہلی معلوم
ہوتے ہین +

کنکریا تالاب یہ تالاب سندہ مین شہر احمد آباد سے آدہ میل کے فاصلہ پر باغ کے
قریب جہان تکیہ اور ایک پل قطب الدین احمد شاہ گجراتی کے پوتے کا بنوایا ہوا ہے واقع ہے
دور تالاب کا ایک میل ہے اسکے بیچ مین سیکہا ہے بہت سے املی کے درخت ہین گہاٹون کے
متصل جو برجیان ہین وہ دور سے نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہین ؛

کوٹلہ عیسیٰ خان یہ پختہ چار دیواری جسکے اندر ایک مقبرہ اور مسجد ہے دہلی سے ۴ میل
جانب جنوب مقبرہ ہمایون کے قریب واقع ہے مقبرہ کے گرد غلام گردش اور کونون
پر چار برج ہین اس عمارت کو عیسیٰ خان ایک امیر نے اسلام شاہ کے عہد ۱۵۴۷ء مین بنوایا
تہا بعد وفات یہ شخص اسی مقبرہ مین دفن ہوا تاریخ تعمیر مقبرہ پر کندہ ہے +

کوٹلہ فیروز شاہ ۱۳۵۴ء مین فیروز شاہ تغلق نے فیروز آباد مین قلعہ بنوایا تہا یہ اوسکا
کہنڈر کوٹلہ کے نام سے مشہور ہے یہ عمارت دہلی دروازہ شاہجہان کے باہر واقع ہے
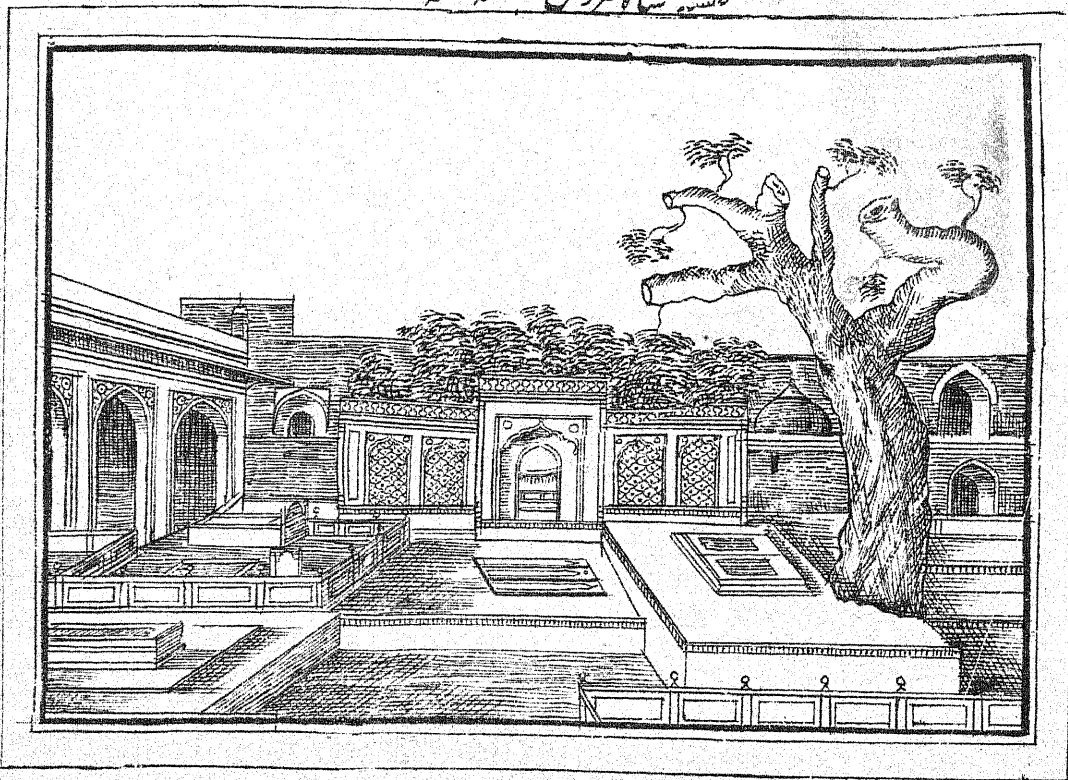
نقشہ شاہ مرداں متعلقہ صفحہ

نقشہ سنہری مسجد دہلی متعلقہ صفحہ
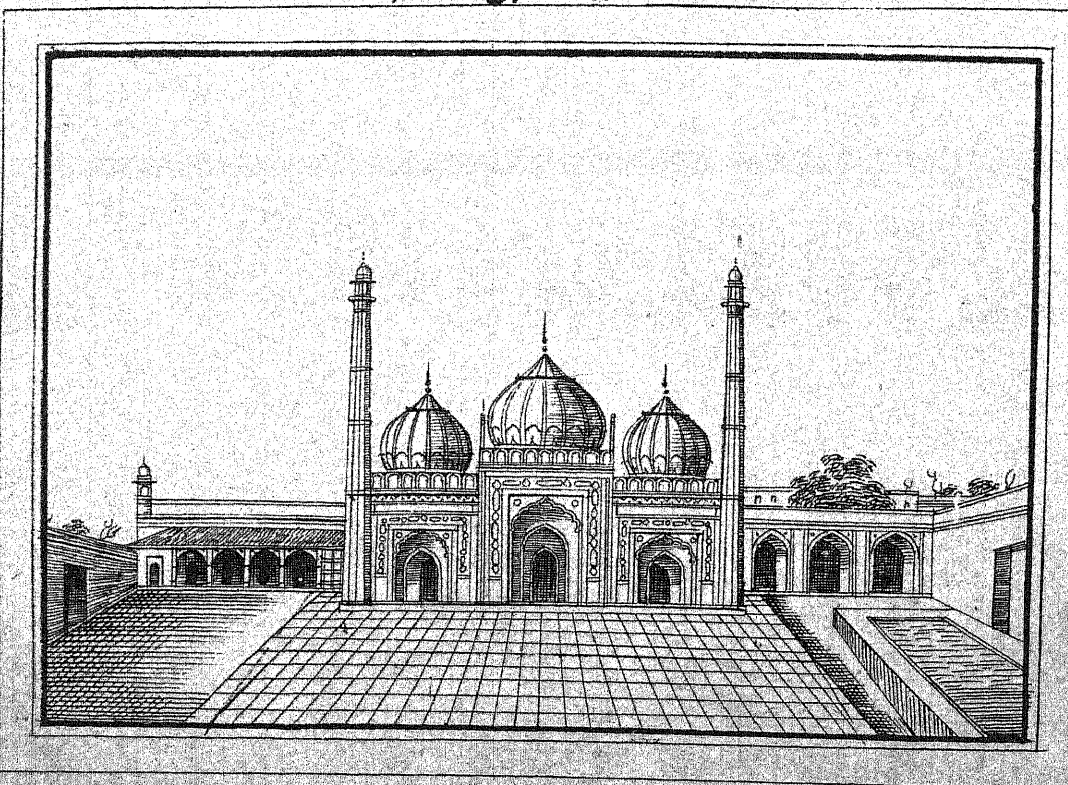
چند دروازے اور ٹوٹی دیوارین اب بہی موجود ہین ایک جانب وہ مسجد کہنڈر پڑی ہے جہان امیر تیمور کا فتحنامہ پڑہا گیا تہا اور ایک طرف اوس عمارت کا ڈہیر نظر آتا ہے جسمین راجہ اشوکا کی گرنڈ کی لاٹہہ نصب ہے +

کوٹلیشوار دکن مین مہابالیشوار پہاڑی پر یہ مندر گردلیشوار کے مندر سے چہوٹا گندہ کا سیاہ رنگ کا بنا ہوا ہے **ہنڈبک اف مرے** مظہر ہے کہ بہت مدت ہوئی تجب گوالی نامی ایک راجہ نے اس مندر کو بنوایا تہا +

کوشک انور شاہجہان آباد سے تہوڑی دور کوٹلہ فیروزشاہ کے سامنے یہ عمارت چونہ اور پتہر کی مسمار پڑی ہے **آثارالصنادید** سے واضح ہے کہ عمارت روشنی کرنے کے لئے بنوائی گئی تہی زمانہ سابق مین یہ رواج تہا کہ پیردستگیر کی نیاز کے وقت کاغذ کی مہندیان بناکر اوسمین روشنی کیا کرتے تہے چنانچہ اسی غرض سے ۱۳۵۴ع مین اس عمارت کو فیروزشاہ نے بنوایا تہا جب اسکے اوپر برجیان تہین تو زیادہ خوشنما تہی باشندگان دہلی اس عمارت کو مہندیان کہتے ہین

کوشک شکار دہلی مین یہ محل جو فیروزشاہ تغلق نے ۱۳۵۴ع کے قریب فیروزآباد سے ۳ میل کے فاصلہ پر بنوایا تہا اب منہدم ہوگیا کہین کہین ٹوٹی ہوئی دیوارین بمشکل دکہائی دیتی ہین فیروزشاہ کی دوسری لاٹہہ جو اب فتحگڈہ کے قریب کہڑی ہے پہلے اسی محل مین نصب تہی اور ایک تہخانہ بطور سرنگ اور رستہ کے یہان بہت لمبا بنا ہوا تہا اسکا اب نشان بہی نہین ملتا پیرغیب کے نام سے جو ایک بلند کہنڈر اس جگہہ موجود ہے اسکے نیچے تہخانہ اور اوپر قبر ہے اسکی اوپر چڑہنے سے مینار قطب صاحب اور دور دور کے مکانات و اشجار نظر آتے ہین اس سے تہوڑی دور جانب شمال ایک اور بوسیدہ عمارت چوبرجے کے نام سے مشہور ہے **مسٹر بگلر اسسٹنٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا** نے اوسکو مسجد کا کہنڈر لکہا ہے

کوشک لال یہ سنگ سرخ کی کہنڈر عمارت شاہجہان آباد سے جانب جنوب حضرت نظام الدین اولیا کے قریب قبرستان مین واقع ہے ۱۲۶۹ع مین سلطان غیاث الدین بلبن نے

یہ ایوان اپنے واسطے بنوایا تہا اب اسمین کل دو مکان باقی ہین اور کہنڈرون سے یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ اس مکان کی کیا شکل تہی یہ محل لال محل بہی کہلاتا ہے ؛

کوکانپور ماہتھ یہ کہنڈر مندر جو قلعہ گوالیار سے دکہائی دیتا ہے قصبہ سوہات[۵] کے کہنڈرات سے جانب غرب واقع ہے اسکی بلندی اور لمبائی یکسان یعنے سو فٹ ہے اور باوجود اس قدر پرانے ہونے کے اسکی کندہ کاری اور تعمیر قابل تعریف ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل **سروے انڈیا** سے ثابت ہے کہ اس مندر کو رانی کوکاناوتی نے جو گوالیار کے اول راجہ کی رانی تہی جسکو تخمیناً دو ہزار برس ہوے بنوایا تہا ؛

کیرت ساگر اس تالاب کا دور ڈیڑہ میل ہے یہ بوندیلکہند مین شہر مہوبا کے غرب مین واقع ہے دیکہنے سے اسکے کیفیت معلوم ہوتی ہے ارکی اولاجیکل سروے انڈیا رقمطراز ہین کہ اس تالاب کو راجہ کرتی وارما نے ۱۰۶۵ء اور ۱۰۸۵ء کے درمیان بنوایا تہا ؛

کیلاش محل مین یہ نہایت عمدہ اور عالیشان عمارت مہادیو کا مندر ہے اور الورا علاقہ دکن مین اوس مقام پر واقع ہے کہ جہان پہلے مہادیو کا استہان تہا پہاڑ تہو تہا کر کے یہ بے نظیر عمارت ایسی عمدہ بنائی ہے کہ دیکہنے والے کو حیرت آتی ہے دروازہ اسکا جسمین چند مکان ہین بہت خوبصورت شر قرویہ بنا ہوا ہے اوسمین دائین طرف بہوانی کی مورت اور بائین طرف گنیش کی صورت کندہ ہے دروازہ سے اوترکر صحن مین ایک پل بنا ہوا ہے اوسکے ہین دیوار دو ہاتی کی مورتین ہاتی کے قد کی برابر کہڑی ہین اور آگے ایک مربع عمارت واقع ہے اسمین دو دروازے جانب شرق و غرب اور دو کہڑکیان جانب جنوب و شمال بنی ہوئی ہین اور بیچ مین چبوترہ پر نندی یعنے بہت بڑی بیل کی مورت غربرویہ بیٹہی ہے اسکے دونون طرف صحن مین کہڑکیون کے متصل دو چوپہل لاٹہین ۴۱ - ۴۱ فٹ بلند قائم ہین نیچے سے ہر ایک لاٹہہ ۱۱ فٹ اور اوپر سے ۷ فٹ ۲ انچہ مربع ہے اوپر نہایت خوشوضع کندہ کاری کی ہوئی ہے تالیف جان **سیلی صاحب** سے واضح ہے کہ پہلے انپر شیر کی مورتین بیٹہی تہین

[۵] سوہات [illegible] واقع ہے

مکان نندی کے غرب مین ایک اور پل ہے اوسکے دوسرے سرے پر اصل مندر بہت بلند
کرسی پر نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے اور اوسکے پانچ دروازے ہین بڑا دروازہ جو جانب شرق
مکان نندی کے روبرو بنا ہوا ہے اوسکے اوپر نقار خانہ اور آگے شمال اور جنوب کی طرف سیڑہیان
ہین جانب غرب اس دروازہ کے ایک بہت بڑا نشیمن ہے اوسمین لنگ رکہا ہے اس نشیمن کے
دائین بائین دو چہوٹے غربی دروازے ہین بہ نسبت انکے شمالی اور جنوبی دروازے زیادہ وسیع
اور خوبصورت بیچ مین بنے ہوے ہین انکے روبرو سیڑہیون پر دو سنگین شامیانے بطور سائبانون کے
دو دو منبت کار ستونون پر بنے ہوے ہین اور ستون چہوٹی چہوٹی ہاتیون کی مورتون پر استادہ ہین
علاوہ انکے دونون دروازون کے چپ و راست قد آدم چوبدارون کی مورتین اتنی عمدہ بنائی ہین کہ
اونکی تعریف نہین ہوسکتی اندر سے یہ پاگوڈا ایک سو ۳۴ فٹ لمبا ہے اور اسمین چوہل چالیس ستون
لگے ہوے ہین اندر اور باہر بشمار مورتین راجہ جنک - راجہ برج - راما - راون - گتر داس - پانڈو
کرب - ستیا وغیرہ کی کندہ ہین کہین گاڑیون مین رانیان سوار ہین کہین مہابہارت کے آثار نمودار ہین
ان مورتون کو دیکہکر آدمی متعجب رہجاتا ہے پاگوڈے کے غربی دروازون سے اترکر چہوٹے چہوٹے اور مکان ہین
اور صحن کے گرد سوا مشرق کے بہت بڑے اور لمبے تین دالان ہین انمین ایک سو چہتیس چوہل ستون لگے ہوے ہین اس عمارت کی خوبی کا کچہہ بیان نہین ہوسکتا نوسو برس سے زیادہ گزرے
جب یہ مندر بہت سخت پہاڑ تہو تہا کرکے بنایا گیا تہا اب بہی یہ شوالہ خوب آباد ہے اسمین سینکڑون برہمن رہتے ہین

باب گاف

گدھدوار احاطہ بنگال علاقہ بہار مین گریک گانو سے ۲ میل مغرب کو یہ قدرتی غار ہے
جنرل کننگہم صاحب لکہتے ہین کہ یہ غار اندر سے اسقدر گرم و تاریک ہے کہ جانے والے
کا دم گہبرا جاتا ہے اسکا طول ۴۹ فٹ اور عرض ۱۰ فٹ اور بلندی چہت کی سطح غار سے ۱۷ فٹ ہے
گرجا گہر شاہجہان آباد مین کشمیری دروازہ کے قریب یہ بہت بڑی مسیحی عبادتگاہ ہے
اسکے گرد غلام گردش ہے اور زیر گنبد بڑا کمرہ بنا ہوا ہے اوسمین سنگ مرمر کا فرش ہے پہلے

اسکے برج پر ایک کلس صلیب نما سنہری تہا ایام غدر مین سپاہیون نے گولیان مار کر اوسکو خراب کر دیا تہا اب اوسی وضع کا سفید کلس اوس سے بڑا لگا ہوا ہے پہلا کلس عجائب خانہ دہلی مین رکہا ہوا ہے اس گرجا کے احاطہ مین سر سیافلس مٹکاف صاحب اور ولیم فریزر صاحب اور کرنیل جمس سکنر صاحب کی قبرین موجود ہین آثار الصنادید و دیگر کتب سے ثابت ہے کہ اس عمارت کو کرنیل جمس سکنر صاحب نے ۱۸۲۶ء مین بنوانا شروع کیا کئی سال کے عرصہ مین بصرف نوے ہزار روپیہ کے تیار ہوا سنگ مرمر کی قیمت نوے ہزار روپیہ سے علیحدہ ہے اکثر مورخین نے اسکی لاگت مع قیمت سنگ مرمر کے ایک لاکھ اور ایک لاکھ چودہ ہزار روپئے لکھے ہین ؛

گرو کا تال یہ تالاب آگرہ سے ساڑہے چار میل سکندرہ کی سڑک سے جانب شمال پانسو ۹۸ فٹ سے پانسو ۱۴ فٹ مربع ہے نہین معلوم کس وجہ سے گرو کا تال مشہور ہے **ارکی والاجیکل** اسسٹنٹ سروییر انڈیا نے اسکو سکندر لودہی کا بنوایا ہوا لکہا ہے اسکو بنے ہوے ساڑہے تین سو سال سے زیادہ ہوے ؛

گڑہ کالنجر یہ پرانا اور مضبوط قلعہ بوندیلکہنڈ مین باندہ سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی دیوار کا آثارہ ۲۰ فٹ ہے اس قلعہ کے سات دروازے ہین کچہہ قدیم اور کچہہ جدید بنے ہوے ہین اونپر مورتین اور عالمگیر کے فتحنامے کندہ ہین فصیل اسکی کہین کہین سے بوسیدہ ہو چلی ہے یہان کئی چشمے اور مندر ہین **تاریخ فرشتہ و نورتہہ وسٹرن پراونسز گزیٹیر** سے ثابت ہے کہ اس قلعہ کو راجہ کدار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بنوایا تہا ؛

گڑہ کانگڑہ یہ بہت مضبوط اور پرانا قلعہ پنجاب مین بٹالہ سے پچاس کوس کے فاصلہ پر واقع ہے مدت سے یہ قلعہ ویران پڑا تہا سرکار انگریزی نے اسکی مرمت کروائی ہے اور ایک قیدخانہ یہان تجویز کیا ہے ؛

گنبدتگی یہ بہت بڑی چونہ گچ کی عمارت دہلی سے جنوب کو قطب صاحب کی مینار اور مہرولی کے درمیان بہت بلندی پر موسوم بہ مقبرہ ادہم ہے اصل مین یہ مقبرہ اکبر بادشاہ کی دایہ

ماہم بیگم اور اوسکے بیٹے ادہم خان کا ہے جو بموجب حکم اکبر شاہ کے مارا گیا گرد اس مقبرہ کے غلام گردش ہے بیچ کا مکان جہان قبرین تہین بہت بڑا ہے اب سرکار نے اس عمارت کو ڈاک بنگلہ مقرر کیا ہے غلام گردش مین ایک زینہ ہے اسکے اوپر کاریگر نے ایسی اوٹ رکہی ہے کہ آدمی اس خیال سے اوپر چڑہ جاتا ہے کہ اسی رستہ سے واپس آجاویگا مگر واپس آنے کے وقت یہ رستہ نگاہ سے بچ جاتا ہے اس وجہ سے لوگ اسکو بہول بہلیان بہی کہتے ہین چند سال ہوے کہ اسی مقبرہ کا ایک سنگ مرمر کا تعویذ غلام گردش مین رکہا تہا نہین معلوم اب وہ کیا ہوا پہول والون کی سیر کے دنون مین صاحب لوگ اسی جگہہ قیام کرتے ہین اس عمارت کا برج بہت بڑا ہے ۱۵۶۳ء مین اکبر بادشاہ کے حکم سے یہ مقبرہ تعمیر ہوا ❊

گنبد گنج بخش احمداباد سے ساڑہے ۴ میل جانب جنوب مشرق قبرستان سرگنج مین یہ مقبرہ شیخ احمد بخش احمد شاہ گجراتی کے مرشد کا ایک مشہور درگاہ ہے ۱۴۴۵ء مین جب انہون نے وفات پائی تو محمود شاہ گجراتی نے اسکی تعمیر شروع کی یہ عمارت ہنوز ناتمام تہی کہ محمود گجراتی فوت ہوا اور قطب الدین احمداباد کا بادشاہ ہوا اوسنے اس عمارت کو اتمام پر پہنچایا یہ عمارت گنبددار ہے اسکے اندر چاندی کی زنجیر لٹکی ہوئی ہے ایک طرف اسکے سنگین مسجد اور دوسری طرف ایک اور مربع عمارت متعلقہ آستانہ واقع ہے دروازہ درگاہ پر فارسی کتبہ کندہ ہے ❊

گنپتی وائی شہر وائی علاقہ دکن مین لب دریا یہ مندر نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اسکے اوپر بہت نفیس کندہ کار پتہر لگے ہوے ہین **ہنڈبک اف بمبئی** سے واضح ہے کہ نوے برس ہوے جب اس مندر کو بالا صاحب رستیا نامے مرہٹہ نے بنوایا تہا ❊

گنگ ساگر روہیلکہنڈ مین قلعہ چہترا سے ایک میل غرب رخ یہ تالاب سوا سو بیگہ کا ہے **رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا** مین لکہا ہے کہ یہ تالاب اوسی وقت کا بنا ہوا ہے کہ جب راجہ ادی نے قلعہ چہترا یعنے ادی کوٹ بنایا تہا ادی ساگر اس سے پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے

گنگا دوارا گڑہ مکتیشر مین لب دریاے گنگ گہاٹون کے متصل یہ مندر سنگین بنا ہوا نہانے والے

اس مندر مین بہی ڈہن کو آتے ہین اسکے متصل ایک اور پُرانے مندر مین کنوان ہے اوسکو بر ہمانند
اور گنگا کنوان کہتے ہین آر کی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین اس کنوئین کو بارہ سو
برس کا پُرانا لکہا ہے ؏

گنگولاتالاب قلعہ گوالیار مین تیلی مندر کے قریب یہ تالاب دوسو فٹ مربع اور پُرانا بنا ہوا ہے
ارکی اولاجیکل سروے انڈیا نے لکہا ہے کہ جہانگیر کے عہد مین اسکی مرمت ہوئی تہی ؏

گوالیپا اس مندر کو گوالی بہی کہتے ہین یہ چہوٹی سی عمارت قلعہ گوالیار مین اوس جگہہ واقع ہے کہ
جہان پہلے اسی نام کا بڑا بتخانہ قلعہ کے ساتہہ کا بنا ہوا تہا **ڈایرکٹر جنرل کننگہم صاحب**
تحریر فرماتے ہین کہ اوس مندر مین گوالیامان کی مورت تہی جسکے سبب سے قلعہ کا نام گوالیاوا
اور گوالیار ہوا سنہ ۱۶۶۴ع مین اوس مندر کو نواب معتمد خان نے توڑا بعدہ یہ مندر بنا اور اوسی نام سے
مشہور ہوا اسکا بہت چہوٹا برج چار ستونون پر بنا ہوا ہے اسکے سامنے ایک لاٹہہ نصب تہی
اوسکو دیپ والا اس وجہ سے کہا کرتے تہے کہ اوسکے طاقچون مین چراغ جلا کرتے تہے ؏

گوپی کا کہوہا بہار مین گیا سے ۱۶ میل جانب شمال ترجونی کے پہاڑ مین یہ غار واقع ہے دروازہ
اسکا ایک درخت اور عیدگاہ کی اوٹ مین ہوگیا ہے یہ غار اندر سے بہت خوبصورت گول
۴۶ فٹ لمبا اور ۱۹ فٹ ۲ انچہ چوڑا بنا ہوا ہے اور چہت لداو کی وضع پر فرش سے ۱۰ فٹ
۶ انچہ بلند ہے اسکے اندر ایک خشتی چبوترہ تہوڑے عرصہ کا بنا ہوا ہے ایک بزرگ سلمان حاجی
حرمین کے خلیفہ نے جو اس غار مین رہتے تہے یہ چبوترہ بنوایا تہا دروازہ اس غار کا ۶ فٹ
بلند ہے اوسکی پیشانی پر ۱۰ سطر کا کتبہ اشوکا کے وقت کا مثل کتبہ غار لوماس رشی کے کندہ
ہے یہ غار بہت خوبصورت مجلا و مصفا ہے سمین ابتک کسیطرح کا نقص نہین آیا ہے ؏

گوجری باولی یہ باولی گوالیار مین گوجری محل کے قریب ۸۰ فٹ سے ۳۰ فٹ مربع ہے
اور پانی کے اندر تک اسکی سیڑہیان بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین **ارکی اولاجیکل سروے**
انڈیا رپورٹ سے منکشف ہے کہ اس باولی کو راجہ مان سنگہ کی رانی نے جو قوم گوجری تہی

اپنے محل کے ساتھ بنوایا تھا اسکو بنے ہوے تین سو برس سے زیادہ ہوے ٭

گوجری محل یہ دومنزلہ عمارت گوجری باولی کے قریب زیر دروازہ بادل گدہ اوسی رانی کی بنوائی ہوی ہے اسکا طول تین سو فٹ اور عرض دوسو بیس فٹ ہے اب کہنگی کے سبب اکثر جگہہ سے خراب ہوگئی ہے اسکے اندر چھوٹے چھوٹے مکانون مین تاریکی بہت ہے ٭

گورکھہ کا کھوپا ہنگلاج کے پہاڑ مین ٹھٹھہ کے قریب یہ غار گورکھہ کا کھوپا اس وجہ سے کہلاتا ہے کہ اسمین گورکھہ ناتھ اوتار رہتا تھا چنانچہ جو ہندو یہان آتا ہے اس غار مین ایک لکڑی ڈال جاتا ہے یہان سے دو میل کے فاصلہ پر ایک دہرم سالہ واقع ہے اور اوس سے آدہ میل آگے بڑھکر ایک کنوان بہت پرانا ۵ فٹ کے قطر کا ۵۰ فٹ گہرا ہے اوسکے اندر پانی تک جانیکا ایک قدرتی راستہ ہے اور ایک محراب پہاڑ مین جیسی کہ دیولون مین بناتے ہین قدرتی ہے ٭

گورکھہ ناتھہ یہ چوہل مندر مع دو اور چھوٹے چھوٹے مندرون کے شکم مین تسیدنگ پہاڑی پر واقع ہے اسکے اندر کئی مورتین بدہ وغیرہ کی رکھی ہین اور گورکھناتھہ کی بڑی مورت سنگہاسن پر پوشاک پہنے بیٹھی ہے مندر کی شکل دومنزلہ مکان کے موافق ہے اسپر کوئی برج یا گنبد نہین لیکن عمارت سنگ کی منبت کار او منقش ہے اور دروازہ دیوڑہی کی مانند بہت لمبا بنا ہوا ہے اسمین سواے مورتون کے کئی سو کتابین بودہ مذہب کی رکھی ہین ڈاکٹر ہوکر ہمالایان جرنیل جلد اول سے ظاہر ہے کہ یہ عمارت ۱۴ صدی عیسوی مین تعمیر ہوئی تہی ٭

گول گھر بانکے پور مین یہ خوبصورت عمارت بہت بلند اور گول بنی ہوئی ہے اسکو بنے ہوے عرصہ ہوا اسکے اوپر چڑہ کر تمام شہر پٹنہ کی کیفیت نظر آتی ہے ٭

گھاٹ بنارس دریاے گنگ کے کنارہ یہ گھاٹ ایک میل سے زیادہ دور تک بہت خوبصورت اور مضبوط بنے ہوے ہین اور سینکڑون دومنزلہ و سہ منزلہ مکان ہر ایک وضع کے موجود ہین اسی گھاٹ دور دور ہین فجر کے وقت جب بنارس کی خلقت یہان نہاتی ہے تو عجب کیفیت نظر آتی ہے یہ گھاٹ مختلف اوقات مین بنارس کے مہاجن اور رئیسون نے بنواے ہین ٭

گہاٹ ہردوار یہ گہاٹ ہردوار مین لب گنگ ہے اوپر سے ۴۳ فٹ اور نیچے سے ۹۰ فٹ چوڑا ہے پانی تک اسکی سیڑہیان ۲۹ شمار کی گئی ہین رپورٹ آرکی اوجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس گہاٹ کے اوپر سے بہت آدمی ضایع ہوجاتے تہے اس سبب سے اسکی متصل راجہ مان سنگہ نے ایک اَور گہاٹ بنوادیا ہے ماہ اپریل مین جب نہان ہوتا ہے تو ہر طرف سے لاکہون آدمی یہان آتے ہین ✽

گہوڑے کی قبر جیسی کہ دلّی مین شیر کی قبر اور ستارا مین سولی گانو کے قریب کُتّے کی قبر ہے اسی طرح اگرہ سے چار کوس سکندرہ کی راہ مین سرائے کاچہی کے قریب گہوڑے کی قبر ہے صورت اسکی یہ ہے کہ ایک مربع چبوترے پر گہوڑے کی سنگین مورت گہوڑے کے قد کی برابر استادہ ہے رپورٹ اسسٹنٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ سکندر لودہی کے عہد مین کسی امیر کا گہوڑا لڑائی مین مرگیا تہا اوسنے اوسکی یادگار کے واسطے یہ قبر بنوادی ہے اسکے قریب ایک آدمی کی بہی قبر ہے اوسکو لوگ سائیس کی قبر کہتے ہین ✽

گہسوارہ دیوی گیا علاقہ بہار مین یہ مندر اوس جگہہ واقع ہے کہ جہان پہلے اسی نام کا ایک اور مندر تہا جنرل کننگہم صاحب کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ یہ مندر تہوڑے دنون کا بنا ہوا ہے اسمین دُرگا کی مورت مہیشر کو ذبح کررہی ہے اسکی پاس اور کئی مندر اس سے چہوٹے ہین ✽

باب اللام

لاٹہہ الہ اباد یہ لاٹہہ الہ اباد کے قلعہ مین نصب ہے اصل مین اسکو راجہ اشوکا عرف پیاداسی نے دوسو چالیس برس پہلے عیسوی صدی سے اپنی اور لاٹہون کے ساتہہ بودہ مذہب کے احکام جاری کرنے کے واسطے بنوایا تہا جب سمدر اگپتا راجہ ہوا تو اوسنے اپنی حکومت ظاہر کرنے کو اسپر لکہوایا کہ میری سلطنت ہندوستان مین نیپال سے دکہن تک اور گجرات سے آسام تک ہے پہر ۱۶۰۵ع مین جب جہانگیر الہ اباد مین تخت پر بیٹہا تو اوسنے قلعہ مین نصب کرکے اسپر اپنے جلوس کی تاریخ کندہ کروائی اب اس لاٹہہ پر یہ تینون تحریرین موجود ہین اور سینکڑون

نشانیان اور نام لوگون کے جیسے دہلی مین لوہی کی لاٹھہ پر مین اسپر بہی کندہ ہین جس جگہہ اب یہ لاٹھہ نصب ہے یہان ۱۸۳۸ء مین کپتان اڈورڈ سمتھہ صاحب انجنیر نے نصب کردائی ہے ❊

رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس لاٹھہ پر شیر کی مورت سوا فق مورت لاٹھہ بکہرا کے بیٹھی تہی اب جو بد وضع مورت اسپر بنی ہوئی ہے یہ تہوڑے دنون کی ساخت ہے،

لاٹھہ بکرور یہ لاٹھہ بہی بنوائی ہوئی راجہ اشوکا کی دو ہزار برس سے زیادہ پرانی ہے اوم گیا یعنے صاحب گنج مین واقع ہے اسکی بلندی سولہ فٹ ہے **ڈایرکٹر جنرل کننگہم صاحب** رقمطراز ہین کہ پہلے یہ لاٹھہ بدہ گیا سے شرق دریاے پہالگو کے پار متصل بکرور گانو کے جو پہلے اجیاپورا کہلاتا تہا ٹوٹی پڑی تہی چنانچہ ابتک وہان اسکے اوپر کے دو چہوٹے ٹکڑے پڑے ہین ۱۸۶۹ع مین چارلس بوڈم صاحب نے وہان سے برا ٹکڑا لاکر یہان قایم کیا ہے ❊

لاٹھہ بہار بہار کے پرانے قلعہ مین شمالی دروازے سے سو گز کے فاصلہ پر یہ لاٹھہ بہت بوسیدہ پڑی ہے اور ایک کہمبہ کے نام سے مشہور ہے اسکے کتبون کے حروف جو راجہ اشوکا اور راجہ کومارا گپتا کے وقت کے ہین نہایت خراب ہوگئے ہین اور نیچے کے کتبے کا تو ایک طرف سے ٹکڑا ہی ندارد ہے اوپر کا کتبہ موافق کتبہ بہتاری کی لاٹھہ کے ہے **رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ اس لاٹھہ کو بنے ہوے دو ہزار برس سے زیادہ ہوے

لاٹھہ بہتاری بنارس کے قریب جو بہتاری نامے جگہہ ہے وہان یہ لاٹھہ اوپر سے بالکل صاف اور گول ایک سلی سرخ پتہر کی سطح زمین سے ۱۵ فٹ ۵ انچہ بلند ہے اسکا سر اشوکا کی لاٹھون کے سر کے مانند گہنٹال کی صورت بنا ہوا ہے اوسکا ایک گوشہ بجلی کے صدمہ سے ٹوٹ گیا ہے اسپر ایک کتبہ ۱۹ سطر کا راجہ گپتا کا کندہ ہے **رپورٹ ارکیولاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ یہ لاٹھہ ایک ہزار چہہ سو اٹہاون برس کی بنی ہوئی ہے ❊

لاٹھہ بہیم سین اس لاٹھہ کو بہار مین بہیم سین کا دنڈا کہتے ہین یہ سلی اوپر سے نیچے تک گول اور جلا لگی ہوئی ایک مکان کے صحن مین ۱۸ فٹ بلند ہے اسکے سر پر ٹہیک ٹہیک

شیر کی مورت شیر کی برابر موہنہ کہولے بیٹھی ہے جنرل کننگھم صاحب کی تحقیقات سے واضح ہے کہ یہ لاٹھہ چودہ فٹ سے زیادہ زمین مین گڑی ہوئی ہے اسپر کوئی کتبہ کندہ نہین جس سے ثابت ہو کہ کسنی بنائی مگر اسکی وضع بالکل راجہ اشوکا کی لاٹھون سے ملتی ہوئی ہے ؛

لاٹھہ دیوٹ شہر مہوبا علاقہ بوندیلکھنڈ مین مدن ساگر کے قریب یہ لاٹھہ ایک مندر کے روبرو واقع ہے اور سطح زمین سے ۱۸ فٹ بلند ہے نیچے سے یہ لاٹھہ پونے دو فٹ مربع ہے پہلے ہشت پہل مین اور اوپر سے گول منبت کار ہے اسکے چارون طرف چار شیر کے سر بہت خوشنما کندہ ہین اونکی گردنون مین زنجیرین اور گہنٹیاں بنائی ہین ضرورت کے وقت لوگ اسپر روشنی کے واسطے چراغ رکہدیتے ہین اس سبب سے اسکا نام دیوٹ اور دیپ مشہور ہے اسپر کوئی تحریر نہین ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین اسکو اس مندر کے ساتھہ کی تعمیر لکہا ہے جو اسکے قریب واقع ہے ؛

لاٹھہ سنکیسا منی پور اور فتحپور کے درمیان جو سنکیسا شہر تہا اور اب گانو رہگیا ہے وہان بساری دیوی کے مندر سے چارسو فٹ بجانب شمال صرف اس لاٹھہ کا سر پڑا ہوا ہے کچھہ پتا نہین کہ وہ کہان گئی اور کیا ہوئی اس لاٹھہ کے سر پر ایک ہاتی کی مورت بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے لیکن اسکی دم اور سونڈ ندارد ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ سے ثابت ہے کہ اس لاٹھہ کو راجہ اشوکا نے ڈہائی سو برس پہلے عیسوی صدی سے بنوایا تہا

لاٹھہ کوڑہی پونا سے احمد نگر کو جاتے ہوے گوڑہی گانو کے قریب یہ سیاہ پتھر کی لاٹھہ خوب جلا کی ہوئی ۲۵ فٹ بلند اور میدان مین نصب ہے اسکے دونون کتبون مین جو زبان انگریزی اور مرہٹی مین کندہ ہین اوس لڑائی کا حال لکہا ہوا ہے جو ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی اور مرہٹون کے درمیان ہوئی تہی ؛

لاٹھہ کوسمبی الہ آباد سے ۳۰ میل دریاے جمن کے کنارہ کہنڈرات کوسمبی مین یہ لاٹھہ راجہ اشوکا کی بنوائی ہوئی ہے اوسنے ڈہائی سو برس قبل عیسوی صدی کے یہان نصب کردائی تہی اب اسکو رام چہڑی اور بہیم سین کا ڈنڈا کہتے ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا

سے ثابت ہے کہ پہلے یہ لاٹھہ ۴۳ فٹ بلند تہی اب ٹوٹ جانے اور ٹیلے مین دب جانے سے ۱۴ فٹ رہگئی ہے اسکے دو ٹوٹے ہوے ٹکڑے بہی اسکے پاس پڑے ہین اونمین سے ایک ۴ فٹ ۶ انچہ اور دوسرا ۲ فٹ ۳ انچہ لمبا ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ جسقدر یہ لاٹھہ باہر دکہائی دیتی ہے اسیقدر یعنے ۱۴ فٹ زمین مین گڑی ہوئی ہے اسکو ٹوٹے ہوے پچاس برس سے زیادہ ہوے اسکا کتبہ ایک ہزار چہہ سو اٹھاون برس کا یعنے راجہ گپتا کا کندہ کروایا ہوا ہے اسکی وضع الہ آباد کی لاٹھہ سے بہت ملتی ہے ؎

لاٹھہ کہانو گورکہہ پور سے ۴۶ میل جانب جنوب مشرق اور کہوکہندو سے ۹ میل جنوب رخ کہانو گانو مین ایک مندر کے ٹیلہ کے سامنے یہ سل نیچے سے اوپر تک بہورے رنگ کے پتہر کی بہت خوش وضع بنی ہوئی ہے اور سطح زمین سے ۲۴ فٹ ۳ انچہ بلند ہے پہلے جب اسپر کلسی یا مورت ہوگی تو اسکی بلندی ۲۷ فٹ ۳ انچہ سے کم نہوگی کلسی یا مورت کے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ابتک اسکے سر پر ایک کیل گڑی ہوئی ہے سطح زمین سے یہ لاٹھہ ساڑہے چار فٹ کی بلندی تک ایک فٹ ۱۰ انچہ مربع ہے اور اس مقام سے چہہ فٹ ۳ انچہ اوپر کو ہشت پہل ہے اور پہر پانچ فٹ ساڑہے دس انچہ سولہ پہل بنی ہوئی ہے اسکے اوپر دو فٹ ڈیڑہ انچہ مدور اور پہر ۹ انچہ کی بلندی جو ۱۸ انچہ مربع ہے اوسمین خوبصورت نبت کا کام ہے اسکے اوپر ساڑہے چار انچہ کی بلندی تک گول اور اوسپر ڈہائی فٹ لمبی گہنٹال بنی ہوئی ہے اور اوسپر مربع سر نعبر کلس کے چار فٹ ساڑہے چار انچہ اونچا ہے اسمین چارون طرف طاقچون کے اندر ایک ایک مورت ننگی عورت کی کہڑی ہے سب سے نیچے کا جزو جو مربع ہے اوسکے شمال رویہ طاقچہ مین ایک اور بڑی ننگی مورت کہڑی ہے اوسکے ہاتہہ گہٹنون سے بہت نیچے لٹکے ہوے ہین اور پیچھے سات سر کا سانپ کنڈلی مارے چہتر کر رہا ہے اس مورت کے روبرو دو اور چہوٹی مورتین ہین ایک مرد اور دوسری عورت ہے یہ گہٹنے ٹیکے ہوے اوسکو کچہہ نذر دکہا رہے ہین اس لاٹھہ پر ایک بارہ سطر کا کتبہ گپتا حروف مین کندہ

ہے اور سولہ سو اٹہا دن برس سے زیادہ پرانا ہے جنرل کننگہم صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس کتبہ مین اندر مندر کی مورتین بنائے جانے کا حال لکہا ہوا ہے *

لاٹھ گوالیار قلعہ گوالیار مین مندر ساس بہو کے سامنے یہ لاٹہہ سطح زمین سے ساڑہے ۲۷ فٹ بلند ہے اسکا قطر نیچے سے دو فٹ اور اوپر سے ڈیڑہ فٹ ہے اسکے کتبہ مین جواب بوسیدہ ہوگیا ہے لکہا ہوا ہے کہ یہ مندر راجہ ماہی پال نے تعمیر کروایا اس وجہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لاٹہہ صرف مندر کی تاریخ تعمیر کے واسطے سنہ ۹۲ع مین بنی تہی

لاٹہہ لوریا اراراج حاجی پور سے ۱۰ میل اور کیسریا سے ۲۰ میل جانب شمال مغرب لوریا اراج گانو مین یہ لاٹہہ اوپر سے نیچے تک ایک سلی زردی مائل پتہر کی سطح زمین سے ساڑہے ۲۶ فٹ بلند ہے باہر یکسان مدور و مصفا ہے اور جسقدر کہ زمین کے اندر دبی ہوئی ہے وہ ناہموار اور کہردری ہے اسپر ہی مورت بنی ہوئی تہی اسکو بنے ہوے دو ہزار برس سے زیادہ ہوے جنرل کننگہم صاحب نے اسکا وزن ایک ہزار چالیس من لکہا ہے اسکے اوپر راجہ اشوکا کا کتبہ اٹہارہ سطر کا جانب شمال اور ۳۴ سطر کا جانب جنوب کندہ ہے *

لاٹہہ ناوندگڈہ یہ لاٹہہ پٹنہ سے جانب شمال لوریا ناوندگدہ کے قریب سڑک اعظم کے نیچے نصب ہے اسکی خوبصورتی اور نزاکت قابل تعریف ہے اسکی اوپر شیر کی مورت اصلی شیر کے برابر شمال رویہ موںہہ کہولے بیٹہی ہے اور ایک جانب راجہ اشوکا کا کتبہ دو ہزار برس سے زیادہ کا کندہ ہے سطح زمین سے یہ لاٹہہ ۳۲ فٹ ساڑہے نو انچہ بلند ہے اسکا سر جو ۶ فٹ ۱۰ انچہ لمبا گہنٹال کی صورت بنا ہوا ہے اوپر ایک بیٹہک اور بیٹہک پر شیر کی مورت بیٹہی ہے یہانکے ہنود اس لاٹہہ کو بہیم لاٹہی کہتے ہین اور راجہ بہیم پانڈو کی جانکر اسکی پوجہ کرتے ہین *

لاٹھ ہتیا دہ دیوگانو سے ۱۲ میل بنارس اور اعظم گڈہ کے درمیان ہتیادہ تال کے بیچ مین یہ لاٹہہ ۱۲ فٹ ۹ انچہ بلند بنی ہوئی ہے اسکا قطر نیچے اور اوپر یکسان ۱ فٹ ساڑہے پانچ انچہ ہے جنرل کننگہم صاحب بہادر کی رپورٹ سے واضح ہے کہ اسکے کتبہ مین یہ لکہا ہے

اس تالاب کو تیادہ اس جگہ کہتے ہین کہ اسکے شمال مغرب کی طرف ایک ہاتی کی صورت ۵ فٹ ۳ انچہ لمبی اور ۴ فٹ ۱۰ انچہ اونچی پتہر کا ہے

کہ یہ تال بلان ٹہاکر گوسالہ دیوی راجہ گوندا کی رانی اور چندا دیوا وغیرہ نے پانچوین اسادہ سمت ۱۲۱۰ بکرماجیت مطابق ۱۱۵۳ع کو بنوایا تہا ؛

لاٹھ ہنومان بڑی علاقہ اوڑیسہ مین جگناتہ کے مندر کے قریب یہ سولہ پہلو کی خوبصورت لاٹہہ ایک پتہر کی ۵۰ فٹ بلند ہے اسکے سر پر نشستگاہ ہی اوسپر ہنومان کی مورت بنی ہوئی ہے **کولزمانی تہالوجی** سے واضح ہے کہ یہ لاٹہہ جگناتہ کے مندر کے ساتھہ ۱۱۹۸ع مین راجہ انگ بہیم دیو نے بنوائی تہی سولہ پہلو کی تراش سے یہ لاٹہہ بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے

لال باغ میسور مین سرنگاپاٹم یا سرنگ پٹن کے جنوب مین یہ عمارت بارہ دری کی صورت حیدر علی اور ٹیپو سلطان کا مقبرہ ہے جب ۷ دسمبر ۱۷۸۲ع کو حیدر علی فوت ہوا تو اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان نے یہ مقبرہ بنوایا اسمین سنگ سیاہ کے ستون بہت عمدہ اور نازک لگے ہوے ہین **ہونٹرانڈیا** کا بیان ہے کہ بعد وفات ٹیپو سلطان ہی اسی مقبرہ مین مدفون ہوا

لال برج یہ خوشنما برج زیر فصیل احمدآباد واقع ہے اور مانک برج کے نام سے مشہور ہے اسکے کنوئین پر رہٹ چلتا ہے اسکے ذریعے جیلخانہ کے حوض مین پانی جاتا ہے **ہنڈبک اف مرے** سے ثابت ہے کہ جب ۱۴۱۱ع مین احمد شاہ نے شہر احمدآباد بنوانا شروع کیا تو اول پتہر اوسکی بنیاد کا اپنے ہاتہہ سے اسی جگہہ رکہا تہا اس وجہ سے یہ برج بطور یادگار فصیل کے ساتہہ تعمیر ہوا تہا ؛

لال بنگلہ یہ لال کور شاہ عالم کی ماں کا مقبرہ ہے شاہ عالم نے شاہجہان آباد کے جنوب کو پرانے قلعہ اور عرب سرائے کے درمیان جہان قبرستان ہے ۱۷۷۹ع مین تعمیر کرایا تہا اسکے لال بنگلا مشہور ہونے کی دو وجہ مین اول یہ کہ اسمین لال کور دفن ہے دوم یہ عمارت لال پتہر کی ہے اسکے قریب ایک گنبد اور دو مجرین مولوی **سید احمد خان صاحب** نے لکہا ہے کہ گنبد مین بیگم جان کی قبر اور مجرون مین فتح آبادی بیگم اور مبارک بیگم اور مرزا بلاقی کی قبرین ہین دونو مجرون کو بہادر شاہ ثانی نے بنوایا تہا +

لال دروازہ یہ شیرشاہ کی دلی کا کابلی دروازہ ہے اور شاہ جہان اباد کے دہلی دروازہ سے جنوب رخ جیلخانہ کے قریب سنگ سرخ و سنگ خارا سے بنا ہوا ہے اوسکے اوپر اور مکان بھی ہین مگراب وہ بالکل شکستہ حال ہین **مولوی سید احمد خان صاحب** نے اسکو ۱۱۸۲؁ء کا بنا ہوا لکھا ہے

لال کوٹ یہ بہت نامی اور پرانا قلعہ ہے جسکو انگ پال ثانی نے ۷۳۶؁ء مین بنوایا تھا یہ عمارت دہلی سے جنوب رخ قطب صاحب کی مینار سے تہوڑی دور مسمار پڑی ہے اسکا دور سوا دو میل ہے اسکی فصیل نیچے سے ۲۸ اور ۳۰ فٹ کے آثار سے نہایت مضبوط بنی ہوئی ہے اور موافق قلعہ تغلق آباد کے خندق کی تہ سے ۶۰ فٹ بلند ہے اسکے گرداگرد اسی فٹ کے تفاوت سے ۴۵ برج تیس تیس فٹ بلند ہین اونکا قطر ۶۰ فٹ سے ۱۰۰ فٹ تک ہے اور دو برج جو جانب شمال فتح برج اور سوہن برج کے نام سے مشہور ہین اونکا قطر اور بہی زیادہ ہے بڑا دروازہ اس قلعہ کا بالکل ڈہیر پڑا ہے اور یہ ۱۷ فٹ چوڑا ہے پہلے رنجیت دروازہ کے نام سے مشہور تہا ۱۱۹۳؁ء مین جب مسلمان آئے تو اونہون نے اسکا نام غزنین دروازہ[له] رکہا اس کوٹ کو راجہ انگ پال نے تعمیر کروایا تہا جب راے پتہورا نے اپنے عہد حکومت مین اسکی شمال غرب کی طرف قلعہ بنالیا تو یہ اوسکا شہر بنگیا جنرل الگزنڈر کننگہم صاحب رقم فرماتے ہین کہ لال کوٹ مع قلعہ راے پتہورا کے شاہجہان آباد سے نصف ہے

لوماش رشی پہاڑ مین گیا سے ۱۶ میل شمال رخ جو برابر پہاڑ ہے وہان یہ ایک غار سدا ما غار کی صورت بنا ہوا ہے اسکا دوسرا درجہ جو گول ہے ناکمل رہگیا ہے اسکی دروازہ پر کپتا حروف کا کتبہ ہے

لوہی کی لاٹہہ یہ نہایت عجیب و غریب لوہی کی ڈہلی ہوی ٹہوس لاٹہہ شاہجہان آباد سے ۱۱ میل مسجد قوۃ الاسلام کے صحن مین نصب ہے اسکی بلندی ۲۲ فٹ ہے ساڑہے تین فٹ تو کہردی اور ۱۵ فٹ یکسان مدور اور ہموار ہے اور ساڑہے تین فٹ کا اسکا سر خوبصورت بنت کا بنا ہوا ہے اسکا وزن چار سو چہتر من ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ جس قدر یہ لاٹہہ زمین کے باہر ہے اوس سے زیادہ زمین کے اندر گڑی ہوئی ہے اسکے اوپر کئی کتبے اور نشان کندہ ہین سب سے پہلا کتبہ جسکی ۶ سطرین سنسکرت خط کی ہین [illegible] عیسوی مین

[له] غزنین دروازہ اسکا نام اس وجہ سے رکہا گیا کہ اسی دروازہ مین سے غزنین کی فوج شہر مین داخل ہوئی تہی ۔

راجہ تہوراانے اوسپر نصب کراتے وقت کندہ کرایا ہے اسمین احوال فتح راجہ دہارا کا لکھا ہے
اس فتحنامہ کی روسے اکثر مورخین نے تسلیم کیا ہے کہ پہلی راجہ دہارا کی نبوائی ہوئی ہے
اوراٹھہ سو پچانوے سال پہلے عیسوی صدی کے بنی تھی آثار الصنادید سے منکشف ہے
کہ اسپر راجہ دہارا کا کتبہ نہونے کی یہ وجہ ہے کہ اوسکے عہد مین لکھنے اور پڑہنے کا
رواج نہ تہا اس لاٹھہ مین کچھ نقص نہین آیا تہا مگر نادرشاہ کے گولہ مارنے سے ایک بار یک بال
آگیا ہے پہول ڈولون کی سیر کے ایام مین جب یہان خلقت آتی ہے تو اکثر جوان یار باش
باہم یہ خوشطبعی کیا کرتے ہین کہ جسکی کولی مین یہ لاٹھہ آجاوے وہ حلالی ورنہ حرامی ہے ❊

باب المیم

ماتا دیوی یہ چہوٹی سی مربع عمارت قلعہ گوالیار مین سورج کنڈ کے شرق جنوب بہت پرانا
ایک مندر ہے کتبہ نہونے سے تاریخ تعمیر صحیح نہین معلوم ہوتی اسکی اندر درگا کی ایک مورت
اٹھہ ہاتھہ کی ماتا کے نام سے مشہور ہے ❊

ماگر دہج اندور اور گوالیار کے درمیان کلہاڑا نامی قصبہ مین یہ ستی کا منڈہ اور مشہور ہے ۱۸ فٹ
بلند بنا ہوا ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ عمارت رانی
اریا کا دیوی راجہ دہاؤ کی رانی کی یادگار ہے وہ گیارہوین اساڑہ سمت ۱۲۵۱ بکرماجیت مطابق
سنہ ۱۱۹۱ء کو یہان ستی ہوئی تہی یہ احوال اسکی کتبہ مین کندہ ہی اور یہ برجی ماگر دہج کے نام سے
مشہور ہے ❊

مان انگنی کنڈ ابو کے پہاڑ پر ماتا کے قریب یہ کنڈ نو سو فٹ لمبا اور دو سو چالیس فٹ
چوڑا پہاڑ مین بنا ہوا ہے راو مان کی سمادہ اور ادی پال کا مندر اسکے متصل واقع ہے
اور اس سے تہوڑی دور آگے جو پانڈون کے پانچ مندر تہے وہ اب کہنڈر ہوگئے ہین

مان مندر قلعہ گوالیار مین یہ محل مع سرد خانہ دو منزلہ بنا ہوا ہے اور چیت مندر کہلاتا
ہے یہ ہندوانی وضع کی بہت خوشقطع عمارت سو فٹ کے قریب بلند ہے برج اور جالیان کے

باعث یہ عمارت زیادہ خوشنما ہے اسکا طول تین سو ساٹھہ فٹ اور عرض ایک سو ساٹھہ فٹ ہے چھینٹ مندر کے نام سے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہے کہ پہلے اسپر نقاشی کی ہوئی تہی اور اسکے اندر تانبے کی چہت جڑی ہوئی تہی رپوٹ آر کی اولاجیکل سروے انڈیا سے ظاہر ہے کہ یہ محل راجہ مان سنگہ کا بنوایا ہوا ہے ٭

مایا دیوی یہ مندر ہردوار مین گہاٹ کے قریب بہت بڑا اور پرانا ہے اسکے مورت تین سر اور چار ہاتہہ والی ہے شیر کو ذبح کررہی ہے اوسکے پیچھے شیو کی مورت ہے اور مندر کے باہر لنگ ہے **جنرل الگزنڈر کننگہم صاحب** نے لکہا ہے کہ یہ سنگین مندر آٹھہ سو برس کا بنا ہوا ہے اور اسکی مورت جو مایا دیوی کے نام سے مشہور ہے وہ اسکے بعد کی بنی ہوئی ہے

مبارک منزل یہ منزلہ عمارت جسکی اصلی ہیئت اب نہین رہی اگرہ مین دفتر پرمٹ کے نام سے مشہور ہے اسکے اوپر ہشت پہل برج اور کونون پر چار برجیان ہین اسکی ہر منزل کے بیچ مین ایک بڑا مکان اور گرد سنگین غلام گردش ستوندار بنی ہوئی ہے سب سے نیچے کا مکان بہت بڑا ایک سو کہتر فٹ لمبا اور چوراسی فٹ چوڑا ہے **رپوٹ آر کی اولاجیکل سروے انڈیا** سے ظاہر ہے کہ جب اورنگ زیب اپنے بہائی داراشکوہ کو سامون گڈہ اور فتح آباد کے درمیان شکست دیکر یہان آیا تہا تو اس عمارت کے بنانے کا حکم دیا تہا ٭

مجہر جہان آرا بیگم دہلی سے تین میل جانب جنوب درگاہ حضرت نظام الدین اولیا مین یہ نہایت خوبصورت چہوٹی سی جالیدار عمارت سنگ مرمر سفید سے بنائی ہے اسکے وسط مین تعویذ مرقد کندہ کار اور مجلا نہایت نفیس بنا ہوا ہے یہ مدفن جہان آرا بیگم شاہجہان کی بیٹی کا ہے **آثار الصنادید** سے واضح ہے کہ اس مجہر کو خود جہان آرا بیگم نے اپنے ایام حیات ۱۰۶۱ء مین تعمیر کرایا تہا ٭

مجہر شاہ عالم بہادر شاہ یہ سنگ مرمر کا مجہر درگاہ قطب صاحب مین موتی مسجد کے قریب شاہ عالم بہادر شاہ کا مدفن ایک سو پینسٹھہ برس کا بنا ہوا ہے اسمین سوائے قبر

شاہ عالم بہادر شاہ کے اور بہی سنگ مرمر کی قبرین ہین چنانچہ ایک تو سلطان عادل گوہر
کی قبر ہے جو ۱۸۰۶ء مین فوت ہوا اور ایک اکبر شاہ ثانی کا مزار ہے جنہون نے ۱۸۳۷ء مین
وفات پائی اب یہ مجمر مرمت طلب ہے۔ کتبہ بہی اسپر موجود ہے ؛

مجمر محمد شاہ یہ نہایت نازک اور سنگ مرمر سفید کی چہوٹی سی پاکیزہ عمارت دہلی سے
جنوب رخ درگاہ حضرت نظام الدین مین مجمر جہان آرا بیگم کے برابر واقع ہے اسکا دروازہ
بہت خوبصورت محرابدار بنا ہوا ہے اوسکے کواڑ مسلم سنگ مرمر کے نہایت عمدہ منبت کار
ہین اور اونکی چولین برنجی ہین آثار الصنادید سے ثابت ہے کہ ۱۷۴۸ء مین اس بادشاہ کی
وفات کے بعد یہ مجمر تعمیر ہوا تہا اسمین سوائے تعویذ مرقد محمد شاہ کے کئی اور سنگ مرمر سفید کی
کندہ کار قبرین انکی بیگم اور مرزا جکرداو مرزا عاشوری وغیرہ شاہزادون کی موجود ہین ؛

مجمر مرزا جہانگیر یہ بے نظیر اور عمدہ مجمر درگاہ مذکورہ بالا مین نہایت خوبصورت جالیون دار
بنا ہوا ہے اسکا دروازہ بہت خوبصورت محرابدار بنایا ہے اوسمین بہی سنگ سنگ مرمر کی سلون
کے دو کواڑ مثل مجمر محمد شاہ کے لگے ہوے ہین آثار الصنادید سے ظاہر ہے کہ اس مجمر
کو ممتاز محل محمد اکبر شاہ کی بیگم نے ۱۸۳۲ء مین تعمیر کرایا تہا ؛

محل بہولی بہٹیاری یہ چونہ گچ کی عمارت دہلی سے جانب جنوب درگاہ حضرت سید حسن رسول نما
سے تہوڑی دور مع ایک بند کے منہدم پڑی ہے آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ فیروز شاہ تغلق
نے ۱۳۵۴ء مین تعمیر کرائی تہی وجہ تسمیہ کی نسبت مولوی سید احمد خانصاحب لکہتے ہین کہ
اسمین ایک شخص بوعلی بہی رہتا تہا لوگون نے بگاڑ کر اوسکا نام بہولی بہٹیاری کا محل مشہور کردیا ہے
اساڈہ کے مہینے مین پورنماشی کو یہان پون پرہا کا میلا ہوتا ہے برہمن جہنڈیان گاڑکر ہوا
دیکہتے ہین اور اوس روز کی ہوا پر سال آیندہ کی فصل کے آثار برائی بہلائی پر محمول کرتے ہین۔

محل بونڈی یہ خوبصورت اور خوشوضع محل جسکی فصیل بہت بلند بنی ہوئی ہے بونڈی علاقہ راجپوتانہ
مین ایک پہاڑی پر جو دو میل لمبی اور ایک میل چوڑی ہے واقع ہے پہاڑی کے داین باین جو

دو ندیان جنوب اور شمال سے اگر شہر کے نیچے مل گئی ہین تو عجیب رونق ہوگئی ہے شمالی ندی ڈیڑہ میل لمبی اور آدہ میل چوڑی ہے اوسکے کنارہ پر چند چہتریان راجہ بوندی کے خاندان کی بنی ہوئی ہین اس محل کی عمارت اودے پور کی عمارتون کے موافق ہے اوسکے اندر کے نونین دربار کا مکان بہت عمدہ بنا ہوا ہے اصل مین ریاست بوندی کو ہراراجہ نے چودہوین صدی عیسوی مین آباد کیا تہا دو سو برس تک یہ ریاست خوب رونق پر رہی ۱۵۸۰ع مین جب اسکے دو حصے ہوے یعنے کوٹہ کی ریاست الگ ہوگئی تو وہ بات نرہی فرگسن پکچرسک آرکی ٹکچر ہندوستان مین لکہا ہے کہ یہ محل ڈیڑہ سو برس کا بنا ہوا ہے ۞

محل جہیل اودیپور یہ عمارت اودیپور کی جہیل مین یکرنگ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اور مثل تاج گنج اکبرآباد باغ کے اندر واقع ہے اسکے اندر رنگارنگ کے پتہرون سے نہایت عمدہ پچی کاری اور نقاشی کی ہے پانی کے بیچ مین واقع ہونے سے اسکے مکان اور برج ایسے خوشنما ہین کہ کوئی جگہہ اسکی برابر خیال مین نہین آتی انڈیا اینشینٹ اینڈ موڈرن بائی کے سے ظاہر ہے کہ یہ نایاب عمارت ۱۶۲۳ع مین راجہ جگت سنگہ ثانی نے بنوائی تہی ۞

محل راجہ پرمل مہوبا علاقہ بوندیلکہنڈ مین یہ مکان راجہ پرمل کا تبخانہ تہا اسکے غرب مین مسلمانون نے ایک دیوار مع طاق اور ممبر کے بنا کر اسکو مسجد بنا لیا ہے یہ سہ گہہ سات در کا دالان ۸۰ فٹ لمبا اور ۲۴ فٹ چوڑا ہے زیر سقف ۲۴ چوپہل اور کندہ کار ستون ہندوانی قطع کے بارہ بارہ فٹ لمبے لگے ہوے ہین بموجب بیان رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا کے اس عمارت کو ۱۱۸۱ع یعنے سنہ ۱۲۳۷ بکرماجیت مین راجہ پرمل چندیل نے بنوایا تہا ۞

محل رام باغ امرتسر مین سرے دربار صاحب سے تہوڑی دور رام باغ کے اندر یہ محل مع چاردیواری اور خندق کے بہت عمدہ و دلکشا عمارت ہے مک گریگر ہسٹری آف دی سکھس سے واضح ہے کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور سے امرتسر مین تشریف لاتے تہے تو اسی مکان مین قیام کرتے تہے +

محل رہتاس بہار مین قلعہ رہتاس سے چند میل اکبر پور سے اوپر کوہ یہ عمارت سنگ خارا کی بنی ہوئی ہے مگر اب کہنڈر ہوگئی ہے اسکی چہت جسمین بڑی بڑی ٹوپیان لگی ہوئی ہین سنگ خارا کے ستونون پر بنی ہے اسکا ایک دروازہ خوبصورت اور بڑا ہے جنگلی اور خودرو درختون کی وہ کثرت ہوئی کہ ڈاکٹر ہوکر صاحب کے قول کے بموجب یہان جاتے ہوے جان کا اندیشہ ہے اس محل کو راجہ روہت نے اپنے قلعہ کے ساتہہ بنوایا تہا کچہہ عمارت اوسکی بعد کی بہی بنی ہوئی ہے

محل ستارا یہ محل بہی احاطہ مین شہر ستارا سے جنوب کو واقع ہے اسکی عمارت جل مندر کی عمارت سے بہت کم ہے مرے صاحب نے اسکو قلعہ ستارا سے بعد کا بنا ہوا لکہا ہے

محل کوکئی رنود مین جو جہانسی اور کونا کے درمیان واقع ہے یہ دو منزلہ عمارت ہندوانی طرز کی بہت پرانی ۱۲ فٹ بلند ہے باآنکہ اسمین چونا نہین لگا ہے مگر پہر بہی اتنی مضبوط ہے کہ اسکے استحکام کی تعریف نہین ہوسکتی اسکا طول ۴۸ فٹ اور عرض ۴۳ فٹ ہے ہر دو جانب غلام گردشون مین چار چار چوپہل ستون لگے ہوے ہین اور نیچے کی منزل مین اندر جانے کے واسطے دونون طرف ایک ایک مربع دروازہ ہے یمین و یسار دروازون کے روشندان بنا ہے مین دائین جانب ایک مربع عمارت ہے اوسمین اوپر جانیکا زینہ بنا ہوا ہے اس محل مین بہت بڑی بڑی ٹوپیان لگی ہوئی ہین رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے واضح ہے کہ اس عمارت کو بنے ہوے نوسو برس کا عرصہ ہوا یہان ایک اوسی وقت کی باولی اور ایک تالاب ہے تالاب کو گہاستی تال اور باولی کو بہانتی باولی کہتے ہین ؁

محل مرشداباد مرشدآباد مین یہ محل ایک عمدہ عمارت ہے آرایش محفل سے ثابت ہے کہ ۱۷۵۵ء مین نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ نے یہ محل بنوایا تہا ابتک اسمین کچہہ نقص نہین آیا ہے

مخدوم کنڈ بہار مین راجگیر کے قریب یہ کنڈ سب کنڈون سے بڑا اور خوبصورت پہاڑ کے نیچے ہے اور لوگ اسکو مخدوم صاحب کا بنوایا ہوا جانتے ہین مگر اصل مین ہندون کا بنوایا ہے جنرل کننگہم صاحب نے اسکا پہلا نام سرنجی کنڈ لکہا ہے لیکن مخدوم صاحب کے یہان دفن ہونے

اسکا نام مخدوم کنڈ ہو گیا ہے ؛

مداری مہوبا علاقہ بوندیلکھنڈ مین مندر کا کرامار سے کئی سو فٹ کے فاصلہ پر جانب شمال یہ بہت بڑے اور پرانے مندر کا کھنڈر ہے اسمین کرشن کی پوجا ہوتی تہی یہ ایک سو ساٹھہ فٹ سے ۷۰ فٹ مربع ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ اس مندر کے تین دروازے تہے اور ہر دروازہ کے روبرو ہاتی کی مورتین مع جہولون کے کہڑی تہین چنانچہ پانچ مورتین تو ابتک کہنڈر کے قریب پڑی ہوئی ہین مگر اونکی پانو اور سونڈین ندارد ہین اس مندر کو راجہ مدنا وارما نے مدن ساگر کے ساتھہ سنہ ۱۱۳۰ع اور سنہ ۱۱۶۵ع کے درمیان تعمیر کرایا تہا ؛

مدرسہ شیخ چلی تہانیسر علاقہ پنجاب مین درگاہ شیخ چلی کے قریب یہ مدرسہ جو ایک سو ۷۴ فٹ مربع ہے مندر توڑ کر بنایا گیا ہے اسکے ہر طرف نودر اور جانب شرق دروازہ مع سیڑہیون کے بہت بڑا بنا ہوا ہے اس عمارت مین تمام ستون ہندوانی طرح کے لگے ہوے ہین جب سکہون نے زور پایا اور درگاہ شیخ چلی کو مندر مقرر کیا تو اس مکان مین گرنتھہ رکھا تہا اب یہ عمارت مرمت طلب ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ اس مدرسہ کو سنہ ۱۶۵۰ع مین دارا شکوہ نے تعمیر کرایا تہا ؛

مدن ساگر یہ تال مہوبا علاقہ بوندیلکھنڈ مین واقع ہے جنرل الگزنڈر کننگہم صاحب نے اسکا دور تین میل کا لکہا ہے اسکے غرب کو پہاڑ اور شمال کو پرانے قلعہ کی طرف گہاٹ اور مندر ہین اس تال کو راجہ مدنا وارما نے سنہ ۱۱۳۰ع اور سنہ ۱۱۶۵ع کے درمیان بنوایا تہا ؛

مرتنگ مہادیو یہ سنگین مندر کہجراو مین رامچندر کے مندر سے ۳۰ فٹ جنوب کو باہر سے ۳۵ فٹ اور اندر سے ساڑہے ۲۴ فٹ مربع بنا ہوا ہے اسکا دروازہ نہایت خوبصورت ہے اسمین ہندو کے سوا کسی اور مذہب کے آدمی کو نہین جانے دیتے اس وجہ سے اندر کا حال مجہول رہا ؛

مسجد تشیشر پہلے جو بنارس کے مندرون مین سب سے بڑا تشیشر ناتھہ کا مندر تہا تخمیناً پونے دو سو برس کا عرصہ ہوا کہ اورنگ زیب عالمگیر نے اوسکی مسجد بنادی ہے لوگون مین اسکا نام تشیشیر کی مسجد مشہور ہے یہ عمارت سنگین اور پُرانی بنی ہوئی ہے مگر اور مسجدون کے موافق اسکی نمایش نہین معلوم ہوتی

مسجد بی بی دہلی دروازہ احمد آباد کے باہر یہ مسجد بنوائی ہوئی ملک بہاوالدین عماد الملک وزیر محمود شاہ بیگرہ کی ہے اور احمد آباد مین ہی ایک مسجد ایسی ہے کہ جسمین ہندون کی عمارت کا پتہر یا مصالح نہین لگا اسمین سات منارین تہین سب سنہ ۱۸۱۸ء مین بہونچال کے صدمہ سے گر پڑین اب اُنکے فقط نشان رہگئے ہین **ہنڈبک اف مرے** سے واضح ہے کہ یہ مسجد سنہ ۸۲۷ ہجری مین تعمیر ہوئی تہی چنانچہ اسکی پیشانی پر کتبہ کندہ ہے ؀

مسجد بیگم پور دہلی سے تہوڑی دور موضع بیگم پور مین یہ چونہ گچ کی مسجد بنوائی ہوئی خان جہان فیروز شاہی کی ہے سنہ ۱۳۸۷ء مین اوسنے اپنی اور مسجدون کے ساتہہ بنوائی تہی یہ مسجد کہڑکی کی مسجد سے زیادہ خوبصورت ہے اور دروازہ بہی مع سیڑہیون کے بہت خوش وضع بنا ہوا ہے اسکے پاس کے مقبرہ کو **مولوی سید احمد خان صاحب** نے کسی شخص شیخ فرید کا بنوایا ہوا لکہا ہے

مسجد پرانا قلعہ شاہجہان آباد سے جنوب کو پرانے قلعہ کے اندر یہ عالیشان مسجد سنگ خارا کی بنی ہوئی ہے اور تمام محرابون اور طاقون مین سنگ سرخ اور سنگ مرمر لگا ہوا ہے آثار الصنادید سے واضح ہے کہ یہ مسجد ہمایون بادشاہ نے بنوانی شروع کی اور شیر شاہ بادشاہ نے سنہ ۱۵۴۱ء مین تمام کرائی اس مین آیات قرآنی خوشنمائی سے ساتہہ کندہ کی ہوئی ہین اسکا الداوچیر برج ہے نہایت عمدہ تراشے ہوئے پتہرون کا بنا ہوا ہے اور ایسا مضبوط ہے کہ اوسمین ابتک کچہہ نقص نہین آیا دیوارین اسقدر چوڑی ہین کہ اونکے نشیمنون کے آثار ہین اوپر جانے کے واسطے سیڑہیان بنی ہوئی ہین صحن کے وسط مین ایک خوبصورت سولہ پہل کا حوض مسمار پڑا ہے اور فرش تو ایسا بگڑ گیا ہے کہ اوسپر پا برہنہ چلنا دشوار ہے اس بگڑی صورت مین بہی یہ مسجد لاثانی ہے اور اسکی خوبصورتی قابل تعریف ہے ✦

مسجد خواجہ خضر روڑی علاقہ سندہ مین خواجہ خضر نامے جزیرہ پر یہ مسجد واقع ہے اور اب کہنڈر ہوگئی ہے یہان چند پرانی قبرین بہی ہین ہنڈبک مین لکہا ہے کہ یہ مسجد سنہ ۹۵۲ع مین یعنے ڈہائی سو برس بعد اوس عہد کے کہ جب یہان مسلمان قابض ہوے بنائی گئی تہی اسکی محراب پر کتبہ کندہ ہے ؛

مسجد درگاہ نظام الدین یہ عالیشان سنگ سرخ کی مسجد دہلی سے تین میل جنوب کو درگاہ سلطان نظام الدین اولیا مین واقع ہے اور جماعت خانہ کے نام سے مشہور ہے مولوی سید احمد خانصاحب بحوالہ تاریخ فیروزشاہی کے رقمطراز ہین کہ پہلے یہان کوئی اور عمارت نہ تہی یہ مسجد فیروزشاہ تغلق نے اپنے عہد سلطنت سنہ ۱۳۵۳ع مین تعمیر کرائی ہے اسکے تین درجے ہین بیچ کا درجہ بہت بڑا سنگ سرخ کا نہایت خوبصورت اور بلند بنا ہوا ہے اوسکی نسبت نواب ضیاءالدین احمد خان صاحب کہتے ہین کہ بہت پہلے کا بنا ہوا ہے فیروزشاہ نے صرف اوسکے دائین بائین دو درجے بنائے ہین اس مسجد مین ایک اتنا بڑا سونے کا کٹورا جو نیچے سے ایک فٹ سے زیادہ قطر کا معلوم ہوتا ہے زنجیر مین لٹکا ہوا ہے اور اوپر بڑا برج ہر طرف سے نمایان ہے پیشانی پر آیات قرانی خط نسخ وخط کوفی مین کندہ ہین اگرچہ یہ مسجد درگاہ نظام الدین اولیا سے پیچہے بنی ہے لیکن اسکی ہیئت اور شان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درگاہ مسجد کے صحن مین بنائی گئی ہے ؛

مسجد دروازہ بہانیا جو باعلاقہ بوندیلکہنڈ مین یہ سنگین مسجد بہانیا دروازہ کے قریب واقع ہے اسکی چہت ہموار اور فرش زمین کے برابر ہے رپورٹ آرکیولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ اصل مین یہ مندر تہا تغلق شاہ نے اپنے عہد سلطنت سنہ ۱۳۲۱ع اور سنہ ۱۳۲۵ع کے درمیان اوسکی مسجد بنوادی ہے ؛

مسجد دسترخوان احمداباد مین مقبرہ رانی سپری سے ڈیڑھ سو فٹ کے فاصلہ پر یہ خوبصورت مسجد ۷ فٹ مربع ہے صحن مین حوض اور دو سنگ سفید کی قبرین کندہ کار ہین ہنڈبک

آف مرے مین لکھاہے کہ اس مسجد کو ایک شخص مسمی بہ دستر خوان نے بہت عرصہ ہوا جب بنوایا تہا ؛

مسجد **دہریرہ** بنارس مین دریاے گنگ کے کنارہ یہ بے نظیر جامع مسجد بہت بلندی پر عالمگیر بادشاہ نے بنوائی ہے یہ مسجد ایسی خوبصورت ہے کہ یہان کوئی عمارت اس سے بہتر نہین اسکے خوشنما مناروں کی بلندی کی نسبت **ڈاکٹر ہوکرز ہمالایان جرنیل** مین لکھاہے کہ اب گنگ سے دوسوتیس فٹ بلند ہین اس مسجد کو بنے ہوے پونے دوسو برس سے زیادہ ہوے کئی دفعہ اسکی مرمت ہوچکی ہے ؛

مسجد **رانی روپاواتی** احمدآباد کے قریب مرزاپور مین سڑک سے اوترکر یہ مسجد ایک بلندی پر واقع ہے اسکے منار اوپر سے کچہہ شکستہ ہوگیے ہین **مرے ہنڈبک اف انڈیا** مین یہ مسجد بنوائی ہوئی رانی روپاواتی کی لکہی ہے ؛

مسجد **رانی سیپرا** احمدآباد مین جمال پور دروازے کے قریب یہ مسجد بنوائی ہوئی رانی سپرا زوجہ سلطان احمد کی نہایت عمدہ بنی ہوئی ہے اسکا دوگہہ دالان ستوندار ۵۴ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا ہے اوسکے سروں پر دو منار بہت خوشنما بنے ہوے ہین **ہنڈبک آف مرے** مین لکھاہے کہ یہ مسجد ۸۳۵؁ہجری کی بنی ہوئی ہے ؛

مسجد **رنگین** اگرہ مین سڑک گوالیار کے بائین جانب یہ خشتی مسجد ۴۱ فٹ لمبی اور ۱۸ فٹ چوڑی ہے اور صحن چبوترہ کے موافق ۲۷ فٹ چوڑا ہے مسجد کے دالان پر تین برج بہت خوشنما ہین **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** مین لکھاہے کہ پہلے اس مسجد پر نقاشی کی ہوئی تہی اوسکے سبب یہ مسجد رنگین مشہور ہوگئی ہے ؛

مسجد **سادان قصائی** سرہند علاقہ پنجاب مین یہ مسجد بڑی اور عمدہ ہے اسکا طول ایک سو چالیس فٹ اور عرض ستر فٹ ہے بیچ کا گنبد جوبڑا ہے اوسکا قطر ۴۵ فٹ ہے اس مسجد کی وضع مغلوں کی مسجدوں سے بہت ملتی ہے **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** مین لکھاہے کہ ۱۵۰۰ء مین اس مسجد کو ایک شخص سادان نامے قصائی نے تعمیر کرایا تہا ؛

مسجد سرہندی لاہوری دروازہ شاہجہان آباد کے باہر سنگ سرخ کی یہ مسجد بنوائی ہوئی سرہندی بیگم زوجہ شاہجہان کی ہے اب صرف اسکا سہ در دالان جسپر تین برج ہین باقی رہگیا ہے اسکے برجون پر سنگ سرخ کی کلسیان بہت خوبصورت لگی ہوئی ہین اصلی صحن اس مسجد کا لاہوری دروازہ کے گھوگس مین اگیا ہے اسمین سے تہوڑا سا صحن رہگیا ہے اور سکے گرد ایک خشتی دیوار حال کی بنی ہوئی ہے اکثر کتب سے ثابت ہے کہ یہ مسجد ۱۶۵۰ع کی بنی ہوئی ہے

مسجد سلطان قطب الدین یہ عالیشان مسجد احمد آباد مین مسجد محافظ خان کے قریب واقع ہے اسکے بیچ کی محراب نہایت عمدہ کندہ کار اور بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے ہنڈبک آف مرے مین لکھا ہے کہ ۸۵۵ع ہجری مین یہ مسجد سلطان قطب الدین بن احمد شاہ نے بنوائی تہی +

مسجد شمالی لکہنو دریاے گومتی کے کنارہ یہ خوبصورت مسجد بموجب بیان آرائش محفل کے نواب آصف الدولہ کی بنوائی ہوئی ہے اسکے برج او رمینار او رمحراب مین ایسی عمدہ بنی ہوئی ہین کہ اونکی تعریف نہین ہوسکتی +

مسجد صفا دکن مین قلعہ بلگام کے اندر یہ مسجد نہایت عمدہ بنی ہوئی ہے اسکے دروازہ کے کتبہ سے واضح ہے کہ ۱۵۱۹ع مین نواب اسد خان نے بنوائی ہے اسٹوکس ہسٹوریکل اکاونٹ آف بیلگام سے واضح ہے کہ یہان جو دیوانخانہ اور چند عمارتین اورتہین وہ ۱۸۴۰ع کے بعد گرادی گئین اب صرف ایک دروازہ جسپر پہلے نقار خانہ تہا بڑے دروازہ کے روبرو موجود ہے اوسکی محراب ایسی بلند ہے کہ اوسکے اندر مع عماری کے ہاتی آسکتا ہے افسوس کہ ۱۸۴۰ع سے اب تک اس مسجد مین مسلمانون کو قبضہ نہین ملا

مسجد طغرل بیگ ٹہٹہ مین یہ مسجد جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے وہان یہ عمارت نہایت عمدہ تصور کیجاتی ہے ہنڈبک آف مرے مین لکھا ہے کہ اس مسجد کو نواب طغرل بیگ نے بنوایا تہا اسکی پیشانی پر کتبہ کندہ ہے ؛

مسجد فتحپوری شاہجہان آباد مین لاہوری دروازہ سے تہوڑی دور چاندنی چوک کو جاتے ہوے داہنی طرف یہ عالیشان مسجد بنوائی ہوئی نواب فتحپوری بیگم شاہجہان کی بی بی کی ہے اوسنے ۱۰۶۰ھ مین تعمیر کرائی تہی اسکا دالان ایک سو پنتیس فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا ہے بیچ کی بڑی محراب کے داہین باہین دو بلند مینار اور دو دو گہے دالان ستونون دار ہین اور پیچھے ایک برالداو کا درجہ ہے اوسکے اندر طاق اور ممبر اور اوپر ایک برج ہے جسپر پہلے چینی کا کام تہا اور اب سفید چونے کا بنا ہوا ہے دالان کے آگے صحن چبوترہ ایک سو ۳۰ فٹ لمبا اور ایک سو پانچ فٹ چوڑا ہے اوسکے آگے ایک حوض ۸۰ فٹ سے ۲۴ فٹ مربع نہر کے پانی سے بہار رہتا ہے اسکے آگے جا اور بڑا صحن ہے اوسکے بیچ مین قبرین اور گرد چار دیواری جسمین تین دروازے ہین بہت خوبصورت کنگورون دار بنی ہوئی ہے اسمین اندر کے رخ سائین اور طلبا اور خدام کی سکونت کے واسطے حجرے بنا ے ہین اور باہر کی طرف دکانین ہین ✽

مسجد کالو سرائے دہلی مین یہ چونہ گچ کی مسجد بیگم پور سے تہوڑی دور واقع ہے اور بہت مضبوط بنی ہوئی ہے آثار الصنا دید مین لکہا ہے کہ ۷۸۹ھ مین یہ مسجد خان جہان فیروز شاہی نے اپنی اور مسجدون کے ساتہ بنوائی تہی ✽

مسجد کہڑکی دہلی سے جنوب کی طرف قطب صاحب سے چار میل کے فاصلہ پر موضع کہڑکی مین یہ مسجد نہایت عمدہ اور مضبوط چونہ گچ کی بنی ہوئی ہے اسکے اوپر ۸۹ چھوٹی گنبد ہین اور نیچے ایک سو چار حجرے نو نو فٹ کے مربع خدام اور طلبا کے رہنے کے واسطے بنے ہوے ہین اور کونون پر چار برج پچاس پچاس فٹ بلند بنے ہوے ہین اس مسجد مین سواے غرب کے تینون طرف دروازے ہین ہار کوٹ ہنڈبک سے واضح ہے کہ اس مسجد کو بہی ۷۸۹ھ مین خان جہان فیروز شاہی نے بنوایا تہا اسکا ایک کونہ ۷۰ برس سے گر پڑا ہے ✽

مسجد گنج بخش احمدآباد سے تہوڑی دور سرگنج مین گنبد گنج بخش کے قریب یہ عمدہ مسجد سنگین بنی ہوئی ہے اسمین ابتک کچھ نقص نہین آیا ہنڈبک اف مرے مین لکہا ہے کہ اس مسجد کو

سلطان قطب الدین نے ۱۴۳۳ء مین تعمیر کرایا تہا ؛

مسجد محافظ خان احمدآباد مین گرجاگہر کے قریب چہوٹی سی مسجد سنگین بنی ہوئی ہے اسکی صحن مین چند قبرین ہین ہنڈبک آف مرے سے ظاہر ہے کہ ۸۰۰ ہجری مین وزیر جمال الدین نے بنوائی ہے مگر معلوم نہین کہ محافظ خان کے نام سے کیونکر مشہور ہوگئی ؛

مسجد محمد معصوم روڑی مین اس کہنڈر مسجد کو جو پہلے ایک عمدہ عمارت تہی سید محمد معصوم نے جنکا مقبرہ بہکر مین ہے اکبر کے عہد مین بنوایا تہا ؛

مسجد مخنشان اگرہ مین لوہے کی منڈی اور چنداسودی دروازہ کے قریب یہ چہوٹی سی مسجد سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے اسکا طول ۱۰ فٹ اور عرض ۱۹ فٹ ۱۰ انچہ ہے اوسکے نیچے کا چبوترہ جو ۵۰ فٹ سے ۴۲ فٹ مربع ہے بہت بلند بنا ہوا ہے اسکے اوپر بیچ مین تین گنبد اور کونون پر چار برجیان بنی ہین اور صحن مین ایک حوض ۱۹ فٹ ۴ انچہ مربع پانی سے لبریز رہتا ہے دالان کی غربی دیوار مین روشنی اور ہوا کے لئے جو جالیان لگی ہوئی ہین وہ بہت خوشنما ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے منکشف ہے کہ اس مسجد کو مسجد مخنشان اس وجہ سے کہتے ہین کہ ایک بار اکبر کے عہد مین جو بارش کی کشش ہوئی تو اکبر بادشاہ فقرا و علما سے دعاے نزول باران کا خواستگار ہوا مگر بارش نہوئی تو لوگون نے عرض کیا کہ اگر یتیمان ہجرا دعا مانگے تو باران رحمت فوراً نازل ہو بادشاہ نے یتیمان سے التجا کی یتیمان نے دعا کی اور قبول ہوئی باران رحمت نے نزول جلال فرمایا بادشاہ نے یتیمان سے کہا کہ کچہہ خواہش ہو تو بیان کرو اونسے عرض کیا کہ آپ کا دیا سب کچہ موجود ہے مگر جب بادشاہ نے باصرار کہا تو یتیمان نے عرض کیا کہ وہ کام کیجے جسمین اپکا اور ہمارا دونون کا فائدہ ہو چنانچہ بادشاہ کے حکم سے یہ مسجد بنوائی گئی جو اب تک ہجڑون کے قبضہ مین ہے

مسجد معتمد خان اگرہ کے کشمیری بازار مین یہ سنگ سرخ کی مسجد ۴۳ فٹ ۶ انچہ لمبی اور ۲۰ فٹ چوڑی ہے اسکے دالان پر بہی تین برج ہین مگر مسجد مخنشان کی برابر یہ مسجد خوبصورت نہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ یہ مسجد نواب معتمد خان جہانگیر کے بخشی نے بنوائی تہی ؛

مسجد موتی باغ اگرہ مین ریلوے اسٹیشن کے قریب موتی باغ مین اس عمدہ شاہجہانی مسجد کو دروازہ بنالیا ہے اسکا صحن اور پچھلی دیوار نکالدینے سے اسکے تینون درون کے تین دروازے بنگئے ہین یہ عمارت ۶۰ فٹ طول مین اور ۵۰ فٹ عرض مین اور کنگورون تک ۴۰ فٹ مرتفع ہے اسکے کونون پر چار برجیان اور بیچ مین تین برج ہین یہان سے تہوڑی دور باغ مین موتی بیگم کا مقبرہ بالکل کہنڈر پڑا ہوا ہے ❊

مسجد موٹھ دہلی مین یہ مسجد مقبرہ منصور سے تہوڑی دور واقع ہے سکندر شاہ کے عہد سنہ [illegible]ء مین تعمیر ہوئی تہی پہلے اسکا دروازہ سنگ مرمر کا منبت کار بنا ہوا تہا اسکے کنوین مین ایک پتہر پر کتبہ کندہ ہے مولوی سید احمد خانصاحب نے وجہ تسمیہ اس مسجد کی یون لکہی ہے کہ کسی شخص کو رستہ مین ایک موٹہہ کا دانا پڑا پایا اوسنے اوسکو بودیا جسقدر اوسکے درخت مین دانے آئے اونکو پہر بویا اسیطرح چند سال کے بعد موٹہہ کا ذخیرہ ہوگیا اوسکو بیچ کر یہ مسجد تعمیر کرائی

مسجد مولانا جمالی قطب صاحب کے کہنڈرات مین دہلی سے جانب جنوب یہ مسجد چونہ گچ کی بنی ہوئی ہے مگر اب بوسیدہ ہوگئی ہے سنہ ۱۵۲۸ء مین مولانا جمالی صاحب نے یہ مسجد تعمیر کروائی تہی ❊

مسجد نور اباد نورابادمین یہ بہت بڑی اور سنگین مسجد نواب معتمد خان نے سنہ [illegible]ء مین بنوائی تہی اسکے دروازہ پر عربی کتبہ کندہ ہے ❊

مسجد و مدرسہ داناپور عظیم آباد پٹنہ سے ۶ کوس کے فاصلہ پر یہ خوبصورت سنگین عمارت جسکو وہان کی کوئی اور عمارت نہین پہونچتی نواب آصف خان نے بنوانی شروع کی اور نواب ہیبت جنگ کے عہد مین تیار ہوئی اسکی خوش وضعی قابل تعریف ہے۔

مسجد و مدرسہ روشن الدولہ شاہجہان آباد مین یہ عمارتین دریبہ کے اندر بنوائی ہوئی نواب روشن الدولہ کی ہین سنہ ۱۷۲۲ء مین نواب موصوف نے بنوائی تہین مسجد کے

برج سنگ مرمر زرد کے نہایت خوبصورت بنے ہوے ہین اور بڑے در کی پیشانی پر کتبہ کندہ ہے ۔ مدرسہ کا مکان سنہ ۱۸۸۶ء سے کوتوالی کے متعلق ہوگیا ہے ؛

مسجد و مقبرہ مخدوم جہانیان قنوج مین محلہ سکہانہ کے اندر یہ مسجد او مقبرہ مخدوم سید جلال الدین جہانیان جہان گشت کا ہے مسجد کے اوپر تین برج اور پیشانی پر لفظ اللہ کندہ ہے مقبرہ کی عمارت جو ۳۵ فٹ مربع ہے اوسمین مخدوم صاحب کا مزار اور اونکی اولاد مین سے ایک مرد اور ایک عورت کی دو قبرین ہین مسجد و مقبرہ کے گرد پختہ چار دیواری بنی ہوئی ہے اوسکے کونون پر چار برج اور جانب جنوب دروازہ ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ثابت ہے کہ یہ عمارت سنہ ۸۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۶ء مین راجوان کے بیٹے نے حسین شاہ جونپوری کے عہد مین بنوائی تہی ؛

مسجد ہمایون اگرہ سے تہوڑی دور کنج پورہ گانو مین یہ مسجد ۱۲۰ فٹ لمبی سنگین اور خوش قطع بنی ہوئی ہے چہت کا لداو اتنا مضبوط ہے کہ اوسمین ابتک کچہہ نقص نہین آیا آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکہا ہے کہ سنہ ۹۳۷ ہجری مین اس مسجد کو ہمایون نے بنوایا تہا اسمین کتبہ بہی موجود ہے ؛

مقبرہ ابراہیم شاہ بیجاپور مین اورنگ زیب عالمگیر کی عیدگاہ کے متصل ایک پختہ چار دیواری مین یہ عالیشان مقبرہ واقع ہے اسکی غلام گردش مین چارون طرف سات سات در ہین اور ہر جگہہ خوبصورت کندہ کاری کی ہوئی ہے جالیان ایسی بے نظیر ہین کہ اونمین آیات قرآنی صاف نمایان ہین اس مقبرہ کے کونون پر چار مینار چار چار کہنڈ کے نہایت نفیس اور بلند بنے ہوے ہین بیچ کا مکان زیادہ وسیع اور خوش قطع ہے اوسمین سنگ مرمر کی قبرین نہایت عمدہ کندہ کار ہین پہلے اس عمارت پر طلاکاری اور نقاشی کی ہوئی تہی کہین کہین اوسکے نشان باقی ہین برج اور مینار اس نمایش کے بنے ہوے ہین کہ اونکا لطف دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے مقبرہ کے غرب رخ جو سنگین مسجد ہے اوسکا طول ایک سو پانچ فٹ ہے

اور صحن مین حوض ہے جو پانی سے لبریز رہتا ہے ہنڈبک اف مرے سے واضح ہے کہ اصل مین اس مقبرہ کو سنہ ۱۰۳۶ ہجری مطابق ۱۶۲۶ء مین ابراہیم شاہ بیجاپوری نے اپنے ملکہ تاج جہان کے واسطے تعمیر کرایا تھا چنانچہ اتبک اسکو تاج جہان کہتے ہین مگر بعد وفات وہ خود ہی یہین دفن ہوا ؂

مقبرہ احمد شاہ گجراتی یہ گنبددار مقبرہ جو احمد شاہ نے اپنی حیات مین بنوایا تھا جامع مسجد احمد آباد کے شرقی دروازہ کے سامنے واقع ہے اسمین سنگ مرمر کی تین قبرین دو دو فٹ بلند ہین بیچ کی قبر جسپر گولا لٹک رہا ہے احمد شاہ کی ہے اور یہین ویسا ہی اوسکا بیٹا محمد شاہ اول اور پوتا جلال خان یعنے قطب الدین دفن ہے **ہنڈبک اف بمبی** سے واضح ہے کہ سنہ ۱۴۴۲ء مین جب احمد شاہ فوت ہوا تو اوسکو اس مقبرہ مین دفن کیا ؂

مقبرہ آصف خان لاہور مین مقبرہ جہانگیر کے قریب اصف خان برادر نور جہان بیگم کا یہ مقبرہ ایک چار دیواری کے اندر اب برباد پڑا ہے یعنے اسکی پوشش کا سنگ مرمر سکھہ اوکھاڑ کر لیگئے تعویذ مرقد جاو نکے کسی کام کا نہ تھا اب تک رکھا ہوا ہے **تحقیقات چشتی** سے واضح ہے کہ پہلے اس چار دیواری مین ۳۰ بیگہ کا باغ تھا اور دروازہ جو کھنڈر پڑا ہوا ہے اسپر بھی سنگ مرمر لگا ہوا تھا مقبرہ کے چارون طرف جو حوض تھے وہ اب گر گئے ہین رہگئے ہین افسوس کہ یہ بے نظیر عمارت اب مرمت کے قابل ہی نہین رہی ؂

مقبرہ اعتماد الدولہ آگرہ مین دریاے جمن کے کنارہ یہ بے نظیر اور نامی سنگ مرمر کی عمارت جو سنگ سرخ کے ایک سو پانچ فٹ دس انچھ مربع چبوترہ پر ۶۹ فٹ دو انچھ مربع بنی ہوئی ہے مرزا غیاث بیگ اور اوسکی بی بی کا مقبرہ ہے یہ شخص جہانگیر کا بخشی اور نور جہان کا باپ تہا اسکے اوپر برجیان اور چارون طرف دالان غلام گردش کے طور پر ۲۳ فٹ ساڑھے چار انچھ سے ۱۳ فٹ پونے دو انچھ مربع ہین اور کونون مین جو چار کوٹھریان بنی ہوئی ہین اونمین بیچ دالانون مین جانے کے لئے ہر دو طرف راستے ہین - بیچ کا مکان بہت عمدہ بچی کار ۲۲ فٹ

ایک انچھہ مربع ہے اوسکے وسط مین دو سنگ مرمر زرد کی قبرین اور گرد بہت نفیس جالیا ن لگی ہوئی ہین دراَمد رفت جنوب رویہ ہے اسکے اوپر جانے کے واسطے جنوب کی طرف دیوار کے آثار مین دو زینے ہین اور اوپر کے مکان مین دو اور قبرین ہین اس مقبرہ کی چاردیواری ہر طرف سے ۶۰۰ فٹ لمبی ہے اور اوسمین جانب شرق ایک دروازہ ۳۰ فٹ چوڑا بنا ہوا ہے۔

مقبرہ افضل خان یہ گنبد دار مقبرہ قلعہ پرتاب گڈہ احاطہ بمبی مین افضل خان بیجاپور کے سپہ سالار کا ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً دوسو پانچ برس کا عرصہ ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے

مقبرہ اکبر اگرہ سے ۷ میل جانب شمال سکندرہ گانو کے قریب یہ بے نظیر سنگ سرخ اور سنگ مرمر کی عمارت ایک باغ کے اندر اکبر بادشاہ کا مقبرہ ہے اسکی چاردیواری کا دروازہ بہت بڑا بنا ہوا ہے مقبرہ کے چارون طرف بیچ مین دروازے اور کونون پر ہشت پہلو برج بے ہوے ہین تعویذ مرقد کے گرد کے دالانون مین ایسی خوشقطع جالیان لگی ہوئی ہین کہ اندر کے رخ اونکے نقش و نگار اور طرز کے ہین اور باہر سے اور طرح کے نظر آتے ہین اس مقبرہ کے چارون منزلون مین بہت عمدہ منبت کا کام اور پچی کاری کی ہوئی ہے کونون پر چار خوبصورت مینار بنے ہوے ہین اس عمارت کو بنے ہوے تخمیناً دوسو اونہتر برس کا عرصہ ہوا ؛

مقبرہ التمش یہ سنگ خارا اور سنگ سرخ کی عمارت جو اندر سے ساڑہے ۲۹ فٹ اور باہر سے چوالیس فٹ مربع ہے شاہجہان آباد سے گیارہ میل جانب جنوب مسجد قوۃ الاسلام کے گوشہ مین سلطان شمس الدین التمش کا مدفن ہے مدت سے یہ مقبرہ بے لداو کے پڑا ہے اسکا شرقرویہ دروازہ بہت بڑا ہے وسط مین قبر بہت اونچی اور نہایت عمدہ منبت کا بنی ہوئی ہے اندر کے رخ اسکی تمام دیوارون پر آیات قرانی کندہ کی ہوئی ہین آثار الصنادید سے ظاہر ہے کہ جب ۶۳۳ھ ہجری مطابق ۱۲۳۵ء مین یہ بادشاہ فوت ہوا تو سلطان رضیہ بیگم اوسکی بیٹی نے یہ مقبرہ بنوایا تہا ؛

مقبرہ اورنگ زیب اورنگ آباد مین درگاہ برہان الدین دکنی کے قریب یہ چھوٹی سی عمارت

اورنگ زیب عالمگیر کا مقبرہ ہے اسکی وضع مغلون کی عمارتون سے تو نہین ملتی مگر میسور کے مکانات کے موافق ہے ۲۲ فروری سنہ ۱۷۰۷ع کو اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی تو اوسکی وصیت کے موافق مقبرہ بنا

مقبرہ بہو بیگم فیض آباد ضلع لکہنو مین یہ خشتی عمارت بہت خوبصورت رنگین بنی ہوئی ہے مگر نواب آصف الدولہ کے عہد سے ویران پڑی ہے سنہ ۱۸۱۳ع مین بہو بیگم فوت ہوئی تو نواب شجاع الدولہ اوسکے شوہر نے یہ مقبرہ تعمیر کروایا ٭

مقبرہ ایمن آباد قصبہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ مین یہ پختہ عمارت ایک چار دیواری کے اندر مزار بیگم کے نام مشہور ہے تاریخ گوجرانوالہ سے منکشف ہے کہ فرخ سیر کے عہد مین ایک امیر مسمے بہ احمد خان واسطے انتظام کشمیر کے جاتا تہا مگر اپنی بیگم کی بیماری کے سبب یہان ٹہر گیا آخر کار یہان بیگم رحلت کر گئی اوسنے یہ مقبرہ تعمیر کروایا اور اسکے قریب ایک قصبہ بیگم پور کے نام سے آباد کر دیا۔ یہ قصبہ مدت سے ویران ہے

مقبرہ پہلوان آگرہ کے قریب جو ایک گانو تخت پہلوان کے نام سے مشہور ہے اوسمین یہ برج کی عمدہ عمارت بہت بلند چبوترہ پر واقع ہے اسکے بیچ مین زیر گنبد تعویذ مرقد اور چارون طرف مقبرہ ہمایون کی وضع پر عمدہ محرابین بنی ہوئی ہین گوشون پر خوشنما برجیان بنی ہوئی ہین اونسے دو چند رونق ہو گئی ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ یہ مقبرہ شاہجہان کے عہد سلطنت مین تعمیر ہوا تہا ٭

مقبرہ پیر بندی سرہند علاقہ پنجاب مین یہ خشتی مقبرہ ایسا عمدہ بنا ہوا ہے کہ اسکے نقش و نگار لعل و یاقوت کی پچی کاری کو مات کرتے ہین یہ مقبرہ پیر بندی رنگساز نے اپنی حیات مین تعمیر کرایا تہا اور اپنے ہاتہہ سے نقاشی کی تہی اس جگہہ کسی اور عمارت کو اس سے کچہہ مناسبت نہین اسکا برج بہت شاندار ہے جنرل کننگھم صاحب رقمطراز ہین کہ یہ مقبرہ مغلون کے عہد کا بنا ہوا ہے ٭

مقبرہ تانسین گوالیار مین شیخ محمد غوث کے مقبرہ کے قریب یہ تانسین کا مقبرہ ہے یہ شخص اکبر کے عہد مین علم موسیقی کا علامہ وقت تہا کلاونت اسکی قبر کو بہت مانتے ہین

اس فن کے آدمی اسکا نام سنکر کان پکڑتے ہین یہان ایک املی کا درخت ہے میراثیون
کے نزدیک اُسکے تپے کہانے سے اواز کہل جاتی ہے ڈایرکٹر جنرل کننگھم صاحب
کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ پہلے جو یہان بہت پُرانا اور بُرا درخت املی کا تہا اب وہ نہین
رہا اوسکی جگہہ اور درخت لگا دیا ہے مقبرہ کی عمارت ۲۲ فٹ مربع ہے اور اسکا برج جسکے
نیچے قبر ہے بارہ ستونون پر بنا ہوا ہے *

مقبرہ تگہ خان دہلی سے تین میل جانب جنوب یہ مقبرہ شمس الدین غزنوی عرف اعظم خان
والد مرزا عزیز کوکلتاش کا سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے اندر جگہہ جگہہ آیات
قرانی کندہ ہین جب اعظم خان کو ادہم خان نے مارڈالا تو مرزا اعظم خان اوسکے بیٹے نے سنہ ۹۶۶ھ
مین یہ مقبرہ بنوایا

مقبرہ جام نندا ٹہٹہ مین خوبصورت سنگ زرد کی عمارت مقبرہ جام نندا اور تمان
جی کے نام سے مشہور ہے اسمین سما خاندان کے تین حاکمون کی قبرین بہت عمدہ بنت کاری
بنی ہوئی ہین ہنڈبک اف مرے مین لکہا ہے کہ یہ عمارت دوسو پچپن برس کی بنی ہوئی ہے

مقبرہ خان خانان شاہجہان آباد سے چار میل جانب جنوب لب گدہ دروازہ عرب سرائے کے
قریب عبدالرحیم خان خانان کا یہ مقبرہ ہے اوسنے اپنی حیات مین اپنی بی بی کے واسطے
بنوایا تہا اسکی پوشش کا سنگ سرخ اور سنگ مرمر مدت سے جاتا رہا اب چونہ کا کہنڈر رہگیا
ہے اور ایک چبوترہ پر جسمین چارون طرف ۹۰ محرابین ہین واقع ہے اسمین چار در ہین اور ایک
طرف اوپر جانیکا زینہ بنا ہوا اوسکی ۹۹ سیڑہیان ہین اسکی عمارت ایسی بلند ہے کہ اسکے اوپر جو موکہے
بنے ہوے ہین اونمین کوئی پرندہ بہی نہین رہتا آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۰۳۶ھ مین
عبدالرحیم خان ۷۲ برس کی عمر مین فوت ہوا اور اس مقبرہ مین دفن کیا گیا *

مقبرہ خواجہ خان سرہند علاقہ پنجاب مین یہ خشتی مقبرہ باہر سے ۶۰ فٹ اور اندر سے
ساڑہے ۲۳ فٹ مربع ہے اسکے گوشون پر ۱۴ فٹ مربع برجیان اور بیچ مین ۳۶ فٹ قطر کا

گنبد بنا ہوا ہے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ یہ مقبرہ پندرہوین صدی عیسوی مین تعمیر ہوا ہے اسکی شکل سید میران کے مقبرہ کی مانند ہے ٭

مقبرہ دریا خان دہلی دروازہ احمدآباد کے سامنے جو سیرا باغ ہے وہان یہ مقبرہ بہت خوبصورت گنبد کا ہے اسمین کتبہ نہین ہے ہنڈبک اف مرے کا بیان ہے کہ یہ عمارت پرانی ہے

مقبرہ رانی روپاواتی شہر مذکور الصدر مین مسجد روپاواتی سے جانب شمال مشرق یہ لداو کا مقبرہ ستونون پر بنا ہوا چارون طرف سے کہلا ہوا ہے اسمین دو قبرین رانی روپاواتی اور اوسکی کسی رشتہ دار عورت کی ہین اسکی تعمیر کا حال مرے صاحب نے کچہہ نہین لکہا ٭

مقبرہ رانی سیپرا یہ مقبرہ رانی سپرا سلطان احمد کی بی بی کا احمدآباد مین جمال پور دروازہ کے قریب اوسکی مسجد کے سامنے ہے ہنڈبک اف مرے سے ثابت ہے کہ یہ رانی راجہ اسابیل کی بیٹی بہت حسین تہی سلطان احمد اسپر عاشق ہوگیا اور اسکو مسلمان کرکے اپنی بیگم بنا لیا اس مقبرہ کو رانی سپرا نے اپنی مسجد کے ساتہہ ۹۳۵ ہجری مین تعمیر کرایا تہا بعد وفات یہین دفن ہوئی

مقبرہ رکن الدین یہ برج قطب صاحب مین دہلی سے گیارہ میل مقبرہ سلطان غاری کے قریب اٹہہ ستونون پر بنا ہوا ہے آثار الصنادید سے واضح ہے کہ جب ۱۲۳۷ع مین سلطان رکن الدین رضیہ سلطان بیگم کی قید مین مر گیا تو یہ مقبرہ بنایا گیا فیروز شاہ کے وقت مین اسکی مرمت ہوئی تہی

مقبرہ روشن ارا بیگم دہلی سے شمال مغرب کی طرف سبزی منڈی کے قریب باغ روشن ارا کے وسط مین یہ مقبرہ بارہ دری کی مانند چبوترہ پر بنا ہوا ہے وسط مین قبر کے گرد سنگ سرخ کی جالیون کا محجر ہے اسکے قریب چہت پر جانے کے واسطے زینہ بنا ہوا ہے ۱۶۵۰ع مین روشن ارا بیگم نے اس مقبرہ کو اپنے باغ کے ساتہہ تعمیر کرایا تہا بعد وفات اسی مین مدفون ہوئی مقبرہ کے چارون طرف مع فوارون کے حوض بنے ہوئے ہین ٭

مقبرہ سرائے روح اللہ خان یہ عمارت دہلی سے جانب غرب سرائے روح اللہ خان کے قریب بہول بہلیان کے نام سے مشہور ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین

لکھا ہے کہ یہ اورنگ زیب عالمگیر کی بیٹی کا مقبرہ ہے اسکی پوشش کا پتہر بالکل اوکھڑ گیا صرف اینٹون کا کہنڈر رہگیا ہے گنبدگی کی مانند اسمین بہی دہوکے کا رستہ ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً پونے دوسو برس کا عرصہ ہوا *

مقبرہ سعدی خان اگرہ مین سکندرہ کو جاتے ہوے سڑک سے جانب شمال مقبرۂ صلابت خان کے قریب یہ سنگ سرخ کی عمارت ایک بلند چبوترہ پر بنی ہوئی ہے اسکے اوپر چوبرابرج ہے اوسکے لداؤ مین نقاشی کی ہوئی ہے اسمین ۴۸ ستون ہین اوسکی وضع عمدہ ہے

مقبرہ سلطان بہلول شاہجہان آباد سے جانب جنوب درگاہ چراغ دہلی کے قریب یہ مقبرہ مع برج کے بنا ہوا ہے ۱۴۸۸ع مین بادشاہ نے وفات پائی سکندر لودہی اسکے بیٹے نے یہ مقبرہ تعمیر کروایا تہا *

مقبرہ سلطان سکندر یہ چونہ گچ کا مقبرہ دہلی کے قریب موضع خیرپور مین سلطان سکندر لودی کا ہے ۱۵۱۷ع مین اسکے بیٹے شاہ ابراہیم نے تعمیر کرایا تہا قبر کے اوپر برج بنا ہوا ہے اور گرد غلام گردش

مقبرہ سید خان سرہند علاقہ پنجاب مین یہ خشتی مقبرہ باہر سے ساڑہے ۲۷ فٹ اور اندر سے ساڑہے ۲۴ فٹ مربع اور بہت مضبوط بنا ہوا ہے اسکے چارون کونون پر برجیان اور بیچ مین ۴۰ فٹ قطر کا برج ہے آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ مین لکھا ہے کہ تغلق شاہ کے عہد کا بنا ہوا ہے *

مقبرہ سید عابد یہ مقبرہ دہلی مین عرب سراے کے قریب ایک چاردیواری کے اندر خشتی بنا ہوا ہے پہلے اسمین بہت عمدہ چینی کا کام تہا اب چاردیواری کے دروازہ پر سہ دری اور اندر ایک ٹوٹا حوض اور پہوٹی نہر نظر آتی ہے آثار الصنادید سے ثابت ہے کہ یہ مقبرہ ڈہائی سو برس کا بنا ہوا ہے سید عابد خاندان جات کے عزیزون مین تہا اور ایک لڑائی مین مارا گیا

مقبرہ شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب مین پہری رحمان چہ سو آدمیون کی بستی ہے وہان یہ مقبرہ پہری رحمان کے نام سے مشہور ہے تاریخ گوجرانوالہ سے ظاہر ہے کہ

نقشہ مقبرہ منصور علیخان
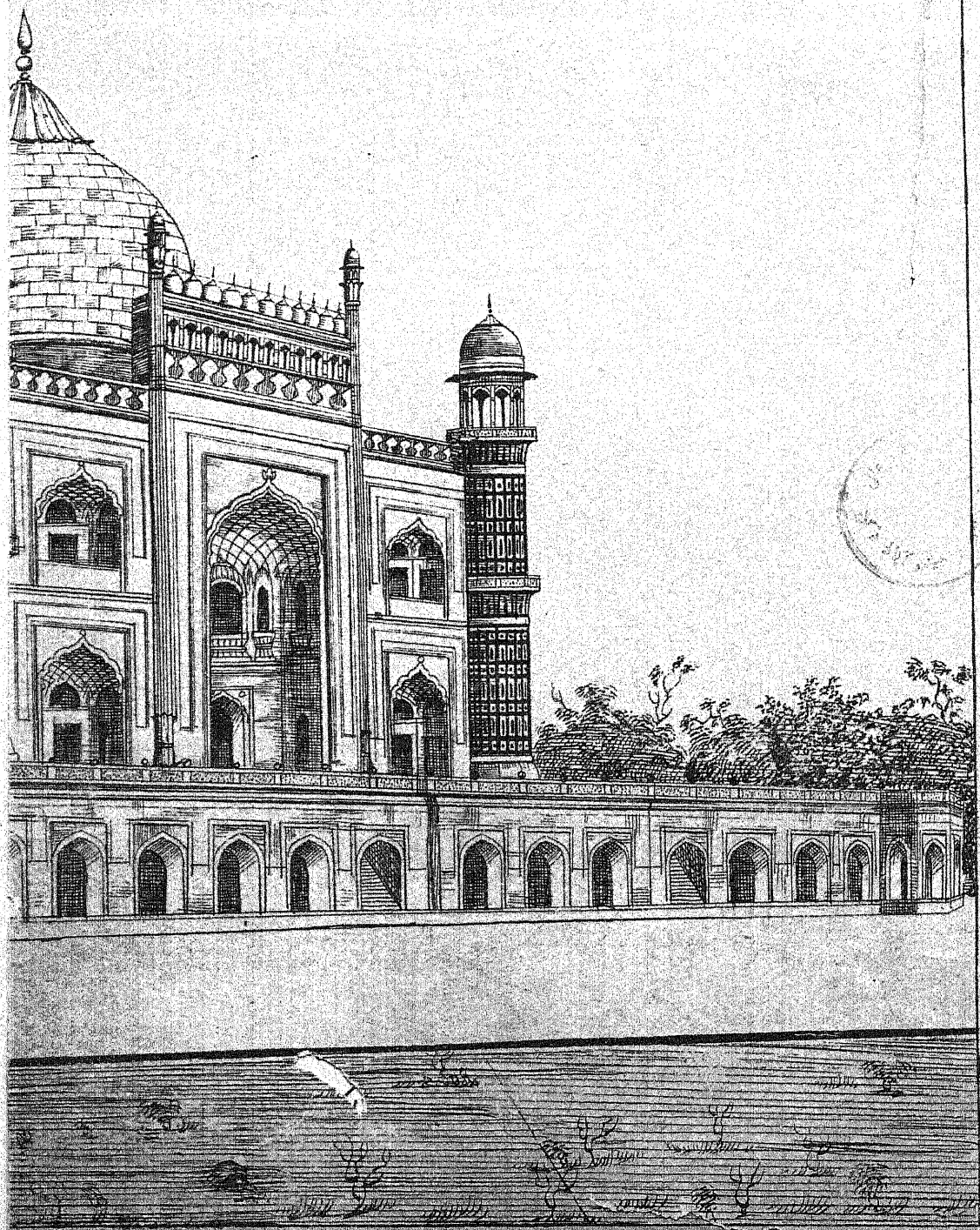
یہ بزرگ دہوبی تھے انکو حضرت نوشاہ صاحب سے نیاز حاصل ہوا تہا بعد وفات انکے چار دن بیٹون نے یہ مقبرہ بنوایا ہے ؀

مقبرہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی دہلی سے ۱۱ میل قطب مین حوض شمسی کے کنارہ یہ مقبرہ بہت بڑے لداو کا اینٹ اور چونہ سے بنا ہوا ہے اور مزار کے سرہانی کتبہ مین انکا حال لکہا ہے شاہ صاحب کی وفات کے بعد ۱۰۵۲ھ ۱۶۴۲ء مین یہ مقبرہ بنا ہے اوسی زمانہ سے یہان قبرستان بنگیا ہے - یہ حضرت بڑے بزرگ اور عالم تہے ؀

مقبرہ شاہ محمود مانڈو علاقہ مالوہ مین یہ مقبرہ بہی عمدہ ہے اسپر بہت بڑا برج بنا ہوا ہے آرائش محفل مین لکہا ہے کہ موسم گرما مین اس گنبد مین سے پانی ٹپکتا ہے ؀

مقبرہ شیخ فرید دہلی سے جانب جنوب مسجد بیگم پور کے قریب یہ چونہ گچ کا مقبرہ کہنڈر ہوگیا ہے ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۳ء مین شیخ فرید نے وفات پائی اوسکے بعد یہ مقبرہ تیار ہوا ؀

مقبرہ شیر شاہ یہ مقبرہ سسرام علاقہ بہار مین تالاب کے اندر واقع ہے اسمین شیر شاہ اور سلیم شاہ دونو باپ بیٹے دفن ہین **مرات افتاب نما** سے ظاہر ہے کہ اس مقبرہ مین کشتی کے ذریعہ سے جانا ہوتا ہے پہلے جو پل بنا ہوا تہا اوسکی دو محرابین گر پڑی ہین ۹۵۲ھ ۱۵۴۵ء مین شیر شاہ فوت ہوا اوسکے بیٹے سلیم شاہ نے اس مقبرہ کو تعمیر کروایا ہے ؀

مقبرہ صفدر جنگ شاہجہان آباد سے ۴ میل قطب کو جاتے ہوئے لب سڑک یہ عالیشان عمارت نواب منصور علیخان صفدر جنگ کا مقبرہ ہے اسکی طرز اگرہ کے تاج گنج سے بہت ملتی ہے اسکے گرد فصیل ہے اوسکے کونون پر چار جالیدار برج ہین جانب شرق بیچ مین دروازہ ہے اوسپر بڑے بڑے کئی مکان ہین دروازہ کے برابر ایک چہوٹی سی سنگ سرخ کی مسجد اور سامنے نہر ہے نہر کے دوسرے سرے پر وسط باغ مین چبوترہ کے اوپر روضہ کی سہ منزلہ عمارت سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے اور نیچے تہخانہ اور خادمون کے رہنے کی کوٹہریان ہین یہ خوبصورت مقبرہ اجارہ تک سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اسکی ناف مین

تعویذ مرقد نہایت مجلا و نبت کار ہے اوسکے گرد سنگ مرمر کا فرش ہے جسپر بہت خوبصورت
پچی کاری کی ہوئی ہے اور لداو کے اوپر سنگ مرمر سفید کا برج ایسا بلند اور خوشنما ہے کہ اوسکی
تعریف نہین ہوسکتی روضہ کے تینون طرف جو بڑے بڑے دالان ہین اونکے نام **مولوی**
سید احمد خان نے جنگلی محل اور موتی محل اور بادشاہ پسند لکھے ہین فی زماننا یہ باغ بالکل برباد
پڑا ہے اور عمارت مقبرہ بھی کہین کہین سے خراب ہو چلی ہے موسم برسات مین جب پھول والون
کی سیر ہوتی ہے تو یہان کثرت سے خلقت اتی ہے **آثار الصنادید** و **ہار کورٹ ہنڈبک**
وغیرہ سے منکشف ہے کہ اس ہشت پہل مقبرہ کو بعد وفات نواب صفدر جنگ ۱۷۵۳ء مین
نواب شجاع الدولہ اونکے بیٹے نے شیدی بلال محمد خان کے اہتمام سے تین لاکھہ روپے
صرف کرکے تعمیر کرایا تہا

مقبرہ صلابت خان دکن مین احمد نگر سے ۸ میل کے فاصلہ پر یہ سنگین مقبرہ مع برج کے
۸۰ فٹ بلند پہاڑ پر بنا ہوا ہے اسکی محرابین بہت خوبصورت ہین ہمیشہ اسپر سفیدی کیجاتی ہے۔

مقبرہ صلابت خان یہ مقبرہ اگرہ سے سکندرہ کو جاتے ہوے مقبرہ سعدی خان کے قریب
واقع ہے اسکا برج بلند ہے اور گنبد مین رنگت کی ہوئی ہے وضع مین یہ مقبرہ سعدیخان کے
مقبرہ سے بہت ملتا ہے **رپورٹ ارکیالاجیکل سروے انڈیا** مین تاریخ تعمیر درج نہین ہے

مقبرہ علاوالدین دہلی سے گیارہ میل جنوب کو منار قطب صاحب کے نزدیک یہ سلطان علاوالدین
خلجی کا مقبرہ ہے **آثار الصنادید** سے ثابت ہے کہ علاوالدین کی وفات کے دو برس بعد
تعمیر ہوا تہا فیروز شاہ تغلق کے عہد مین اسکی مرمت ہوئی تہی اب ایسا کہنڈر ہوگیا ہے کہ قبر بہی
شق ہوگئی ہے یہ عمارت پانسو ساٹہہ برس سے زیادہ کی ہے ؛؛

مقبرہ علی عادل شاہ یہ ناتمام عمارت بیجاپور مین اثار شریف سے جانب غرب دوسو
فٹ مربع ۱۵ فٹ بلند چبوترہ پر واقع ہے اور روضہ علی کے نام سے مشہور ہے اسکے
نایاب ہونے مین کچھہ شک نہین لیکن ناتمام رہجانے سے اسکی نمایش کچھہ نظر فریب نہین **ہنڈبک**

آف مرے مین لکھا ہے کہ ۱۵۷۹ء مین علی عادل شاہ نے وفات پائی اوسکی بعد یہ عمارت تعمیر ہوئی

مقبرہ غاری جب ۱۲۲۹ء مین ناصر الدین محمود حاکم لکہنوتی فوت ہوا تو اوسکی نعش کو سلطان شمس الدین اوسکے باپ نے دہلی مین یعنے قطب صاحب سے دو میل جنوب مغرب کی طرف دفن کیا اور یہ عمدہ مقبرہ بنوا دیا اسکے اندر تین طرف مکانات اور جانب غرب سنگ مرمر سفید کی مسجد ہے صحن کی ناف مین ایک چبوترہ ۴ فٹ ساڑہے ۴ انچہ بلند ہے اوسکے نیچے تہخانہ مین تعویذ مرقد ہے اور ستون لگے ہوے ہین اسکا دروازہ سنگ مرمر کا نہایت عمدہ نبت کار ہے نیچے پندرہ سیڑہیان اور اوپر کتبہ اور آیات قرانی کندہ ہین اسکے گرد کی چار دیواری سنگ خارا سے بنی ہوئی ہے اوسکے کونون پر چار برج اور بیچ مین اتنا بلند دروازہ ہے کہ اوسکی اگے ۱۴ سیڑہیان ہین

مقبرہ غازی الدین خان دہلی مین اجمیری دروازہ کے قریب یہ ذیشان سنگ سرخ کا مقبرہ میر شہاب الدین عرف غازی الدین خان نظام الملک آصف جاہ کے باپ کا ہے اوسنے آپ اپنی حیات مین بنوایا تہا **آثار الصنادید** سے واضح ہے کہ ۱۷۱۰ء مین نواب نے احمداباد مین وفات پائی وہان سے اوسکی نعش کو یہان لاکر دفن کیا اسکا بہت خوبصورت دروازہ جانب شرق ہے اوسکے اندر ایک بڑا صحن ہے صحن کے شمال اور جنوب مین خوش وضع دالان اور جانب غرب سنگ سرخ کی مسجد ہے جنوبی دالان کے قریب سنگ باسی کے محجر مین ایک اور محجر سنگ مرمر سفید کا جالیدار بنا ہوا ہے اوسمین نواب اور اوسکی اولاد کی قبرین ہین۔ قبل از غدر اس مکان مین مدرسہ تہا اور اب پولیس لین ہے *

مقبرہ غلام شاہ کلہوڑا حیدراباد سندہ مین یہ ہشت پہل اور بے نظیر مقبرہ ایک چار دیواری کے اندر واقع ہے اسکی جالیون کی تراش نہایت عمدہ ہے اوپر برج بنا ہوا ہے چار دیواری کا دروازہ بہت خوبصورت کندہ کار ہے اسکے قریب دو اور چہوٹے چہوٹے مقبرے ہین مگر وہ خوبصورتی مین اسکی برابر نہین ہین

مقبرہ غیاث الدین بلبن یہ کہنڈر مقبرہ دہلی مین قطب صاحب کے قریب غیاث الدین بلبن کا ہے

جو سنہ ۱۲۸۶ء مین فوت ہوا تہا اسکے متصل ایک اور قبر ہے جسکو آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ اوسکے بیٹے خان شہید کی ہے جو اپنے باپ کی وفات سے پہلے سنہ ۱۲۸۵ء مین لاہور کے قریب ایک لڑائی مین مارا گیا تہا ؛

مقبرہ غیاث الدین تغلق شاہ سنہ ۱۳۲۵ء مین غیاث الدین تغلق شاہ فوت ہوا تو محمد عادل شاہ تغلق اوسکے بیٹے نے یہ سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا مقبرہ جو دہلی سے چند میل زیر دیوار جنوبی تغلق آباد کے واقع ہے تعمیر کرایا اسپر سنگ مرمر سفید کا بہت بڑا برج ہے اور دیوارون مین سنگ مرمر کی نہایت عمدہ پچی کاری کی ہوئی ہے اسمین ابتک کسیطرحکا نقص نہین آیا اندر سے یہ مقبرہ ساڑہے ۵۰ فٹ اور باہر سے ساڑہے ۶۰ فٹ مربع ہے اور بلندی مین مع سنہری کلس کے ۸۰ فٹ ہے اسکے وسط مین تین قبرین ایک غیاث الدین تغلق شاہ اور دوسری اوسکی بی بی مخدومہ جہان اور تیسری اوسکے بیٹے عادل تغلقشاہ کی ہین چونہ اور پتہر کی چار دیواری بہت پختہ بنی ہوئی ہے اندر کے رخ حجرے ہین انکا طول چہ سو فٹ اور بلندی ساڑہے ۳۰ فٹ اور نیچے کا اثار ساڑہے گیارہ فٹ اور اوپر کا چار فٹ ہے دروازہ سنگ سرخ کا خوش قطع بنا ہوا ہے اوسکے آگے ۲۳ سیڑہیان ہین مولوی سید احمد خان صاحب نے اسکا نام دار الامان ہی لکہا ہے

مقبرہ فیروز خان اگرہ مین سڑک گوالیار کے قریب یہ مقبرہ فیروز خان اکبر بادشاہ کے خواجہ سرا کا ایک پختہ چار دیواری مین چبوترہ پر مع برج کے ہشت پہل بنا ہوا ہے اس سنگ سرخ کی عمارت مین ہندوانی طرز کی کندہ کاری ہے کہین کہین بیلون اور موروں کی مورتین بنی ہوئی ہین نیچے تہخانہ مین سنگ مرمر کی دو قبرین ہین اس مقبرہ کا دروازہ شرقرویہ چبوترہ سے بلند ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا سے ظاہر ہے کہ اس مقبرہ کو فیروز خان نے اپنی حیات مین بنوایا تہا اوسکا بنوایا ہوا ایک تالاب مقبرہ سے تہوڑی دور ہے ؛

مقبرہ فیروز شاہ دہلی مین مقبرہ صفدر جنگ سے تہوڑی دور حوض خاص کے کنارہ یہ فیروز شاہ تغلق کا مقبرہ ہے سنہ ۱۳۸۸ء مین اوسکی وفات کے بعد ناصر الدین نے تعمیر کرایا تہا ؛

نقشہ مقبرہ غیاث الدین تغلق شاہ صفحہ ۱۵۷
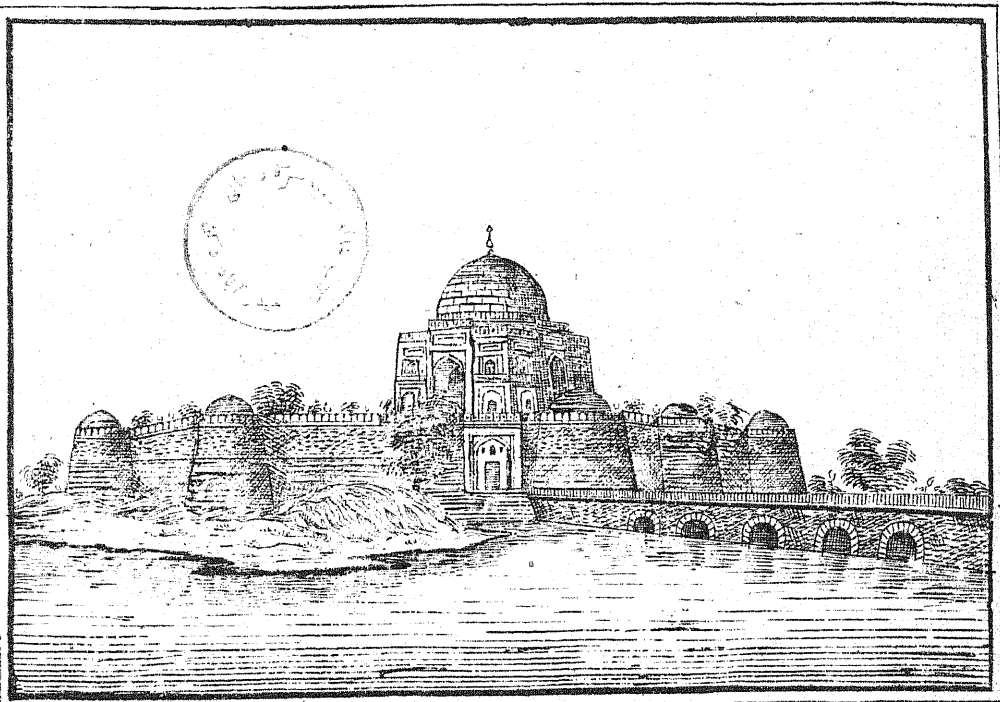
نقشہ مسجد مولانا جمالی صفحہ ۱۴۵
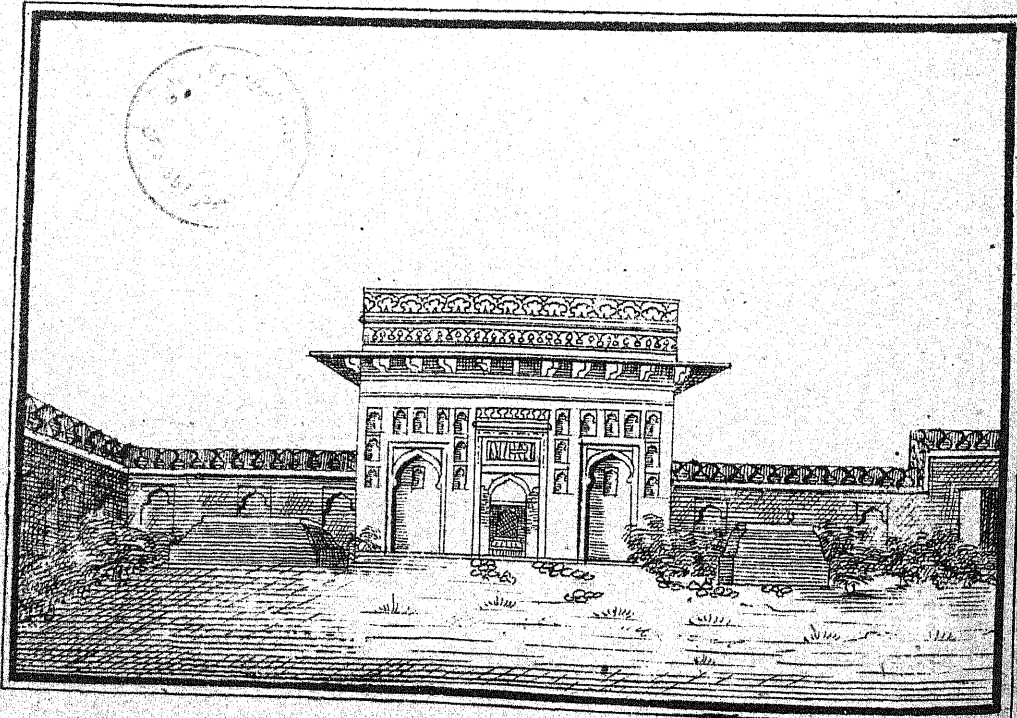
نقشہ مقبرہ فیروز شاہ
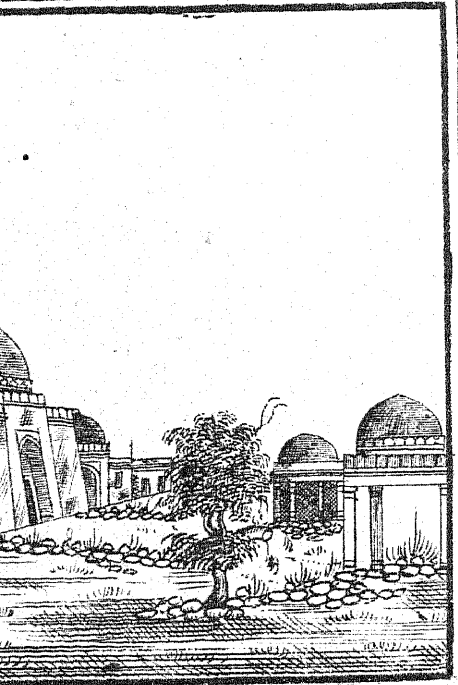
مقبرہ سلطان سکندر
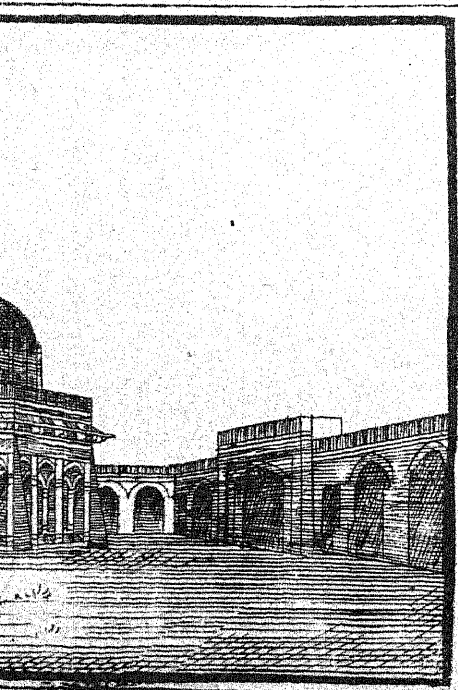
مقبرہ بہت بڑا ہے اور اسکی چونہ کی دیوار مین کتبہ کندہ ہے

مقبرہ لنگرخان دہلی سے چندمیل موضع زمردپور کے قریب یہ مقبرہ لنگرخان سلطان بہلول لودہی کے وزیر کا ہے اسکو بنے ہوئے تخمیناً تین سو اٹہتر برس سے زیادہ عرصہ ہوا یہ عمارت چونہ اور پتہر کی بہدی بنی ہوئی ہے قبر قدآدم سے بہی زیادہ بلند ہے اس مقبرہ کے قریب ایک اور برج ہے اوسمین لنگر خان کے کسی عزیز کی قبر ہے *

مقبرہ محمد شاہ دہلی مین مقبرہ صفدر جنگ کے سامنے یہ مقبرہ محمد شاہ بادشاہ کا ہے آثار الصنادید مین لکہا ہے کہ ۱۷۴۸ع مین بادشاہ نے وفات پائی علاوالدین عالم شاہ اوسکے بیٹے نے اس مقبرہ کو بنوایا ہے *

مقبرہ محمد شاہ بیجاپوری یہ عمدہ اور خوبصورت دکہنی طرز کی عمارت بیجاپور کے بادشاہ پور بازار مین تاج گنج اکبراباد کی وضع پر چہ سو فٹ مربع اور دو فٹ مرتفع چبوترہ پر بنی ہوئی ہے چبوترہ کے گوشون پر چار ہشت پہل مینار ایک سو پانچ فٹ بلند ہین اونکے اندر چکردار سیڑہیان اور باہر اٹہہ اٹہہ کہنڈ مین ہر کہنڈ مین سات سات کہڑکیان بنی ہوئی ہین اسکا گنبد اندر سے ایک سو ۳۹ فٹ قطر کا نہایت خوبصورت گل گنبد کے نام سے مشہور ہے یہ برج باہر سے ایسا خوشنما نہین جیسا کہ اسکا اندر سے خوش قطع ہے اسمین چھینکنے سے تمام مکان گونج اوٹہتا ہے آنے جانے کا دروازہ جنوب رویہ ہے اور چوبی چہپرکہٹ مین قبر ہے اس برج مین سوائے قبر محمد شاہ کے دو اور قبرین اسکی بیگم اور بیٹے علی عادل شاہ کی شل قبور مقبرہ غیاث الدین تغلق شاہ کے موجود ہین سوائے ان قبرون کے اور بہت سی قبرین انکے خاندان کی جسطرح ہمایون کے مقبرہ مین مغلون کی قبرین ہین جگہہ جگہہ نظر آتی ہین ہنڈ بک اف مرے مین لکہا ہے کہ محمد شاہ بیجاپور کا چہٹا بادشاہ تہا اوسکے مرنے کے بعد یہ مقبرہ ۱۶۲۶ع مین تعمیر ہونا شروع ہوا اور کہین کہین سے ناتمام رہگیا *

مقبرہ محمد غوث گوالیار مین یہ عالیشان مقبرہ جسکے گرد ۴۳ فٹ چوڑی

غلام گردش ہے محمد غوث کا مشہور ہے یہ حضرت ہمایون اور اکبر کے وقت مین بڑے بزرگ
تھے یہ سنگین مقبرہ سو فٹ مربع ہے کونون پر چار برج اور بیچ مین بڑا گنبد ہے گنبد کے نیچے کا
مکان جسکے گرد جالیان ہین ٥٤ فٹ مربع بنا ہوا ہے در آمد و رفت جنوب رویہ ہے
اور برجون کی قطع بہت خوبصورت ہشت پہلو ہے دیوارون کا آثار ساڑہے پانچ فٹ
ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین اس مقبرہ کو اوس وقت کا بنا ہوا
لکھا ہے کہ جب دہلی مین ہمایون کا مقبرہ تعمیر ہوا تھا کہین کہین یہ عمارت ناتمام رہگئی ہے
مقبرہ محمد معصوم یہ گنبد دار مقبرہ بھکر مین نوے فٹ بلند ہے سید محمد معصوم
جو اکبر کے وقت مین ایک بزرگ گزرے ہین یہان دفن ہین انکی بنوائی ہوئی ایک مسجد
روڑی مین ابتک موجود ہے یہ مقبرہ اکبر کے عہد مین انکی وفات کے بعد تعمیر ہوا تھا
مقبرہ محمود شاہ بیگڑا احمد آباد سے ساڑہے چار میل سرگنج قبرستان مین مقبرہ
گنج بخش کے قریب محمود شاہ بیگڑا کا یہ عالیشان مقبرہ ہے اسمین چار سو چالیس
ستون ٣٢-٣٤ فٹ بلند لگے ہوے ہین اسکی بہائیون کی سنگ مرمر کی قبرین جنپر آیات قرآنی
کندہ ہین اسی مقبرہ مین ہین اور اسکی بیگم کا مقبرہ یہان سے تہوڑی دور بہت عمدہ بنا ہوا
ہے **ہنڈبک اف بمبی** مظہر ہے کہ سنہ ٨ ہجری مین محمود شاہ فوت ہوا بعدہ یہ مقبرہ تعمیر ہوا
مقبرہ مرزا جانان ٹھٹھہ مین عیدگاہ کی پشت پر یہ مقبرہ مرزا جانان وزیر کا ہے
ہنڈبک آف مرے مین لکھا ہے کہ سنہ ١٠٠٩ ہجری مطابق سنہ ١٦٠٣ء مین تعمیر ہوا ہے
مقبرہ مرزا غیاث اللہ ٹھٹھہ مین یہ مقبرہ مرزا غیاث اللہ حاکم ٹھٹھہ کا خوبصورت
سنگ مرمر کا مختصر بنا ہوا ہے اسکی تعمیر **ہنڈبک اف مرے** کے بموجب سنہ ١٠٥٨
ہجری مطابق سنہ ١٦٤٨ء مین ہوئی ہے ٭
مقبرہ مرزا عیسی یہ بہت بڑا سنگ مرمر زرد کا بنت کار مقبرہ بہی ٹھٹھہ مین واقع ہے
مرزا عیسی بہی ٹھٹھہ کا صوبہ دار تہا ہنڈبک اف مرے ناقل ہے کہ یہ شخص بہی سنہ ١٦٤٣ء مین

فوت ہوا اور اوسی سال مین مقبرہ تعمیر کیا گیا ۞

مقبرہ مرزا غازی ٹہٹہہ مین عیدگاہ کے پیچھے یہ خوشنما مقبرہ مرزا غازی وزیر ٹہٹہہ کا یادگار ہے **ہنڈبک اف مرّے** سے واضح ہوا کہ ۱۰۳۱ ہجری مطابق ۱۶۲۱ع مین مرزا غازی نے رحلت کی بعدہ یہ مقبرہ تعمیر کیا گیا ۞

مقبرہ معزالدین شاہجہان آباد سے جنوب رخ زیر فصیل مقبرہ غاری یہ مقبرہ سلطان بہرام شاہ کا ہے اسکا برج ستونون پر مبنی ہے اسکو بنے ہوے چہہ سو چہتیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا **آثار الصنا دید** مین لکھا ہے کہ فیروز شاہ کے عہد مین اسکی مرمت ہوئی ہے

مقبرہ مغلانی بی بی احمد آباد سے تہوڑی دور قبرستان مین یہ توٹا ہوا مقبرہ احمد شاہ کی بی بی مغلانی کا ہے اب اسکی چہت نداردہے صرف ۱۰ فٹ کے چبوترہ کے چارون طرف ستون کہڑے ہین بیچ مین سنگ مرمر کی بنت کار قبر ہے اسکے برابر جو سنگ موسی کی دوسری قبر ہے پہلے اسپر سیپ کی پچی کاری تہی **ہنڈبک آف مرّے** مین لکہا ہے کہ یہ قبر احمد شاہ کی دوسری بی بی کی ہے اس عمارت کو بنے ہوے چارسو چہن سال سے زیادہ ہوے چنانچہ اسمین کتبہ بہی کندہ ہے ۞

مقبرہ ملک التجار جامع مسجد کا سبے کے صحن مین یہ مختصر مقبرہ ملک التجار کا ہے اوسنے اپنی حیات مین اپنی مسجد کے ساتہہ بنوایا تہا اسکے اوپر گنبد بنا ہوا ہے ۞

مقبرہ ملک بابا احاطہ بنگال مین یہ عالیشان مقبرہ ابراہیم عرف ملک بابا کا شہر بہار کے باہر واقع ہے یہ مقبرہ ہندؤون کے تبخانے توڑ کر بنایا گیا ہے **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** مظہر ہے کہ فیروز شاہ کے زمانہ مین تعمیر ہوا ہے ۞

مقبرہ میر سیران سرہند علاقہ پنجاب مین یہ سنگین مقبرہ جسکے اوپر برج اور چارون طرف در ہین سلطان سکندر لودی کے داماد کا ہے اور تالاب بی بی سر کے کنارہ واقع ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ سلطان سکندر لودی نے بنوایا تہا

یہ عمارت باہر سے ۷۰ فٹ اور اندر سے ۴۱ فٹ مربع ہے اور سطح زمین سے ۴۲ فٹ مرتفع ہے اسکو بنے ہوئے تخمیناً ساڑھے تین سو برس کا عرصہ ہوا

مقبرہ نجف خان یہ پختہ چونہ گچ کی عمارت دہلی سے جانب جنوب شاہ مردان کے قریب ذوالفقار الدولہ نواب نجف خان کا مقبرہ ہے **آثار الصنادید** مین لکھا ہے کہ یہ مقبرہ بعد وفات نواب کے ۱۲۰۷؁ع مین تعمیر ہوا تہا - یہ شخص نواب صفدر جنگ کے بہائی کا سالا تہا ؀

مقبرہ نور الدین جہانگیر یہ بے نظیر عمارت لاہور سے چار میل دریا سے راوی کے کنارہ واقع ہے ۱۰۳۷؁ ہجری مین جہانگیر نے وفات پائی بعدہ شاہجہان نے یہ مقبرہ بنوایا چار دیواری مین اندر کے رُخ چالیس حجرے خدام کی سکونت کے لئے بنے ہوے ہین انمین بہت تحفہ سنگ سرخ کی چوکہٹین لگی ہوئی ہین جانب غرب لال پتہر کا دروازہ اتنا بلند بنا ہوا ہے کہ اوسمین سے عماری دار ہاتی گزر سکتا ہے اسکے اوپر کے مکان مین اب ڈاک بنگلہ ہے **تحقیقات چشتی** راوی ہے کہ پہلے اس چار دیواری مین ایک عمدہ باغ سرسبز و شاداب تہا اب تو سکہون نے مقبرہ کو بہی خراب کر دیا ہے مقبرہ کے چارون طرف حوض اور بیچ مین بڑا درجہ ہشت پہل و گنبد دار ہے اور اسکے وسط مین سنگ سفید کا چبوترہ ۱۳ فٹ لمبا ۹ فٹ چوڑا ڈیڑہ فٹ اونچا بنا ہوا ہے اوسکے اوپر تعویذ نہایت مصفا ڈہائی فٹ بلند ہے اسپر اسمائے الہی اور تاریخ وفات کندہ ہے یہ چبوترہ مع تعویذ کے عقیق لاجورد سلیمانی نیلم زہر مہرہ مرجان وابری وغیرہ سے ایسا پچی کار ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی اسکے گرد سنگ مرمر کا فرش سنگ موسی اور سنگ مریم سے گلکار بنا ہوا ہے دیوارون مین گنبد تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے اس مکان کا خشتی لداو بہت خوبصورت ہے چارون طرف چار در نو نو فٹ چوڑے ہین انمین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اندر جانے کے واسطے ایک در کی جالی مین چوبی چوکہٹ لگائی ہے گرد کے مکانون مین سنگ ابری اور اجارہ تک سنگ مرمر گلکار لگا ہوا ہے اوپر کے مکان بہی نیچے کے مکانون کی مانند خوبصورت ہین انمین سے عمدہ عمدہ پتہر اوکہڑ لے گئے سکہہ

اور کہاڑ ا لگئے اونکی جگہہ اب سرکار نے جوڑ کا کام کرادیا ہے - اسکے دیکھنے کے واسطے
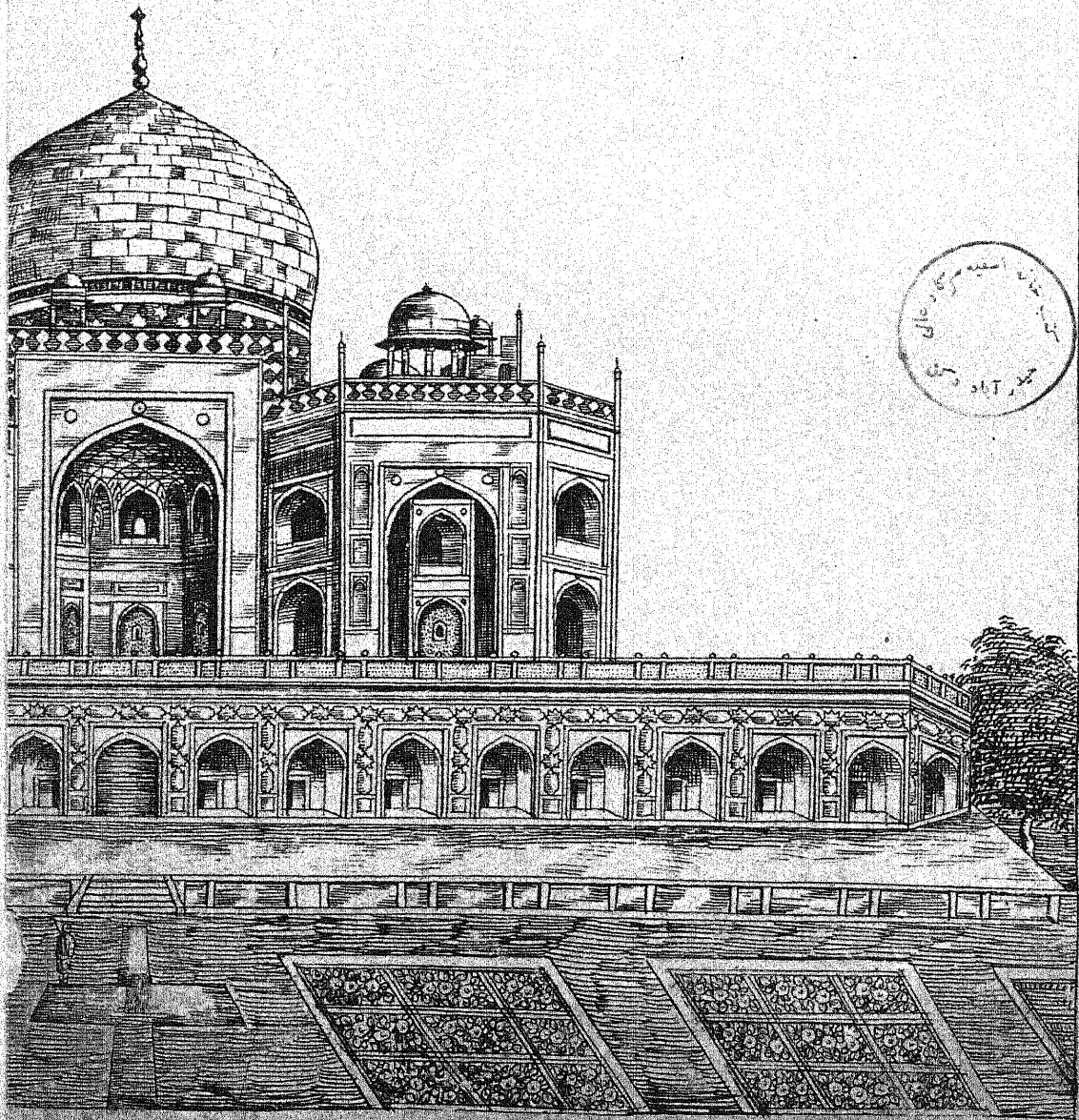
اوکہاڑ کر لیگئے اونکی جگہہ اب سرکار نے چونہ کا کام کرا دیا ہے - اسکے دیکھنے کے واسطے
خلقت دور دور سے اتی ہے اصف خان اور نورجہان بیگم کے مقبرے اسی جگہہ ہین

مقبرہ نورجہان بیگم مقبرہ مذکورہ بالا کے قریب نورجہان بیگم جہانگیر بادشاہ کی بی بی اور اعتماد الدولہ
کی بیٹی کا مقبرہ ہے سامہ اسکا سنگ مرمر اوکہاڑ کر امرتسر لیگئے اسمین بہی مقبرہ تکی اور مقبرہ
سراے روح اسدخان کی مانند دہوکے کاریستہ ہے اس وجہ سے لوگ بہول بہلیان کہتے
ہین اسکے گرد پہلے باغ تہا اور اب کاشتکاری ہوتی ہے **تحقیقات چشتی** سے واضح
ہے کہ یہ مقبرہ شاہجہان کے عہد مین تعمیر ہوا ہے ❊

مقبرہ ہمایون یہ عالیشان مقبرہ جسکے اوپر بہت بڑا گنبد اور سنہری کلس ہے شاہجہان اباد سے
ساڑہے تین میل معزالدین کیقباد کی کلوکہری مین واقع ہے اسکے گرد پختہ فصیل ہے اوسمین نوسو
فٹ سے نوسو فٹ مربع باغ ہے باغ کے وسط مین تین فٹ بلند چبوترہ پرایک اور سنگ سرخ
کا چبوترہ بیس فٹ بلند ہے اسکے نیچے تہخانہ مین قبرین اور اوپر عمارت روضہ ہے اول چبوترہ
کا عرض ہرطرف سے ۲۰۵ فٹ اور دوسرے کا ۱۰۰ فٹ ہے اسکے گرد جالیدار کٹہرے
اور بیچ مین چارون طرف چار دروازے سیڑہیوندار ہین اسی چبوترہ کے وسط مین بہت خوش قطع
عمارت روضہ کی سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے اسکی برجیون کی خوبصورتی
اور محرابون کی زیبایش اور مکانون کا تناسب قابل تعریف ہے بیچ کا مکان نہایت دلکشا
اجارہ تک سنگ مرمر سفید کا بنا ہوا ہے اسکی ناف مین تعویذ مرقد نہایت عمدہ جلا دار ہے
اس مقبرے کے اوپر جانے کے واسطے ہرطرف راستے اور زینے بہت خوش قطع نکالے
ہین آثار الصنادید و ہار کورٹ ہنڈ بک وغیرہ سے ظاہر ہے کہ ۱۵۵۶ء مین ہمایون
بادشاہ نے وفات پائی اوسکی بی بی نواب حاجی بیگم نے پندرہ لاکھہ روپیہ خرچ کرکے سولہ برس کے
عرصہ مین یہ مقبرہ تعمیر کرایا اسمین تموریہ خاندان کے لوگون کی اور بہی قبرین موجود ہین -

مقبرہ ہوشنگ غوری یہ عالیشان سنگ مرمر کا مقبرہ مانڈو یعنے کہارہ کے

کہنڈرات مین بہت تحفہ بنا ہوا ہے ۱۴۳۲ء مین ہوشنگ بادشاہ نے رحلت کی اوسکے بعد یہ مقبرہ تعمیر ہوا اسکے ستونون کی وضع نہایت عمدہ ہے ؎

مکان حضرت عباس لکہنو مین یہ عمدہ عمارت یمین الدولہ نظام الملک سعادت علیخان کی بنوائی ہوئی ہے اوسنے ۱۸۰۰ء کے قریب تعمیر کرائی تہی **ارائش محفل** سے ثابت ہے کہ اسکی تعمیر مین کئی ہزار روپیہ صرف ہوا تہا اسکے اندر کئی مکان وسیع اور دلکشا ہین ؎

مکہ مسجد یہ عمدہ اور خوبصورت مسجد ۱۲ محرابون کی قلعہ بیجاپور مین بنی ہوئی ہے اسکی چہت نہایت خوبصورت اور کندہ کار ستونون پر مبنی ہے علی عادل شاہ نے ۱۵۵۷ اور ۱۵۸۰ء کے درمیان اس مسجد کو بنوایا تہا اسکے شمال مین جو عدالتخانہ تہا اوسکو کہنڈر ہو جانیکے سبب راجہ ستارا نے برابر کروادیا

مکہ مسجد حیدرآباد دکن مین اور مسجدون سے یہ سنگ سرخ کی جامع مسجد عمدہ اور بڑی ہے **ہنڈبک اف مرے** سے ثابت ہے کہ دو سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ محمد قلی قطب شاہ نے اس مسجد کو تعمیر کرایا تہا ؎

ملک میدان بیجاپور مین مکہ دروازہ کے قریب شیرزا برج پر یہ ۱۴ فٹ ۴ انچہ لمبی توپ ہے پیچہے سے اسکا قطر ۵ فٹ ۲ انچہ ہے اور وزن گیارہ سو بیس من ہے **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ کئی دہاتین ملاکر اس توپ کو ڈہالا ہے اور **بالفور سیکلوپیڈیا** مین لکہا ہے کہ صرف پتیل کی ہے محمد بن حسن رومی نے بموجب حکم ابوالغازی نظام شاہ کے ۹۵۶ ہجری مین اس توپ کو تیار کروایا تہا اسپر اوسکا اور اورنگ زیب کا فتحنامہ کندہ ہے توپ کے پیچہے ایک حوض ہے تہی دیگر گولہ انداز حوض مین کود جاتا تہا تاکہ اسکی آواز سے اوسکے کان کا پردہ نہ پہٹ جاے ۱۵ جنوری ۱۸۲۹ء کو راجہ ستارا نے ایک من بارود کا لقمہ دیکر فیر کروایا تہا اس خوف سے خلقت اپنے مکانون سے دور چلی گئی تہی کیونکہ پہلے اسکی اواز سے کئی عمارتین گر پڑی تہین اور حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہو گئے تہے جیسی دہلی مین لوہی کی لاٹہہ عجائبات مین سے ہے اسی طرح بیجاپور مین یہ توپ بہی ایک نادر چیز ہے ؎

نقشہ موریل سرڈیوڈاختر لونی واقع کلکتہ

ںگار ایک شہپر چل

رچار ہاتھ
عمارت زیادہ خوشنما ہے

ن یہ منار
ے اسکے اندر

ہنے سے

ر عمارت

ا زینہ
ہیکے
ہنے

ے

ہیں
ں کا گہراؤ ہے
ہے ہیں

کے فاصلہ پر
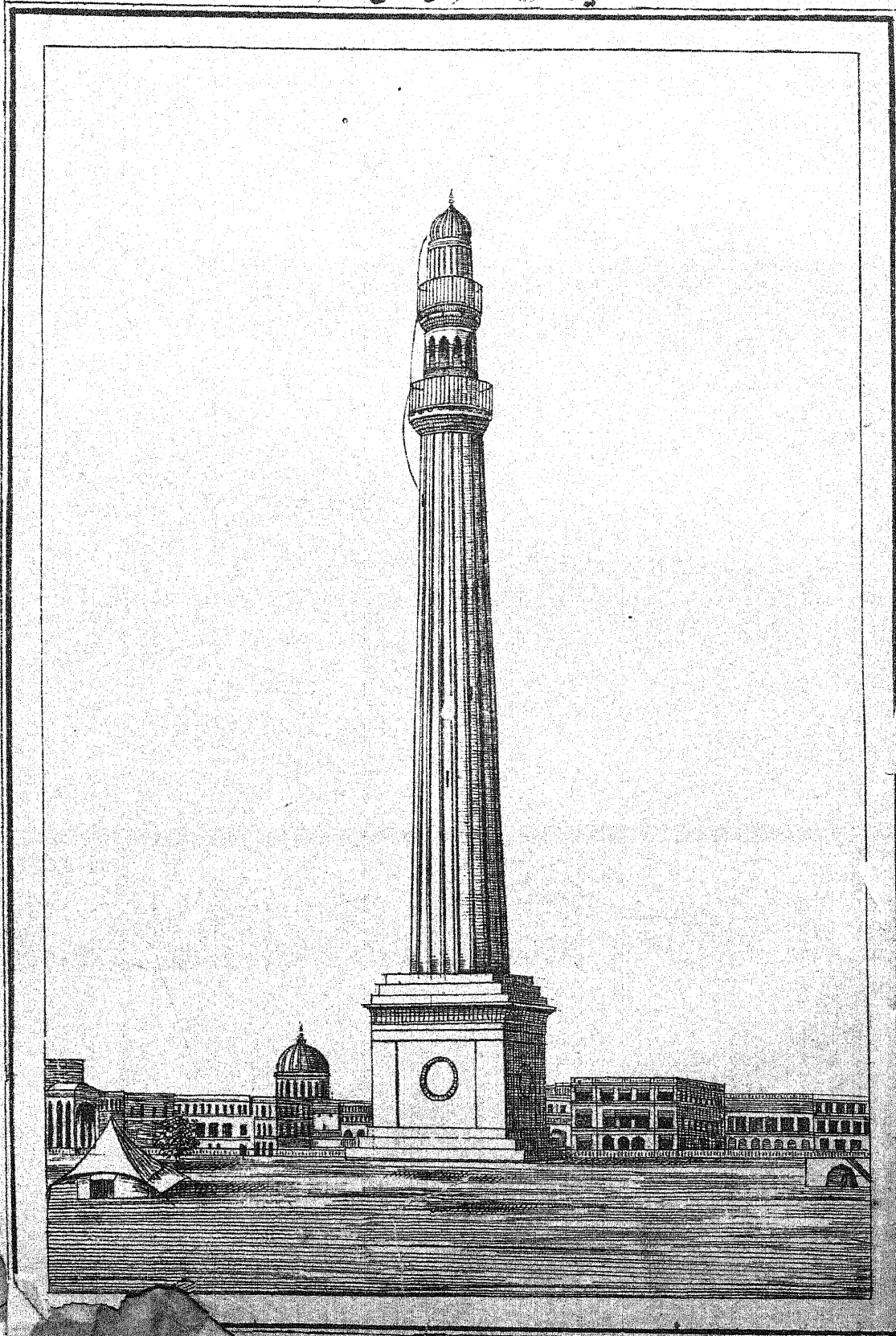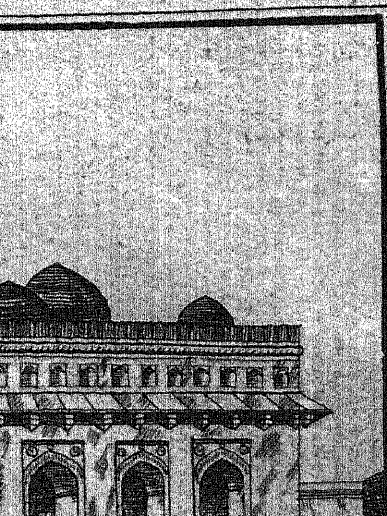
مموریل جنرل کیٹھہ کمپنی باغ کلکتہ مین یہ گنبد دار عمارت جنرل کیٹھہ صاحب کی یادگار ایک شہپل
احاطہ مین واقع ہے اسمین اٹھہ ستون اور چار در ہین اور بیچ مین سنگ مرمر سفید کی قبر چار ہاتھہ
بلند ہے اوسکے اوپر جنرل کیٹھہ صاحب کی تصویر کہڑی ہے باغ مین ہونے سے یہ عمارت زیادہ خوشنما ہے
مموریل ڈیوڈ اختر لونی کلکتہ مین گورمنٹ ہوس کے قریب جو میدان ہے اوسمین یہ منار
۱۶۵ فٹ بلند اختر لونی صاحب کا یادگار ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً پچاس برس ہوے اسکے اندر
چکردار سیڑہیان اور باہر دو نو کہنڈن مین کہہرے لگے ہوے ہین اسکے اوپر چڑہنے سے
دور دور کی سیر نظر آتی ہے اسکی تعمیر مین ترپن ہزار روپیہ صرف ہوے تھے ۞
مموریل سر جارج اوکسٹندن شہر سورت کے باہر انگریزی قبرستان مین یہ بلند عمارت
جسکے اوپر صلیب نما کلس ہے چالیس فٹ بلند ہے اور اسکا قطرہ ۲۵ فٹ ہے جانب شرق زینہ
بنا ہوا ہے اوپر سے دور دور کی سیر نظر آتی ہے **ہنڈ بک آف مرے** بحوالہ اوس کتبہ کے
جو اس عمارت مین کندہ ہے مظہر ہے کہ ۲۱ جولائی ۱۶۵۹ء کو سر جارج اوکسٹندن صاحب نے
وفات پائی اسکے متصل چھوٹے مموریل مین انکے بہائی کی قبر ہے ۞
مموریل سر لارڈ کورنوالس غازیپور مین بنارس سے تہوڑی دور یہ یادگار نہایت عمدہ انگریزی
وضع کی بنی ہوئی ہے اسکا مثل اس ملک مین دور دور نہین معلوم ہوتا ۱۸۰۵ء مین لارڈ صاحب
نے وفات پائی بعدہ یہ عمارت تعمیر ہوئی ۞
مموریل ول کانپور کانپور کے باہر یہ یادگار ۱۸۵۷ء کے غدر کی ہے اصل مین یہ ایک
کنوان تہا مفسدہ مین یہان جو صاحب لوگ اور گورے مارے گئے اونکی لاشون کو کنوئین مین
ڈال کر یہ یادگار بنا دی ہے بیچ مین گول قبر پر سنگ مرمر کا فرشتہ کہڑا ہے اور گرد انگریزی وضع کا کٹہرا ہے
مندر اکالیان امرتسر مین دربار صاحب کے سامنے یہ عمارت اوسط درجہ کی ہے اسمین
سکہون کا ایک بڑا گرو جسکے سینکڑون چیلے ہین گرنتھہ کہولے بیٹہا رہتا ہے ۞
مندر بارولی راجستان مین چتور کے شرق کو مندر چندراوتی سے ۵۰ میل کے فاصلہ

یہ تین مندر پانی کے قریب عمدہ وضع کے بنے ہوے ہین انکی عمارتین قابل دید ہین بڑا مندر
نیچے سے اوپر تک سنگ مرمر کا کندہ کار نہایت خوشقطع ہے اوسکے آگے ایک دالان
کندہ کار ستونون کا بطور جلو خانہ اور ڈیوڑہی کے بنا ہوا ہے اس مندر کا بیچ مع دیوارون
کے اندر اور باہر سے بالکل کندہ کار ہے اسکی وضع اوڑیسہ کے مندرون سے بہت ملتی ہے
اسکی دائین طرف ایک چھوٹا سا مندر اسی شکل کا اور ایسا ہی کندہ کار ہے اور بائین طرف جو
چھوٹا سا شوالہ ہے وہ اس مندر کی خوبصورتی کو نہین پہنچتا اسکے سامنے بہت سے
ستیون کے منڈہ بنے ہوے ہین اور دور تک ٹوٹے پھوٹے پتھر پڑے ہین - بڑے
مندر کے قریب دو لاٹہین نہایت نازک اور بنت کے کام کی تہین اونین سے ایک ٹوٹی پڑی
ہے **فرگسن صاحب** لکھتے ہین کہ ۹۲۵ء مین راجہ ہون ان مندرون کو بنوا چکا تہا *

مندر بہراوا راجپوتانہ مین جہالرا پاٹن سے پچاس میل جنوب مغرب کو دہمنار پہاڑ پر جو بودہون
کے وقت کے غار ہین اونسے تہوڑی دور یہ مندر بہراوا اوتار کی پوجا کا برہمنون نے پہاڑ تہوڑ
کر کے بنایا ہے اسکے گرد جو کئی اور مندر اسی قسم کے بنے ہوے ہین وہ اس سے کم خوبصورت
ہین یہان سے تہوڑی دور دو لاٹہین تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر نصب ہین اونکے درمیان چیت
پہاگن کے مہینے مین میلا ہوتا ہے اوسکا حال لاٹہون پر کندہ ہے **دایرکٹر جنرل کننگہم صاحب**
رقمطراز ہین کہ میلا مندرون کی تعمیر کے بہت دنون بعد شروع ہوا ہے *

مندر پرت سیلا یہ مندر گیا مین پرت سیلا نامی پہاڑی پر واقع ہے گو یہ عمارت
بہت بڑی اور پرانی نہین ہے لیکن خلقت بہت کثرت سے پوجا کو آتی ہے **آرکی اولاجیکل
سروے آف انڈیا** نے لکہا ہے کہ اہلیا بائی کا بنوایا ہوا ہے *

مندر تنجور احاطہ مندراج علاقہ کرناٹک مین تنجور شہر کے اندر یہ بے نظیر مندر ہے اسکی وضع
مندر مہاولی سے بہت ملتی ہے مگر یہ عمارت اوس سے دوگنی ہے اسکا پاگوڈا کیلاس
کے پاگودے کے مانند ۱۲۰ فٹ بلند بالکل کندہ کار ہے مگر کہنگی کے سبب اکثر جگہہ سے

خراب ہو چلا ہے اسکے سامنے ایک کندہ کار ستونون کے مکان مین سنگیاسن پر نندی کی
مورت بیل کی برابر مندر کی طرف موہنہ کئے بیٹھی ہے یہ مندر حسن تعمیر کے سبب دیکھنے کے لائق ہے
مندر جوتیبا کولا پور سے پانچ میل کے فاصلہ پر یہ مندر جوتیبا پہاڑی پر واقع ہے اسکی عمارت
نیلے پتہر کی ہے اوپر کا سنہری کلس دور دور سے نظر آتا ہے **ہنڈبک اف مرے**
منظہر ہے کہ جوتیبا وشنو کا اوتار تہا اوسنے اس جگہہ رتناسر اور کولاسر دیوون کو مارا تہا
اس وجہ سے یہ مندر یہان سب مندرون سے بڑا بنایا گیا ہے اور پہاڑی کا بہی نام جوتیبا
مشہور ہوگیا ہے یہ مندر کئی سو برس کا پرانا ہے مرہٹے اسکی پوجا کو دور دور سے آتے ہین
مندر جوریگا بمبئی احاطہ مین جنگل وال سے ۴ میل جو جوریگا گانو ہے اوسکے اندر یہ سنگین مندر
اوپر سے ہنبت کار ہے **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ یہ مندر ۱۲۱۹ع مین
تعمیر ہوا ہے اگرچہ اسمین کئی جگہہ نقص آگیا ہے مگر پہر بہی نئی عمارتون کی نسبت بہتر ہے
مندر جیجوری بمبئی مین جنوب مشرق کو جاتے ہوے جیجوری مقام ہے وہان
اسی نام کی پہاڑی پر یہ عالیشان مندر راجہ ہلکر کا بنوایا ہوا ہے اسکو بنے ہوے
عرصہ تخمیناً دو سو برس سے زیادہ ہوا اسمین کہانڈے راو کی پوجا ہوتی ہے یہ مندر
نہایت عمدہ سنگین بنا ہوا ہے دور دور سے دکہائی دیتا ہے اسکے اوپر مندر کیلاش
کی مانند نقارخانہ ہے **ہنڈبک آف مرے** سے ظاہر ہے کہ اس مندر کے دیوتا
کہانڈیراو کی ایک سو پچاس جوروین ہین انمین عورتین ہر وقت یہان اور باقی بیس کوس
کے گرد مین رہتے ہین جس مرہٹے کے ہان اولاد نہین ہوتی یا ہوکر مر جاتی ہے تو وہ
یہ منت مانتا ہے کہ اگر میرے ہان اولاد ہو گی تو اپنا پہلا بچہ کہنڈیراو کو چڑہا دونگا اگر
لڑکا ہوا تو مندر کا پوجاری بنتا ہے اور لڑکی ہوئی تو اونہین عورتون مین داخل ہو جاتی
ہے مورت کے علاوہ مندر مین جو کہنڈیراو کا جہنڈا ہے اسمین مور کے پر لگے ہوے ہین
ہجوم خلایق مین اوسکو پہراتے ہین اور غل مچا کر باجا بجاتے ہین یہان کئی دروازے

اور بہت بڑی مورتین حیوانات کی عجائبات سے ہین

مندر جینی پونا بمبئی احاطہ مین پونا کے قریب یہ مندر بہی عمدہ اور سنگین ہے او پر بت کا کام اور اندر کے رخ نقاشی کی ہے بجاے مورتون کے دو سنگ مرمر سفید کے ہاتی اور داہنی باپئن دو بکریون کی مورتین کہڑی ہین ہنٹر بک اف مرے مین اسکی تاریخ تعمیر کچہہ نہین لکہی

مندر چندراوتی یہ نہایت بے نظیر اور عمدہ عمارت رجپستان مین اودیپور کے مشرق کو اب کہنڈر پڑی ہے اسکے ستون نہایت عمدہ کندہ کار نوفٹ ۱۰ انچہ بلند ہین بیچ کے بارہ ستون بہت خوبصورت بت کار اور چورس ہین اور غلام گردش کے ستون نیچے سے ہشت پہل اور اوپر سے گول ہین اسکے اوپر طرح طرحکی مورتین کندہ ہین اس کہنڈر مین ایک جا بچہت باقی ہے اوسمین شیو کی مورت رکہی ہے اور چند اور مندر بڑے مندر سے بعد کے بنے ہوے ہین فرگسن صاحب نے بڑے مندر کو ۶۰۰ع کا بنا ہوا لکہا ہے اور یہ بہی لکہا ہے کہ اگر یہ عمارت برباد ہوتی تو ہندوستان کی کل کندہ کار عمارتون سے عمدہ تہی ❊

مندر ڈبدی سکم مین ڈبدی نامی پہاڑی پر یہ دو منزلہ مندر ہے اسمین کندہ کا پتہر لگا ہوا ہے ڈاکٹر ہوکر ہمالایان جرنیل جلد اول مین ڈہائی سو برس سے زیادہ کا بنا ہوا لکہا ہے وضع اسکی گورکہہ ناتہہ کے مندر سے ملتی ہے اسکے روبرو بہت بڑا سنگین چبوترہ ایک فٹ بلند بطور صحن کے بنا ہوا ہے اس مندر کے اوپر اندر کی نسبت زیادہ کندہ کاری ہے مورتون کے علاوہ اسمین آلات پرستش بہی رکہے ہین یہان موسم سرما مین نہایت شدت سے برف پڑتی ہے

مندر ڈوم بمبئی احاطہ مین شہروائی سے ۵ میل ڈوم گانو مین یہ مندر بہت بڑا بنا ہوا ہے اسکے صحن مین سنگ مرمر کا کنڈ ہے اور ایک سنگ مرمر کی لاٹہہ ۵ فٹ بلند نصب ہے ہنٹر بک اف مرے مین اوسکا نام پنچ لکہا اس وجہ سے لکہا ہے کہ اسپر شیو کے پانچ سر بنے ہوے ہین

مندر سادری یہ عالیشان مندر سادری علاقہ میواڑ مین جینون کے رشب دیو کی پوجا کا ہے جو اول ترتہنکر تہا اسکو بہت کرسی دی ہے اور نہایت کندہ کار بالکل سنگین بنایا ہے اسکا

اندرونی درجہ دوسو فٹ سے ١٨٠ فٹ مربع ہے اسکے بیچ مین ومانا اور چارون طرف
بڑے بڑے دالان ہین ومانے کے اندر چارون طرف نشیمنون مین اور اوپر جہان ستونون پر
برج بنا ہوا ہے ترتھنکر کی مورتین کھڑی ہین اس برج سے آگے ایک اور چھوٹا ہشت پہل
برج اسی طرح ستونون پر بنا ہوا ہے اوسکا قطر ٤٢ فٹ ہے اس مندر مین چار صحن دو ٤٦ فٹ
مربع اور دو ٦٣ فٹ سے ٤٦ فٹ مربع ہین اونکے گرد دالانون مین نہایت عمدہ نبت کار چار سو
تیس ستون لگے ہوے ہین اور تمام در و دیوار اور مرغولون پر نبت کا کام ہے صدہا مورتین
جینی دیوتاؤن کی کندہ ہین اسکا سنگ مرمر بیش قیمت اور مضبوط ہے **فرگسنز لکچر سکالرکی**
لکچر ہندوستان سے واضح ہے کہ اس تبخانہ کو کمبھو رانا نے سنہ ١٤٤٠ء مین تعمیر کرایا تھا
کہین کہین سے ناتمام ہی رہگیا ہے ❊

مندر سرنگم یہ عالیشان مندر جسمین اٹھہ سو کندہ کار ستون ہین سرنگم احاطہ مدراس مین مندر تنجور
کی صورت کا بنا ہوا ہے اسکے برجون پر نہایت عمدہ نبت کا کام ہے اسمین صحنون کے گرد ستونون
کے بڑے بڑے سنگین اور کندہ کار دالان ہین اور ایک صحن کا باولی کی مانند کنڈ بنا ہوا ہے اوسمین
ہمیشہ پانی بھرا رہتا ہے بیچ کا صحن سب سے بڑا اور خوبصورت ہے اس مندر کے دروازے
چلمبرم با پرم کے دروازون کی برابر بلند ہین اور اونکی محرابون کی بلندی ١٢٠ فٹ ٦ انچہ ہے لوگ جو
بیان کرتے ہین کہ یہ مندر ساٹھہ ہزار برس کا بنا ہوا ہے یہ گمان صریح غیر صحیح ہے **فرگسن صاحب**
نے ثابت کیا ہے کہ اس مندر کو ویلگر خاندان کے ایک راجا نے تیرہ صدی عیسوی مین تعمیر کرایا تھا
مندر کہنڈوبا بمبئی احاطہ مین سنگسولی گانو سے ایک میل پہاڑ پر یہ مندر ملہار راو نے [illegible] مین
تعمیر کروایا تھا اسمین پہلے مالا دیوی کی پوجا کرتے ہین اوسکے بعد کہنڈوبا اور مہلسا اوسکی بڑی
بی بی کو جو چتر کے نیچے مالا دیوی کے پیچھی رکھی ہے پوجتے ہین **ہنڈبک اف بمبئی** سے
واضح ہے کہ موسم گرما مین یہان رتھہ جاترا کا میلا بہت بھاری ہوتا ہے اوسمین ہزارون مرہٹے آتے ہین
مندر کہولوی راجپوتانہ مین دہم نار کے غارون سے ٣٠ میل شمال مغرب کو کہولوی نامی پہاڑی

یہ گیارہ مندر واقع ہین کاریگرون نے بڑی اُستادی سے الورا کے مندرون کی مانند پہاڑ تہو تہا کر بنائے ہین اُنمین چار مندر بڑے اور باقی چہوٹے برہمنون کے وقت کے گنبددار ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ انکے نام مورتون کے نام سے مشہور ہین اور اتبک اُنمین کوئی نقص نہین آیا ہے ؛

مندر لکہشمی وائی احاطہ بمبی مین دریا کے کنارہ مندر گنپتی اور مہادیو کے قریب یہ سنگین اور کندہ کار لکہشمی کی پوجا کا مندر ہے **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ اسکو بالا صاحب رستیا مرہٹے نے نوے سال سے زیادہ عرصہ ہوا جب بنوایا تہا

مندر لکہندی لکہندی علاقہ دکن مین یہ سنگین مندر بالکل کندہ کار ہے اسکے اوپر کوئی جگہہ بیل بوٹہ سے خالی نہین چہوڑی لیکن اندر کی کندہ کاری کچہہ ناتمام رہگئی ہے اسمین بدہ کی مورتین آلتی پالتی مارے اور گہٹنون پر ہاتہہ دہرے ہوئے کئی جگہہ کندہ ہین اس مندر کو پوجاری تین ہزار برس کا بنا ہوا بتاتے ہین **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ جاکان اچہریا ایک جینی گرو کا بنوایا ہے

مندر ماندو راجستان مین آبو کے پہاڑ پر یہ مندر بہی بہت پرانا ہے کیونکہ اسکے ستونون کی وضع اور اجمیر کے مندرون کے ستونون کی وضع یکسان ہے لیکن اب یہ عمارت بدروپ ہوگئی ہے اسکو ایک مہاجن ماندو نامے نے تعمیر کرایا تہا ؛

مندر ملہار راو بمبی احاطہ مین سنگولی گانو سے تہوڑی دور یہ مندر پہاڑ پر بنا ہوا ہے اسمین لنگ اور اوسکے پیچہے دو سنگین مورتین ایک ملہار راو اور اہلیا بائی اوسکی رانی کی رکہی ہین لنگ پوجنے کے وقت مرہٹے انکی بہی پوجا کرتے ہین **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ یہ مندر ۱۷۶۶ء مین تعمیر ہوا ہے ؛

مندر مہا لکہشمی شہر بمبی مین شمال مغرب کی طرف بڑا پاگوڈا بہت خوبصورت سنگین بنا ہوا ہے یہان مہالکہشمی کی پوجا ہوتی ہے **ہنڈبک اف مرے** مظہر ہے کہ ہندو اس مندر کی بہت توقیر کرتے ہین ؛

مندر وسوا کامرا اورا علاقہ دکن مین یہ غرب رویہ بہت بڑا مندر چہتہ کی صورت وسوا کامرا کی جہونپڑی کے نام سے مشہور ہے اسکی وضع کرلی کے غارون سے بہت ملتی ہے اسمین داہن باہین ۱۴-۱۴ مربع ستونون کے دالان اور سامنے ایک چہوٹا سا بنگلہ نما برج بنا ہوا ہے اسمین وسوا کامرا کی مورت بیٹہی ہے اوسکے داہین باہین دو اور مورتین بہیا اور راگنا کی کہڑی ہین اور دونون طرف دالانونکے ستونون پر ایک شکل کی مورتین آدمی کے قد کی برابر نہایت خوبصورتی کے ساتہہ دو تک ایسے برابر بنی ہین یہ غار اندر سے ایک سو بیس فٹ لمبا اور پہاڑ تہو تہا کر کے بنایا ہے دروازہ پر پوجاری کے رہنے کا مکان بنا ہوا ہے **جان سیلی صاحب** نے اس مندر کو بودہون کے وقت کا لکہا ہے اسکو بنے ہوے تخمیناً دو ہزار برس کا عرصہ ہوا

مندر و محل ہاتہی سنگہ احمد آباد کی جدید عمارتون مین یہ مندر اور محل جو ہاتہی سنگہ نے بنوائے ہین سوامی نراین کے مندر سے بہی بہت بڑے ہین چنانچہ **ہنڈبک آف مرے** مظہر ہے کہ صرف محل کی عمارت دس لاکہہ روپیہ کی ہے - ہاتہی سنگہ ایک مہاجن کا نام ہے وہ ۱۸۴۵ء مین فوت ہوا

مندر و مسجد ہتنی بیجاپور سے چالیس میل بمبی احاطہ مین جو ہتنی قصبہ ہے وہان یہ مندر اور مسجد ایک ہی جگہہ بنے ہوے ہین یعنے مسجد کے بیچ مین مندر واقع ہے ادہر مسجد مین اذان ہوتی ہے اودہر مندر مین پوجا کی گہنٹال بجتی ہے درآمد و رفت مندر اور مسجد کا ایک ہے مسجد مندر سے پیچہے بنی ہے چنانچہ **ہنڈبک آف مرے** سے منکشف ہے کہ جب ابراہیم شاہ بیجاپوری نے چاہا کہ مندر کو توڑ کر مسجد بنا دے تو اوسکو خواب مین مندر گرانی کی ممانعت ہوئی اس وجہ سے اوسنے مندر کو مسجد کے صحن مین قایم رکہا اور ہندون سے جو عالمگیر کو راجہ بگہرا کہتے ہین جگت گرو کا خطاب لیا یہانکے مسلمان مندر کو توڑ کر مسجد کا بنانا بہتر نہین جانتے اور ہندو بہی مسلمانون سے کسیطرحکا تعصب نہین رکہتے *

موتی مسجد اجمیر یہ مسجد درگاہ خواجہ معین الدین چشتی مین سرتاپا سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے شہاب الدین شاہجہان بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین بنوائی تہی اسکے برج اور محرابین

بہت خوبصورت ہین اب تک اسمین کوئی نقص نہین آیا ❊

موتی مسجد اگرہ یہ عمدہ مسجد قلعہ اگرہ مین دیوان محل سے جانب شمال واقع ہے اور دو سو چونتیس فٹ تین انچہ سے ایک سو ۹۰ فٹ ۸ انچہ مربع ہے اسکا غربی سہ گہہ دالان ۱۴۷ فٹ ۱۰ انچہ لمبا اور ۵۶ فٹ چوڑا ہے اسپر برجیان اور تین گنبد ہین بیچ کا گنبد زیادہ خوشنما اور بڑا بنا ہوا ہے اور باقی تینون طرف ایک گہی دالان اور بیچ مین دروازے ہین دروازون پر خوبصورت برجیان ہین اس مسجد کا شرقی دروازہ بڑا اور زیادہ خوشنما ہے اوسکے اندر ہین دیوار اوپر جانے کے واسطے زینے ہین صحن کے ناف مین حوض بنا ہوا ہے - دالان مین بیچ کی بڑی محراب کے اندر سنگ موسی کی بچی کاری کا کتبہ ہے باہر سے یہ مسجد سنگ سرخ کی ہے اور اندر سے سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اسکے برجون پر سنہری کلسیان چڑہی ہوی ہین رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ مسجد ۱۶۴۸ع مین بحکم شاہجہان بادشاہ تعمیر ہونی شروع ہوئی اور ۱۶۵۵ع مین بصرف تین لاکہہ روپہ کے تیار ہوئی ❊

موتی مسجد دہلی یہ نہایت عمدہ مسجد قلعہ شاہ جہان آباد مین دیوان خاص کے قریب بہت مختصر اور پچی کار بنی ہوئی ہے اسکے دالان کے تین در اور تین برج ہین اور صحن کے وسط مین حوض بنا ہوا ہے اندر جاکر باہر آنے کو دل نہین چاہتا یہ عمارت نہایت خوش قطع ہے سراسر نقاشی اور طلا کاری ہو رہی ہے سنگ مرمر کی جلا کاری آئینہ کی آب وتاب کو مات کرتی ہے اسکے برج اور برجون پر سنہری کلسیان نہایت خوشنما ہین باہر کی طرف دیوارون پر استر کاری ہے جانب شرق چھوٹا سا دروازہ رکھا ہے اب وہ اکثر مقفل رہتا ہے آثار الصنادید اور دیگر کتب تواریخ سے ظاہر ہے کہ اس مسجد کو اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۶۵۹ع مین بصرف ایک لاکہہ ساٹھہ ہزار روپہ کے تعمیر کرایا تھا -

موتی مسجد قطب دہلی سے گیارہ میل درگاہ قطب صاحب مین یہ مسجد بھی سنگ مرمر سفید کی مختصر بنی ہوئی ہے مگر اب کہین کہین سے مرمت طلب ہو گئی ہے اسکے دالان کے اوپر

تین برج اور دامین بائین دو مینار ہین فرش پر سنگ موسی کی پچی کاری ہے یہ مسجد شان و شوکت مین اگرہ کی موتی مسجد اور دہلی کی موتی مسجد سے کم ہے **اثار الصنادید** مظہر ہے کہ اس مسجد کو شاہ عالم بہادر شاہ نے ۱۷۰۹ء مین بنوایا تہا ❊

مہابلیشر مہابلیشر احاطہ بمبی مین اسی نام کی پہاڑی پر بہت سے مندر ہین مگر یہ مندر سب سے بڑا اور پرانا سیاہ پتہر کا بنا ہوا ہے یہ عمارت بہت پرانی اور عمدہ ہے اسی وجہ سے یہ قصبہ اور یہ پہاڑی اوسکے نام سے مشہور ہین **ہنڈبک اف مرے** سے منکشف ہے کہ بہت عرصہ ہوا جب اس مندر کو ایک گوالے راجہ نے تعمیر کرایا تہا ❊

مہادیوا تر نجی کہیرا اتر نجی کہیرا ہندون کی پرانی ریاستگاہ ہے وہان ایک ٹیلہ پر یہ مندر بہت پرانا بنا ہوا ہے یہان کوئی اور مندر اسکی برابر نہین ہے **ارکی اولاجیکل سروے انڈیا** رپورٹ سے منکشف ہے کہ اسکے اندر جو پانچ لنگ ہین اونمین سب سے بڑا چھ فٹ بلند ہے اور بڑی مورت چار ہاتہہ والی دیوی کی ہے اس مندر مین مہا دیو کی پوجا ہوتی ہے ❊

مہا دیو پرامنڈل سیالکوٹ سے پندرہ کوس جمون کے پہاڑ مین جو ایک مقام پرامنڈل نام ہے وہان یہ شوالہ بہت بڑا بنا ہوا ہے بیساکہہ کے مہینے مین یہان بڑی پوجا ہوتی ہے - **آرائیش محفل** سے ظاہر ہے کہ یہ شوالہ بہت پرانا ہے ❊

مہادیو کامپولی احاطہ بمبی مین پنویل سے ۲۳ میل کامپولی گانو مین یہ خوبصورت پاگوڈا مع ایک تال کے بہت عمدہ بنا ہوا ہے **ہنڈبک اف مرے** مین لکہا ہے کہ بالاجی جانرو ہن مرہٹہ نے جسکو نانا فرنویس کہتے ہین بنوایا تہا -

مہادیو سول سول علاقہ گجرات مین یہ شوالہ بہت بڑا اور بہت پرانا ہے یہان برسات سے پہلے میلا ہوتا ہے **آرائش محفل** مین لکہا ہے کہ اوس روز ایک جانور کبوتر کی صورت جسکا رنگ سیاہ اور سفید ہوتا ہے اس مندر پر اگر بولتا ہے اور تہوڑی دیر کے بعد مرجاتا ہے اگر اوسمین سیاہی زیادہ ہوتی ہے تو پوجاری کہتے ہین کہ سال آیندہ مین

بارش اچہی ہوگی اور اگر سفیدی زیادہ ہوتی ہے تو اسکے برعکس بیان کرتے ہین عجب نہین کہ یہ میلا دہلی کے پون پرچہا کے میلے کی مانند ہوتا ہو کیونکہ یہان بہی برہمن جہنڈیون کے ذریعہ سے ہوا کا رخ دیکہکر فصل کے آثار نیکی و بدی پر محمول کیا کرتے ہین مگر جانور کا روز مقررہ کو آنا اور بولی بول کر مرجانا قیاس مین نہین آتا *

چہادیو وائی شہر وائی احاطہ بمبی مین دریا کے کنارہ یہ شوالہ بہت خوشنما بنا ہوا ہے اور خوبصورتی و مضبوطی مین مندر گنپتی سے زیادہ ہے **ہنڈبک اف مرے** سے منکشف ہے کہ اس مندر کو بالا صاحب رستیا مرہٹہ نے مندر گنپتی کے ساتہہ تعمیر کرایا تہا اسکو بنے ہوے نوے برس سے زیادہ عرصہ ہوا *

مہتری محل بیجاپور مین جامع مسجد کے قریب یہ محل کندہ کار و سنگین عمارت ہے **مرے ہنڈبک آف انڈیا** مین لکہا ہے کہ کئی سو برس کا پرانا ہے اسمین بہت خوش وضع محرابین اور کونون پر چہوٹے چہوٹے منار ہین *

منیار زرین شاہجہان آباد سے جنوب کی طرف کوٹلہ فیروز شاہ مین یہ لاٹہہ جسکا وزن ۲۷ من سے بہت زیادہ ہے ایک عمارت مین نصب ہے تخمیناً اکیس سو برس سے زیادہ ہوے جب راجہ اشوکا نے بنوائی تہی اسکی بلندی ۴۲ فٹ ۷ انچہ ہے اوپر سے ۳۵ فٹ بالکل صاف ہے **آثار الصنادید اور ہنڈبک اف کوپرادر اری اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ** سے ثابت ہے کہ ابتدا مین یہ لاٹہہ دہلی سے نوے کوس نوہرا مین پہاڑ کی نیچے استادہ تہی اور لوگ اسکو راجہ بہیم کی گوین ہانکنے کی لاٹہی کہتے تہے فیروز شاہ تغلق نے اپنے زمانہ سلطنت ۱۳۵۶ع مین اسکو قلعہ فیروزآباد مین قایم کیا اور اسکے سر پر ایک برجی سنگ مرمر سفید کی سنگ موسی سے پچی کار بنوا کر اوپر سنہری کلس لگوایا اوسوقت سے اسکا نام منیار زرین مشہور ہوگیا ۱۶۱۱ع مین جب ولیم فنچ صاحب دہلی مین آے تو یہ برجی موجود تہی اور اب لاٹہہ کا اوپر سے ایک کونا نادارد ہے اسپر سواے کتبہ راجہ اشوکا کے اور بہی کئی کتبے کندہ ہین *

منار علائی دہلی سے ۱۱ میل قطب صاحب کی منار کے سامنے سلطان علاؤالدین خلجی نے مسجد قوت الاسلام کا یہ دوسرا منار تعمیر کرنا شروع کیا تہا مگر اوسکے وفات کے سبب ناتمام رہگیا اکثر کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ اگر یہ منار تیار ہوجاتا تو اسکی بلندی منار قطب سے دو چند ہوتی چنانچہ اسکا قطر بہی اوس منار کے قطر سے دو چند ہے اسکی پوشش کا تمام پتہر اوکہڑ جانے سے صرف ایک کہنڈر ۷۰ فٹ بلند اور ۱۸ فٹ قطر کا رہگیا ہے ❊ اسکی تعمیر موجب بیان آرکیولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ اور آثار الصنادید وغیرہ کے ۱۳۱۱ع مین شروع ہوئی تہی

منار قطب یہ عالیشان منار جسکی بلندی ڈایرکٹر جنرل کننگہم صاحب نے دوسو اڑتیس فٹ ایک انچہ لکہی ہے دہلی سے ۱۱ میل مسجد قوۃ الاسلام کے صحن مین منار علائی سے ۲۲۵ فٹ جانب جنوب واقع ہے باہر کے رخ سرتاپا سنگ سرخ سے بنا ہوا ہے اسکے اندر اوپر تک ۳۷۶ سیڑہیان چکردار اور باہر پانچ کہنڈ کندہ کار بنے ہوے ہین پہلے کہنڈ کی بلندی سطح زمین سے ۹۴ فٹ ۱۱ انچہ اور دوسرے کی پچاس فٹ ساڑے آٹھ انچہ اور تیسرے کی چالیس فٹ ساڑے نو انچہ اور چوتہے کی جسمین سنگ مرمر لگا ہوا ہے پچیس فٹ چار انچہ اور سب اوپر کے کہنڈ کی جسپر برنجی کہپر لگا ہے بائیس فٹ چار انچہ ہے نیچے کا قطر ۴۷ فٹ ۳ انچہ اور اوپر کا ۹ فٹ ہے اسکے کہنڈون کی پیٹہین جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہین اوپر منبت کاری مین قران کی آیتین بخط جلی کندہ ہین اور ہر ایک جگہہ مسلمانون کے فتحنامے اور کتبے نسخ اور خط کوفی مین کہدے ہوے ہین

آثار الصنادید سے ثابت ہے کہ پہلا کہنڈ راے پتہورا نے ۱۱۴۳ع مین بنوایا تہا اور باقی اور کہنڈ سلطان شمس الدین التمش نے ۱۲۲۹ع مین تعمیر کرائے تہے اسکے سات کہنڈ تہے تو اسکی بلندی تین سو فٹ تہی ۱۳۶۸ع مین فیروز شاہ تغلق نے اور ۱۵۰۳ع مین سلطان بہلول نے اسکی مرمت کروائی اور جب ۱۸۰۳ع مین شکستہ ہوگیا تو سمتہہ صاحب انجینیر نے گورنمنٹ کے حکم سے سترہ ہزار روپیہ صرف کرکے مرمت کروائی ۱۹۰۳ع مین بجلی کے صدمہ سے یہ منار شق ہوگیا تہا سرکار نے پہر مرمت کروائی اور آہنی برق گیر لگایا تاکہ آیندہ بجلی کے صدمہ سے محفوظ رہے

دروازہ اسکا جسمین آہنی کواڑ ہے شمال رویہ بنا ہوا ہے جب پھول والون کا میلا ہوتا ہے تو یہان بہی سیر دیکھنے کو خلقت آتی ہے اور لوگ اسکے اوپر چڑہتے ہین اوپر والون کو نیچے کے آدمی ہاتہی گہوڑے بہت چھوٹے چھوٹے بالشتیون کی موافق دکہائی دیتے ہین اور نیچے کے آدمیون کو اوپر کے آدمی ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا آسمان سے باتین کرتے ہین پہلے جو اسکے اوپر سنگین برجی بنی ہوئی تہی وہ اب نیچے رکہی ہے

مینار مانڈو مالوہ مین قلعہ مانڈو کے اندر یہ سنگین مینار بہت خوبصورت ہشت پہلو بنا ہوا ہے اسکی تعمیر کا حال آرائش محفل مین کچھہ نہین لکہا *

باب النون

نراپل بمبئی احاطہ مین یہ سنگین پل جیجوری کے قریب نہایت عمدہ بنا ہوا ہے **ہنڈبک اوف بمبئی** مین لکہا ہے کہ بہت پرانا ہے مگر اب تک اسمین کچھہ نقص نہین آیا *

نقرہ مسجد یہ سنگ مرمر کی عمدہ اور نازک عمارت بہروچ کے نوابون کا مدفن بمبئی احاطہ مین شہر بہروچ سے جانب جنوب واقع ہے اسکے گرد جالیان اور اوپر برج بنا ہوا ہے برج کے اوپر چاندی کے پترے جڑے ہوے ہین اسکی نقاشی اور بنت کا کام بہت عمدہ ہے اسمین قبرون پر چپر کہٹ اور مخمل کے شامیانے لگے ہوے ہین اسکا نام **ہنڈبک آف بمبئی** مین چاندی مسجد لکہا ہے اسکی نزاکت اور خوبصورتی تعریف کے قابل ہے *

نگمبود زیر فصیل شاہجہان آباد دریاے جمن کے کنارہ یہ گہاٹ نگمبود کے نام سے مشہور ہین یہ سنگین مکان مع برج اور سیڑہیون کے دور تک بنے ہوے ہین **آثار الصنادید** مین لکہا ہے کہ اہل ہنود کا یہ عقیدہ ہے کہ شروع دواپر جگ مین جسکو کئی ہزار برس گزرے برہما کو بہولے ہوے وید پرمیشر نے یاد کروا دیے تہے اس وجہ سے ہندون کے نزدیک یہ جگہہ نہایت پرانی پرستشگاہ ہے اور یہ گہاٹ ڈیڑہ سو برس سے زیادہ کے ہین مین فجر کے وقت صدہا غول مرد اور عورتون کے یہان آکر نہاتے ہین اور پوجا پاٹ کرتے ہین *

نوری ساگر قلعہ گوالیار مین جانب جنوب مشرق کبوتر خانہ کے قریب یہ پرانا تالاب ساٹھہ فٹ سے ۲۹ فٹ مربع اور ۲۰ فٹ عمیق ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ ۱۸۸۳ء مین اسکی مرمت ہوئی تھی ؞

نوگز پیر احمداباد کے باہر جانب جنوب جو قبرستان ہے اوسمین یہ نو قبرین نوگزون کی ہم شکل برابر نوگز پیر کہلاتی ہین جیسی کہ دہلی کے قریب قطب صاحب مین چالیس قبرین برابر برابر چہل تن اور چہل من کے نام سے مشہور ہین انمین ہر ایک قبر کا طول ۱۸ فٹ ۳ انچہ ہے ؞

نولکھی باولی بڑودہ مین جو بہت بڑی بڑی باولیان ہین اون سب مین یہ باولی زیادہ عمدہ اور مشہور ہے اسکے اوپر اور اندر بہت خوبصورت مکان اور سیڑہیون پر کئی دو رخے دالان زینہ کی باولی کے مانند بنے ہوے ہین اسکی قطع ایسی عمدہ ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہینڈ بک اف مرے مین اسکے کتبے کی رو سے لکھا ہے کہ یہ باولی جعفر خان صوبہ دار گجرات نے یکم ماہ رجب ۱۰۸۵ ہجری کو نو لاکھہ روپیہ صرف کرکے تعمیر کرائی تھی ؞

نہر علیمردان خان یہ نہر تخمیناً ایک سو بیس میل لمبی ہے اور دریاے جمن سے نکلکر بوڑیا اور کرنال ہوتی ہوئی شاہجہان آباد کے اندر آکر پہر دریاے جمن مین ملگئی ہے اسکو شاہجہان بادشاہ کے عہد مین نواب علیمردان خان نے ۱۶۳۸ء اور ۱۶۵۸ء کے درمیان بنوایا تہا اسکی گہرائی کہین کم اور کہین زیادہ ہے اکثر جگہہ پہاڑ کاٹا ہے اسکے اوپر سواے پلون کے دونون طرف سینکڑون پختہ گہاٹ اور چہوٹے چہوٹے مندر بنے ہوے ہین فجر سے شام تک گہاٹون پر خلقت نہاتی رہتی ہے صدہا باغات اس نہر کے سبب سرسبز ہین جب نواب سعادت خان برہان الملک نے شاہجہان آباد مین اس نہر کو پختہ بنوایا تو سعادتخان کی نہر مشہور ہوگئی مدت سے یہ نہر بند پڑی تہی ۱۸۲۰ء مین گورنمنٹ نے اسکو صاف کرایا جب پانی آیا تو خلایق نے ازسرنو خوشی منائی اور ہینوز اندیا راوی ہے کہ اوسوقت ہمین ہنود نے سنون پہول اور مٹھائی چڑہائی تہی ایک زمانہ اس نہر سے فیضیاب ہے اور نہر شہابی ہی اسکا نام ہے ؞

نیلا برج شاہجہان آباد سے جنوب رخ مقبرہ ہمایون کے قریب یہ چونہ گچ کی پختہ عمارت فہیم کا مقبرہ ہے اسکا برج بہت خوبصورت نیلی رنگ کی چینی کا بنا ہوا ہے اس وجہ سے نیلا برج مشہور ہو گیا ہے آثار الصناد ید وغیرہ سے ظاہر ہے کہ ۱۰۳۴ع مین یہ مقبرہ نواب خانخانان نے بنوایا تھا ٭

نیلی چھتری شاہجہان آباد سے جنوب کی طرف پرانے قلعہ کے قریب یہ چونہ گچ کی عمارت جسپر چینی کا کام ہے نواب نوبت خان کا مقبرہ ہے اسکی وضع پٹھانون کی عمارتون کی مانند دلپسند ہے آثار الصناد ید اور ہارکوٹ ہنڈ بک وغیرہ سے واضح ہے کہ ۱۰۳۴ع مین نواب نوبت خان نے اپنی حیات مین یہ مقبرہ بنوایا تھا بعد وفات اسمین دفن کیا گیا ٭

نیلی چھتری نگمبود کلکتہ دروازہ شاہجہان آباد کے باہر سلیم گڈھ کے قریب اس مختصر عمارت پر چینی کا کام ہے اوسمین مور اور بیل وغیرہ جانورون کی تصویرین اولٹی سیدھی لگی ہوئی ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ چینی کی اینٹین کسی ہندوانی عمارت کی اوکھاڑ کر اسپر لگائی ہین چنانچہ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا رپورٹ اور آثار الصناد ید وغیرہ سے ثابت ہے کہ نگمبود گھاٹ پر بہت مدت ہوئی جب راجہ جودشٹر نے بہوجن کیا تھا ہندون نے ایک عمارت اوسکی یادگار کے طور پر بنوائی تھی ۱۰۳۲ع مین ہمایون بادشاہ نے اوسکو توڑ کر دریا کی سیر دیکھنے کے واسطے یہ چھتری تعمیر کرائی اوس عمارت کی چینی کی اینٹین اسکی پوشش مین لگائین باوجود بدانتظامی تصویرون اور بیل بوٹون کے یہ اینٹین نئی معلوم ہوتی ہین اسکے اندر ہمایون کے کتبے کندہ ہین اب ہندون نے اسکو شوالہ بنالیا ہے

باب الواو

واپیا کاکھو باگیا سے ۱۶ میل جانب شمال ناگرجونی پہاڑ مین بودھون کے زمانہ کا بنا ہوا یہ ایک غار ہے اسمین دو درجے ہین پہلا درجہ ۶ فٹ لمبا اور ساڑھے پانچ فٹ چوڑا ہے اور دوسرا ۱۶ فٹ ۹ انچہ لمبا اور ۱۱ فٹ ۳ انچہ چوڑا ہے اسکے بیچ مین دو فٹ دس انچہ چوڑا دروازہ ہے اسکی چھت لداو کی مانند فرش سے ۱۰ فٹ ۱۶ انچہ بلند ہے رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکھا ہے کہ یہ غار تخمینا اکیس سو برس سے زیادہ کا بنا ہوا ہے اسمین راجہ اشوکا کا کتبہ موجود ہے

واجرا گڈه یه چهوٹا سا قلعه بمبئی احاطه مین پورندهر کے شمال شرق کو بهت مضبوط بنا هوا هے هنڈبک اف مرے مین لکها هے که مرهٹون کا بنوایا هوا هے

وادا وا باولی یه باولی شهر کا مبے مین کئی میل کے فاصله پر بهت خوبصورت بنی هوئی هے هنڈبک اف مرے سے ظاهر هے که راجه وادا وا نے [illegible]ع مین بنوائی تهی ٭

واشثهه منی یه مندر آبو کے پهاڑ پر ایک باغ مین مختصر بنا هوا هے اسمین دو مورتین ایک سنگ مرمر کی اور ایک پیتل کی رکهی هین یه عمارت کچهه بهت پرانی نهین هے ٭

والوکیشوار مالا بار پهاڑ کے غرب رخ شهر بمبئی کے قریب یه عالیشان مندر اوس جگهه بنا هوا هے که جهان لنکا کو جاتے هوے لچهمن شب باش هوا تها هنڈبک آف مرے کا بیان هے که هندو اس طرف کے جانے والے اسی وجه سے یهان قیام کر کے آگے جاتے هین کنڈ وانا تیرتهه بهی اسی جگهه هے اوسکا ذکر علیحده کیا گیا هے

وتهوبا پندرپور احاطه بمبئی مین یه مندر جسکا شالا باره فٹ مربع هے وتهوبا یعنے کرشن کی پوجا کا اوس جگهه واقع هے که جهان پہلے ایک مندر تها اسمین تاریکی اور گرمی حد سے زیاده هے ایک سیاه پتهر کی مورت جسکا قد چار فٹ هے مندر مین کهڑی هے هنڈبک آف مرے سے واضح هے که یهان هر سال ایک بڑی پوجا هوتی هے اوسمین پچاس هزار آدمی سے زیاده هجوم اور هوتے هین مورت کے پیچهے ایک پوجاری چڑهاوے کی حفاظت کے واسطے کهڑا رهتا هے

وجیسا گر جهوبا علاقه بوندیلکهنڈ مین یه تالاب ۴ میل مدور هے رپورٹ ارکی اولاجیکل سروے انڈیا مین راجه وجے پال کا بنوایا هوا لکها هے ۸۰۰ع اور ۸۶۰ع کے درمیان اوسنے بنوایا تها ٭

ودهاتی کا کهوبا احاطه بنگال مین گیا سے ۱۶ میل ناگرجونی پهاڑ پر واپیا کهوبے کے قریب یه غار ۱۶ فٹ ۴ انچه لمبا اور ۴ فٹ ۳ انچه چوڑا هے اسکی چهت فرش سے ۶ فٹ ڈیڑه انچه بلند هے دروازه اسکا جسمین پهلے کواڑ تهے شمال رویه هے اوسپر پالی زبان مین راجه اشوکا عرف پیادا سی کا کتبه موجود هے اوسکے حواله سے جنرل کننگهم صاحب نے اس غار کو

اکیس سو برس کا پُرانا لکھا ہے

ورا نراین لکھندی سے پانچ میل قصبہ گدک احاطہ بمبی مین یہ مندر ورا نراین وشنو کے اوتار کا کندہ کار بنا ہوا سو فٹ بدور ہے اور دروازہ ۱۲ فٹ بلند ہے یہ عمارت بہت پُرانی ہے **ہنڈبک آف مرے** سے ظاہر ہے کہ اس مندر کے درشن کو ہندو بہت دور دور سے آتے ہین - مندر ترک تیشوار قلعہ کے اندر واقع ہے ؞

ورا ہا بریلی اور متہرا کے درمیان قصبہ سرون مین یہ مندر شمال مغرب کی طرف واقع ہے ہنود کا اعتقاد ہے کہ یہان شیو نے ایک دیو کو مارا تہا اس مندر کے اندر لکھشمی کی سورت رکھی ہے **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ ۱۱ تاریخ ماگہہ کو ہر سال یہان بڑا میلا ہوتا ہے

وسو استہ گیا سے سولہ میل برابر پہاڑ پر جو پیا داسی کے بنوائے ہوے غار ہین اونمین یہ غار سوا کی جہونپڑے کے نام سے مشہور ہے اسمین پہلا درجہ مجلا و مصفا ہے اور دوسرا گول ہے مگر ناتمام رہگیا ہے پہلے درجہ کا طول ۱۴ فٹ اور عرض ۸ فٹ ۴ انچہ ہے اور دوسرے کا قطر ۱۱ فٹ ہے اسمین ایک کتبہ پالی حروف کا موجود ہے اوس سے ثابت ہے کہ یہ غار راجہ پیا داسی نے سنہ ۱۲ جلوسی مین بنوایا تہا اسکو دو ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہوا ؞

وسوا ناتھ کہجراہو علاقہ مالوہ مین یہ سنگین مندر سب سا گر تالاب مین واقع ہے یہ مندر کہنڈریا مہادیو کے مندر کی مانند بنا ہوا ساڑہے ستاسی فٹ بلند ہے **رپورٹ آرکی اولاجیکل سروے انڈیا** سے واضح ہے کہ اسکے اندر چہہ سو دو مورتین قد مین دو فٹ سے ڈہائی فٹ تک ہین یہ مندر سنہ ۹۹ء مین تعمیر ہوا ہے ؞

وکرما مندر راجہ وکرما دیتیا جو گوالیار کی سند حکومت پر صرف دو برس بیٹہا تہا یہ اوسکا محل گوالیار مین کرن مندر اور مان مندر کے درمیان واقع ہے اسکی دیوارون کا آثار ساڑہے چار فٹ ہے اور بیچ کا مکان ۳۶ فٹ مربع ہے اوسکی چہت

لداو کی صورت اندر سے گنبد نما اور باہر سے بغیر برج کے چوپہل مکان کی مانند بنی ہوئی ہے
اسمین اتنی خوبصورت ستون لگے ہوئے ہین کہ اونکی تعریف نہین ہو سکتی **رپورٹ ارکی اولاجیکل**
سروے انڈیا سے ظاہر ہے کہ اس محل کو راجہ وکراما نے ۱۰۶۰ع مین تعمیر کرایا تہا۔
ویشنو بیجانگر شہر بیجانگر واقع احاطہ بمبی مین یہ پرانا مندر سنگین بنا ہوا ہے اسکے اندر
بارہ فٹ کی مورت ہے **سنڈبک اف مرے** ناقل ہے کہ سال مین ایک دفعہ یہان رتہ جاترا
کا میلا ہوتا ہے مورت کو رتہ مین چڑہا کر تمام شہر مین پہراتے ہین ؀

وشنو پد گیا احاطہ بنگال مین سورج کنڈ کے قریب یہ عالیشان مندر واقع ہے اسکے
پوجاریون کا بیان ہے کہ اس مندر کے نیچے ایک دیو سوتا ہے **رپورٹ ارکی اولاجیکل**
سروے انڈیا اور **بالفور سیکلوپیڈیا** مین لکہا ہے کہ یہ مندر گیا مین بہت پرانا ہے ؀

باب الہا ء

ہرن مینار نزدیکی ضلع گوجرانوالہ مین یہ مینار تالاب کے متصل واقع ہے اس عمارت کو
جہانگیر بادشاہ نے سنہ ۱۶ جلوسی مین جہانگیر آباد کے متصل اس غرض سے بنوایا تہا کہ وہ یہان
بیٹہکر ہرن کا شکار کہیلا کرتا تہا اور بڑے بڑے جانورون کی کشتی دیکہا کرتا تہا یہ مخروطی مینار چونگچ
سے ۴۰ فٹ بلند بنا ہوا ہے اسکے اندر ایک سو ایک سیڑہیان چکردار ہین **تاریخ گوجرانوالہ** سے
ثابت ہے کہ اس مینار کی دو منزلین اور تہین اونکو ایک زمیندار نے توڑ کر کنوان بنوالیا ہے نیچے
یہ مینار ہشت پہل اور اوپر سے گول ہے اسکی تعمیر مین مع تالاب کے ڈیڑہ لاکہہ روپے صرف ہوئے تہے
ہرن مینار آگرہ سے بارہ کوس فتحپور سیکری مین تالاب کے کنارہ ایک محل مین یہ مینار بہت بلند
بنا ہوا ہے **آرایش محفل** سے منکشف ہے کہ فجر کے وقت اکبر بادشاہ اس مینار پر بیٹہا
کرتا تہا اور جب کبہی شکار کو طبیعت چاہتی تہی تو میدان مین ہرن چہوڑوا کر نشانہ لگایا کرتا تہا گاہ گاہ
شیر اور ہاتی کی لڑائی دیکہا کرتا تہا ؀

ہمت گڈہ یہ قلعہ نزور اور گوالیار کے درمیان ایک پہاڑی پر مسمار پڑا ہوا ہے **رپورٹ**

آرکی اولاجیکل سروے انڈیا مین لکہا ہے کہ سکندر لودہی کے عہد تک بالکل درست تہا اسکا طول ایک ہزار دو سو فٹ اور عرض ڈہائی فٹ ہے یہ قلعہ بہت پرانا ہے

ہندو واڑا یہ پرانا مندر شہر کا ہے مین ہندو واڑا محلہ کے اندر واقع ہے اور بہ نسبت پارسنہی مندر واڑا کے بہت عمدہ بنا ہوا ہے ہمین پارس ناتہہ کی مورت اور مورتون سے بڑی بنی ہوئی ہے ❊

ہیرا محل یہ سنگ مرمر کی مختصر عمارت قلعہ شاہجہان آباد مین موتی مسجد کے شمال کو واقع ہے بارہ دری مانند بہت نازک ستونون پر مبنی ہے آثار الصنادید منظہر ہے کہ یہ عمارت ۱۸۲۴ء مین بہادر شاہ ثانی نے باغ کے اندر بطور سیرگاہ بنوائی تہی ❊

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب المسمی بہ غرابت نگار دسوین اکتوبر ۱۸۷۸ء کو بسعی و کوشش کمترین عبد الحق ساکن دہلی انجام و اتمام کو پہونچی ہمین خلاصہ بیان ہندوستان کی چہ سو سے زیادہ عمارتون کا ردیف وار بموجب کتب تواریخ معتبرہ و مولفہ مورخان عالیمقام و حکام ذوی الاحتشام مندرج ہے رپورٹ و کتب انگریزی و فارسی و اردو کے بہم پہونچانے اور لکہنے اور ترجمہ کرنے مین جسقدر محنت و احتیاط عمل مین آئی اوسکا بیان احاطہ تحریر سے زاید ہے جناب باری مین التجا اور یہ دعا ہے کہ یہ نسخہ مقبول خاص و عام ہو۔ آمین

قطعہ تاریخ ترتیب کتاب طبعزاد جناب حافظ غلام رسول صاحب ویران تخلص

چو این کتاب عجیب و غریب عبد الحق	بسعی و کوشش بیش از شمار کرد رقم
برائے نظم وے و سال عیسوی بنگر	قلم بہ لوح غرابت نگار کرد رقم

واضح ہو کہ یہ کتاب بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۸۷۹ء اکمل المطابع دہلی مین باہتمام سید فخر الدین منطبع ہوئی ہے جو کہ مصنف کو اسکی چہپوانے کی مراجعت کرنیکا حق حاصل ہے اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مولف کے چہاپنے کا قصد نکرین اور جس کتاب پر مولف کے دستخط نہون وہ مال مسروقہ ہے

تمت بالخیر